کہ اہل کفر کو وہ صفت کہ سبب خوشخبری کے ہووے نہین ہے اور خوشخبری دی اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین ساتھ اوسکے کہ خاص اونکو ہی آگے چلنے والا نیک نزدیک پروردگار اونکے کے یعنی ایمان اور طاعت اور کہتے ہین قدم صدق کہ بیچ اوسکے زوال نہین ہے یا ایمان صادق ہے یا راضی ہونا اللہ کا یا دعا فرشتون کی بیچ حق اونکے کے یا عمل اچھے کہ آگے سے بھیجین یا ولد صالح کہ آگے اونسے گذر گیا یا شفاعت کرنے والا صادق کہ مراد پیغمبر علیہ السلام ہین اور عین المعانی مین فرمایا ہے کہ حضرت پیغمبر علیہ السلام سے معنی قدم صدق کے پوچھے فرمایا کہ ھِیَ شَفَاعَتِی تَوَسَّلُونَ بِہَا اِلٰی رَبِّکُم یعنے یہ شفاعت میرے وسیلہ دار دن میری طرف پروردگار تمہارے کے اور مقرر ہے کہ گناہگارون تباہ روزگار کو کوئی وسیلہ واسطے بخشش کے برابر شفاعت آنحضرت کی نہین ہے قَالَ الْکٰفِرُوْنَ اِنَّ ھٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِیْنٌ کہا کافرون نے بعد آنے پیغمبر کے تحقیق کہ یہ مرد البتہ جادو کرنے والا ظاہر ہے اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اِذْنِہٖ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْہُ اَفَلَا تَذَکَّرُوْنَ تحقیق کہ پروردگار تمہارا اللہ ہے اللہ کہ ساتھ قدرت بے عجز کے اور حکمت بے قصور کے پیدا کیا آسمانون کو اور زمینون کو کہ بزرگ تر پیدائش دنیا کے سے ہین بیچ اندازہ چھ دن کے دنون دنیا کے سے پس غالب ہوا اوپر عرش کے کہ مخلوق اعظم ہے بناتا ہے کام دونون جہانون کے اوپر خواہش حکمت کے نہین ہے کوئی شفاعت کرنیوالا دن قیامت کے مگر پیچھے حکم دینے اللہ کے کہ اوسکو حکم دیو شفاعت کرنے کا پس اس کلام سے معلوم ہوا کہ شفاعت بتونکی کہ بت پرست کہتے ہین سب غلط ہے وہ اللہ کہ موصوف ساتھ صفت پیدا کرنیکے اور تدبیر کی ہے پروردگار تمہارا ہے نہ سوائے اوسکے پس اوسکو ساتھ یگانگی کے بندگی کرو تم آیا نصیحت نہین پکڑتے ہو یا فکر نہین کرتے ہو کہ لایق عبادت کے وہ ہے نہ بت تمہارے اِلَیْہِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعًا وَعْدَ اللّٰہِ حَقًّا اِنَّہٗ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ طرف اوسکے ہے بازگشت تم سب کے پس تیار رہو جواب سوال اوسکے کو وعدہ دیا تمکو اللہ نے وعدہ دینا سچا تحقیق کہ اللہ نے پیدا کیا پہلی بار خلق کو پس پیچھے مرنیکے زندہ کرے خلق کو اور مقصود پیدا کرنے سے اور پھر جلانے سے

ثواب اور عذاب ہے جیسے فرمایا تو جزا دیوے اونکو کہ ایمان لائے ہین اور عمل اچھے
کئے ہین ساتھ عدل اپنے کے یا بدلہ کرے اونکو ساتھ عدل اون کے یعنے ساتھ رعایت
اوس عدل کے کہ بیچ کامون کے ہووے یا ساتھ ایمان اونکے کے اسواسطے کہ ایمان
عدل قوی ہے اور مقابلہ ایمان کے شرک ظلم بڑا ہے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ
حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝ اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے خاص
اونکو ہے پینا پانی گرم دوزخ کہ جسوقت پیوین انتڑیان اونکی ٹکڑے ٹکڑے ہووین
اور اونکو ہووے عذاب دکھ دینوالا کہ تفاوت نپاوے بسبب اوس کے کہ تھے ساتھ
خدا اور رسول کے کفر کرتے تھے هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ
مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ
يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ اللہ وہ ذات پاک ہے کہ ساتھ قدرت کاملہ کے کیا آفتاب
کو صاحب روشنی کا اور چاند کو صاحب نور کا علما کہتے ہین کہ اگر روشنی ذاتی ہووے ضیا ہے اور اگر عارضی
ہووے نور ہے اور انوار مین لایا ہے کہ اس آیت مین تنبیہ ہے ساتھ اوس کے کہ آفتاب
بالذات روشن ہے اور چاند عارضی روشنی رکھتا ہے اور تقدیر کیا ہے یعنے اندازہ کیا ہر
ہر ایک اوس کے کو یعنے چاند اور سورج کو منزلین اوپر آسمان کے اور مشہور زیادہ
یہ ہے کہ اندازہ کیا آفتاب کو منزلین اٹھائیس کہ مشہور ہین اور چاند کو اندازہ آٹھ پہر
کا کہ قطع منزل کرتا ہے تو جانو تم شمار برسون کا اور تو جانو تم حساب وقتون کا مہینے اور
دنون سے بیچ معاملون اپنے کے نہین پیدا کیا اللہ نے جو کچھ کہ مذکور ہوا مگر ساتھ راستی
کے اور کہتے ہین با اس جگہ بمعنی لام کے ہے یعنے مگر واسطے بیان قدرت کے روشن
کرتا ہون مین یا بیان کرتا ہے اللہ نشانیون قدرت اپنی کو واسطے اوس گروہ کے کہ جانتے
ہین یعنے اوسمین اندیشہ کرتے ہین اور اوس سے نفع لیتے ہین اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ
النَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝ تحقیق کہ بیچ
آنی جانی رات کے اور دن کے پیچھے ایک دوسری کی یا مخالفت اونکی مین روشنی
اندھیری سے اور بیچ اوس چیز کے کہ پیدا کی ہے اللہ نے بیچ آسمانون کے اور زمینون
کے البتہ نشانیان ہین اوپر موجود ہونے بنانے والی کے اور وحدانیت اوسکی کے واسطے
اوسی گروہ کو کہ ڈرین عقوبت احوال کے سے اور خاتمہ کامون کے سے یعنے حال

اول اور آخر کے سے اندیشہ کرین اور رسوائے حشر کے سے ڈرنے والی ہووین اِنَّ
الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَ رَضُوْا بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَاطْمَاَنُّوْا بِھَا تحقیق وہ لوگ کہ
امید نہین رکھتے ہین دیدار ہمار یکو یعنے منکر ہین آخرت کو کہ جاگہ دیدار کے ہے اور
خوش ہووین ساتہ زندگانی دنیا کے اور پسند کیا اوسکو اور آرام پکڑا ساتہ اوس کے یعنے
ہمت اپنے کو اوپر لذتون فانی کے مصروف کیا اور نعمتون بہشت کیسے اور لذتون
ہمیشگی کیسے غافل ہوئے یا یہ کہ بیچ دنیا کے ساکن ہوئے اسطرح کہ گویا ہرگز یہانسے
رحلت نکرینگے اور نجانا کہ ہردم اور ہر لحظہ ہاتہ اجل کا نقارہ کوچ کا بجاتا ہے وَالَّذِیْنَ
ھُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ اور وہ لوگ کہ وہ آیتون کتاب ہماری کے سے یا دلیلو
صنعت ہماری کے سے بیخبر ہین اُولٰٓئِکَ مَاْوٰىھُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ
وہ گروہ کہ یاد کیا گیا جگہ رہنے اونکی کے آگ دوزخکی ہے بسبب اوس چیز کے کہ کسب
کرتے تھے اوسکو گناہون سے یعنے کفر اور شرک اور نفاق سے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ یَھْدِیْھِمْ رَبُّھُمْ بِاِیْمَانِھِمْ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھِمُ الْاَنْھٰرُ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ اور تحقیق وہ
لوگ کہ ایمان لائے ہین اور کئے ہین کام اچھے راہ دکہلاوی اونکو پروردگار اونکا
بیچ آخرۃ کے ساتہ نور ایمان اونکے کے ساتہ راہ بہشت کے یا بسبب ایمان کے اونکو
راہ دکہلاوے ساتہ چلنے اوس راہ کے کہ پہنچانے والی حقیقت کی ہووے جاری
ہین نیچے محلون اونکے سے نہرین پانی کی بیچ باغون نعمت کے دَعْوٰىھُمْ فِیْھَا سُبْحٰنَكَ
اللّٰھُمَّ وَتَحِیَّتُھُمْ فِیْھَا سَلٰمٌ بلانا بہشتیون کا خاص اللہ کو بیچ بہشت
کے اوسوقت کہ جوکچہ آرزو اونکی ہووے مانگین وہ ہے کہ کہین ساتہ پاکی کے یاد
کرتے ہین ہم تیرے تئین اے بار خدایا اور یہ ذکر واسطے لذت اوٹہانیکے ہووے
نہ واسطے عبادت کے اور جب یہ کلمہ کہین جوکچہ خواہش اونکی ہووے حاضر ہووے
نزدیک اون کے اور درود اونکا آپس ہین بیچ بہشت کے یا درود اللہ کا یا درود
فرشتون کا اوپر اون کے سلام ہووے وَاٰخِرُ دَعْوٰىھُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
اور آخر دعا اونکی وہ ہووے کہ کہین سب تعریفین خاص اللہ کو ہین کہ پروردگار
عالمونکا ہے اور کہتے ہین جب مسلمان بہشت ہین داخل ہووین اور انوار عظمت
کا اور بزرگی اوس درگاہ کی دیکہین زبان ساتہ تعریف اللہ کے کی اور تسبیح

جنّت کی کھولین اور فرشتے یا اللہ اوپر اون کے سلام کہوین اور ساتھ طرح طرح کی
کرامات کے اور بلندی مقامون کے کی خوشخبری دیوین اور البتہ لذت تسبیح اور
حمد کے اون کے تئین سب لذتون بہشت کے سے زیادہ پسند آوے

بعین المعانی مین لایا ہے کہ ایک نے پردہ نشینون حرم محترم حضرت رسالت
علیہ السلام کے سے بند ایک قیدی کا ڈھیلا کیا اور وہ قیدی بھاگا حضرت رسالت
پناہ نے وہ خبر پاکر اوپر اوس بند کھولنے والیکے نفرت کی اللہ تعالیٰ نے آیت
بھیجی وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ
اور اگر شتابی کرے اللہ واسطے آدمیون کے بیچ قبول کرنے دعاے بد کے جیسے
دوڑنا اونکا ہے ساتھ شتابی قبول کرنے دعا اچھی کے البتہ دور کیا جاوے طرف
اونکی وقت مقرر اونکا اور ہلاک ہووین یعنے ہم اگر دعا بد آپکی ساتھ اون کی شتابی
قبول کرین جیسے دعا بھلائی اونکی کے قبول کرتے ہین ہم وہ شتابی ہلاک ہوین
حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے خدا پکڑتا ہون مین نزدیک تیرے
ایک عہد کہ خلاف نفرماوے تو اوس عہد مین کہ تحقیق مین آدمی ہون پس جس
مومن کو کہ خفا کرون مین یا گالی دون مین یا لعنت کرون مین یا مارون مین اوسکو
بیچ حق اوس کے دعائے خیر کر اور سبب پاکی اوسکی کا کر گناہون سے اور
وسیلہ قرب کا کرون قیامت کے ساتھ اوس کے تقرب کرے بیچ درگاہ تیری
کے بعضے تفسیر والون نے کہا ہے کہ کافر ساتھ اوتر نے عذاب کے شتابی کرتے
تھے یہ آیت آئی کہ ہم بیچ اوس عذاب کے کہ وہ مانگتے ہین شتابی نہین کرتے ہین
فَنَذَرُ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ پس چھوڑین ہم اون
لوگون کو کہ امید نہین رکھتے دیدار ہمارے کی یعنے ساتھ قیامت کے ایمان نہین
لاتے بیچ بے راہے اون کے کے مہلت دیتے ہین ہم اونکو تو بیچ گمراہی کے سر
گردان جاتے ہین وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا
اور جس وقت پہنچے ساتھ آدمی کے سختی اور دکھ مراد کافر مطلق ہین یا ولید بن مغیرہ یا عتبہ
بن ربیعہ کا اور ہر تقدیر جب سختی اوسکو پہنچے بلاوے ہمکو ساتھ اخلاص کے اوس وقت
تکیہ کیا ہووے اوپر پہلو اپنے کے یعنے پڑا ہوا ہووے بچھونے پہ اوس دکھ سے

یا بیٹھا ہوا یا کھڑا غرض جس حال مین ہووے دعا مانگے ہمسے فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ پس جس وقت دور کرین ہم دکھہ اور سختی اوس کے واسطے اخلاص اوس کے کے بیچ دعا کے جاوے اوپر اوسی راہ کے کہ تہا کفر سے یا پہر طرف دعا کے رجوع نکرے گویا کہ اوس نے نہین بلایا ہم کو واسطے دور کرنے دکہہ کے کہ پہنچا اوسکو اسیطرح زینت دی ہے واسطے حد سے گزرنے والون کے اوس چیز کو کہ عمل کرتے ہین وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ اور البتہ تحقیق کہ ہلاک کیا ہے اہل قرنون کو آگے تم سے اے مکے والو اوسوقت کہ ستم کیا انھون نے ساتہ جھٹلانے پیغمبرون کے اور حالانکہ آئے تھے ساتہ اون کے پیغمبر اون کے ساتہ حجتون روشن کے یا معجزون ظاہر کے اور نہ تھے وہ کہ ایمان لاتے اگر ہلاک نہوتے اور جلنوز ہتے جیسے کہ اون کو جزا دی ہمنے ساتہ ہلاک اون کے واسطے جھٹلانے پیغمبرونکے اسیطرح جزا دیونگے ہم گروہ مشرکون کو مکے کے رہنے والونسے کہ جھٹلانا پیغمبر ہمار یکا کرتے ہین ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝ پس گردانا ہمنے تمکو اے گروہ کہ محمد ساتہ تمہارے مبعوث ہے جانشین گذرے ہوؤنکا بیچ زمین کے پیچھے قرنونسے کہ ہلاک ہوئے تو دیکھین ہم کہ کیونکر عمل کرو گے تم بہلائی اور برائی سے تو ساتہ تمہارے موافق عملون تمہارے کے معاملہ کرین ہم تحقیق بدلے نیکی کے نیکی اور بدلے بدی کے بدی ہے ۝ جزا آئینہ فعل است گوئی کہ دروے ہرچہ کردی مینماید ؛ اگر کردی نکوئی نیک بینی ؛ وگر بد کردہ بد پیشت آید ؛ اور بیچ حدیث کے ہے کہ بعضے کافرون قریش کے نے کہا ساتہ حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوۃ والسلام کے کہ ایک آیت لا کہ ساتہ اوسکے عرب کو بندگی لات اور عزا کیسے باز رکہے اور برائی بتونکی اوس مین نہووے حق تعالے نے فرمایا کہ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْ اور جب پڑہی جاوین اوپر مشرکون کے ہماری آیتین یعنے قرآن بیچ اوس حال کے کہ واضح ہے کہین وہ لوگ کہ امید نہین رکہتے پہنچنے سے ساتہ ہمارے

یا نہین ڈرتے وعدہ ہمار لیسے یعنے مشرک بعد سننے قرآن کے کہتے ہین خاص
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ لا قرآن سوا اس کے کہ اوپر ہمارے پڑہتا ہے
تو یا بدل کر قرآن کو یعنے جگہ آیت عذاب کی آیت رحمت کی رکھ اور غرض اونکی
وہ تھی کہ آنحضرت تابعداری خواہش اونکی کے کرین اور وہ اونکو الزام کرین اللہ
نے فرمایا قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَى إِلَيَّ إِنِّي أَخَافُ
إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ساتھ اونکے نہین لایق ہے مجکو کہ بدل کردون مین قرآن کو آگے دل اپنے
کے سے یعنے خود مجکو قدرت نہین رکہتا ہین کہ قرآن کو بدل کردون اور اوسمین
کمی زیادتی سے دخل کردون مین تابعداری نہین کرتا ہین مگر اوس چیز کو کہ وحی کی
جاتی ہے طرف میرے حقتعالی کی طرف سے بغیر کمی زیادتی کے تحقیق کہ مین ڈرتا
ہون اگر گنہگار ہون مین پروردگار اپنے کا ساتھ بدل کرنے قرآن کے عذاب
دن بڑے کے سے کہ قیامت ہے قُلْ لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُمْ
بِهِ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِنْ قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اگر چاہتا اللہ نہ پڑہتا ہین جو کچہ کہ اوترا ہے اوپر تمہارے اور نہ تمکو جاننے والا
کرتا اللہ ساتھ قرآن کے پس اثر فضل اور رحمت اوس کے کا ہے کہ مجکو حکم کیا ساتھ
پڑہنے کے اور تمکو دانا کیا ساتھ سمجہنے اوس کے کے پس تحقیق کہ دیر کی مین نے درمیان
تمہارے عمر بڑی کہ مراد چالیس برس ہین آگے اوترنے قرآن کے سے یعنی بیچ
مدت کے کہ پیغمبر نہ تہا مین نہ مین قرآن پڑہتا تھا اور نہ تم دانا تھے ساتھ اوس کے
آیا پس کیون نہین دریافت کرتے تم کہ وہ کوئی کہ چالیس برس درمیان تمہارے
رہا اور علم نہ پڑہا ہووے اور ساتھ کسی عالم کی صحبت نکی ہووے وہ کلام اوپر تمہارے
پڑہتا ہے کہ صاف کو عرب کی فصاحت اوس کلام کے سے حیران ہین البتہ بیچ
اس صورت کے تامل چاہیے کرنا کہ وہ شخص کہ جاہل محض ہووے قرآن جیسا کلام
کیونکر بنا وے یعنے قرآن معجزہ رسالت کا اور وسیلہ دلالت کا ہے مضمون
آیت گذری ہوئی کا ہے کہ مین جہوٹہ نہین جوڑتا اوپر اللہ کے بیچ تغیر تبدیل کرنے
قرآن کے اور تم جہوٹہ جوڑتے ہو کہ قرآن کو کلام میرا جانتے ہو

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ
پس کون ہے ظلم کرنے والا زیادہ اوس سے کہ بہتان کرے اور جہوٹھ جوڑے اوپر
الله کے جہونٹھ گویا جہٹلاوے آیتون اوس کے کو اور ساتھ اون آیتون کے کافر
ہووے تحقیق کہ نجات نپاوین گنہگار یعنے کافر وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا
يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَاۤءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ اور پوجتے ہین سوائے الله کے
اوس چیز کو کہ نہ نقصان پہنچاوے اوپر اون کے اگر عبادت اوسکی چہوڑ دیوین اور
نہ فائدہ پہنچاوے ساتھ اون کے اگر سب وقت پرستش اوسکی کرین اسواسطے کہ
الله اون کے پتھر ہین اور پتھر اوپر پہنچانے نفع اور نقصان کی قدرت نرکہتین اور حالانکہ
الله چاہیکہ قدرت عذاب ثواب دینے کی رکہتا ہووے تو بندے ساتھ پانے نفع
کے اور دور ہونے نقصان کے اوسکو بندگی کرین اور کہتے ہین بندے بتون کے
کہ یہ بت شفاعت کرنے والے ہمارے ہین نزدیک الله کے یعنی دنیا کے کامون
مین شفاعت ہماری کرتے ہین اور خدا سے درخواست کرتے ہین تو مشکلین ہماری
آسان ہوتی ہین اور اگر بالفرض بعد مرنے کے اوٹھنا ہووے اور قیامت بھی ہووے
موافق اعتقاد مسلمانون کے خدا سے درخواست کرین اور عذاب سے چہڑا دین
قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ
کہہ تو اے محمد صلی الله علیہ و آلہ وسلم کہ آیا خبر کرتے ہو تم الله کو ساتھ اوس چیز کے کہ
نہین جانتا بیچ آسمانون کے اور نہ بیچ زمین کے یعنے کہتے ہو تم کہ خدا کو شریک ہین
اور شفاعت بتو نکی ثابت کرتے ہو اور الله کہ جاننے والا ہے سب علم کا اسکو نہین جانتا
پس معلوم ہوا کہ شریک نہین ہے اور شفاعت نہو یگی پاک ہے الله تعالی اور بلند
ہے اوس چیز سے کہ وہ شریک اسکو رکہتے ہین وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّاۤ اُمَّةً وَّاحِدَةً
اور نہ تھے آدمی مگر ایک گروہ یعنے متفق اوپر دین اسلام کے بیچ زمانہ آدم علیہ السلام
کے یا بعد واقع ہونے طوفان کے کہ سوائے نوح علیہ السلام کے اور اہل کشتی کے
کوئی نہ تہا یا متفق تھے اوپر کفر کے بیچ زمانہ پیغمبر ہونے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے
فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ
پس اختلاف کیا بسبب رسولون کے یعنے بعضے ایمان لائے اور بعضے کافر رہے

یا عرب اوپر دین اسماعیل علیہ السلام کے ایک تھے پس اختلاف کرنے والے
ہوئے بسبب عمرو بیٹے لحی کے کہ احکام جاہلیت کا اوس نے نکالا تہا اور نہ کلمہ
ہے کہ آگے بکڑے ہے پروردگار تیرے سے یعنے حکم ازلی واقع ہوا ہے ساتہ
تاخیر عذاب کی و گرنہ البتہ حکم کیا جاتا درمیان اون کے بیچ اوس چیز کے کہ وہ
اختلاف کرتے تھے یعنے عذاب آتا اور باطل جاننے والے ہلاک ہوتے اور سچ
جاننے والے رہتے وَیَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ اور کہتے ہین زبون جاننے
والے آیتوں ہماری کے یعنے مشرک مکہ کے کیون اوتار انگیا اوپر محمد کے معجزہ پروردگار
اوس کے سے اون معجزون سے کہ ہم طلب کرتے ہین فَقُلْ اِنَّمَا الْغَیْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا
اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ پس کہہ تو اے محمد جواب ہین اونکی کہ اوترنا آیتون کا غیب ہے
اور بے شبہ سوائے اس کے نہین ہے کہ علم غیب کا خاص اللہ تعالے کو ہے پس تم انتظار کرو تحقیق کہ مین بھی
ساتہ تمہارے انتظار کرنیوالون سے ہون تو دیکھو مین کہ عذاب اوپر تمہارے آوے یا آیتین کہ مانگتے ہو تم
واقع ہووین وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِیْٓ اٰیَاتِنَا
اور جسوقت چکہاوین ہم آدمیون کو یعنے اہل مکہ کو تندرستی پیچہے بیماری کے کہ
پہنچی ہووے اوپر اون کے یا کشایش بعد تنگی کے اور قحط کے جب دیکہے تو اونکو
ایک مکر ہے بیچ آیتون ہماری کے یعنے طعن کرین بیچ آیتون کے اور مکر کرین بیچ
حق پیغمبر کے لائے ہین کہ اہل مکہ سات برس بیچ بلا قحط کے گرفتار تھے جسوقت
رحمت الہی نے اوس بلا کو دور کیا ساتہ برائی کلام الہی کے اور قصد حضرت رسالت
پناہی کے مشغول ہوئے حق تعالے نے فرمایا قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا اِنَّ رُسُلَنَا
یَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ کہہ تو اے محمد کہ اللہ شتاب زیادہ تم سے بیچ پہنچانے جزا مکر کے
ساتہ تمہارے یعنے پہلے ظاہر ہونے مکر تمہارے کے ساتہ آنے عذاب کے اوپر
تمہارے حکم کریگا تحقیق کہ بہیجے ہوئے ہمارے یعنے فرشتہ نگہبان لکہتے ہین
جو کچہ کہ اندیشہ کرتے ہو تم مکر سے اور پیچہے اوس کے کہ تدبیر پوشیدہ تمہاری
فرشتون ہمارے سے چہپی ہوئی نہین ہے اور ہمارے کب پوشیدہ رہے گی
اور مضمون اس کلام کا ثابت کرنیوالا بدلے کا ہے هُوَ الَّذِیْ یُسَیِّرُكُمْ فِی الْبَرِّ
وَالْبَحْرِ حَتّٰٓی اِذَا كُنْتُمْ فِی الْفُلْكِ وَجَرَیْنَ بِهِمْ بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِیْحٌ عَاصِفٌ

وَجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ الله وہ ذات پاک
ہے کہ چلاتا ہے اور قدرت راہ چلنے کی دیتا ہے تمہارے تئین بیچ خشکی کے ساتھ
چارپائے کے جیسے گھوڑا اور اونٹ اور بیچ تری کے ساتھ سواری خشک
کے جیسے ناؤ تو جس وقت تلک ہو تم بیچ کشتی کے اور کشتیان جاتی ہین ساتھ اون
لوگون کے کہ بیچ اون کے ہین ساتھ باؤ اچھی کے کہ آہستہ چلے اور خوش ہوئے
وہ ساتھ اوس باؤ کے اور ناگاہ آوے اوپر اوس کشتی کے آندھی کہ دریاؤ کو
بیچ شور کے لاوے اور آوے ساتھ اون کے امواج دریا کی ہر مکان سے یعنے چپ و راست اور آگے پیچھے کشتی
کیسے اور یقین کرین وہ کہ گھیر لی بلاؤن نے خاص اونکو سب طرف سے بلاوین اور دعا کرین الله کو ساتھ دور کرنے
اوس بلا کے بیچ اوس حال کے کہ پاک کرنیوالی ہووین دین کو واسطے اوسکے یعنے
ڈر سے دین اپنا خالص کرین اور دانائی اصلی ظاہر ہووے اور عارضہ نفسانی
اور شیطانی دور ہووے اور کہین لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ
اگر ہمکو نجات دیوے تو ان ہولون سے اور بلاؤن سے البتہ ہووین ہم شکر
کرنیوالون سے خاص نعمت نجات کو فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا پس جس وقت
چھڑاوے اونکو اوس چیز سے کہ ڈرتے ہین جب دیکھے تو اونکو ستم کرتے ہین بیچ
زمین کے اور دوڑتے ہین اوپر ناہین کامون کے کہ تھے اوپر اوس کے شرک
اور فساد سے تاکید ہے بغیر حق کا لفظ یعنے فساد اونکا بغیر حق ہے اے آدمیو سوا
اس کے نہین ہے کہ ستم تمہارا اوپر نفسون تمہارے کے ہے یعنے وبال اوسکا تمہاری
طرف پھرنے والا ہے ہر کہ او بد میکند بے شبہہ با خود میکند ؛ فائدہ
مندی زندگانی دنیا کی ہے یعنے ستم اور بیدادی تمہاری دو تین روز کی منفعت
ناپائیداری ہے لذت اوسکی شتاب گذر جاوے اور عقوبت اوسکی ہمیشہ رہے
ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پس طرف ہمارے بازگشت
تمہاری ہے بیچ قیامت کے پس خبر کرین ہم تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ ہو تم عمل
کرتے اور مناسب اوسکی جزا دینگا اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ
فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ حَتّٰىٓ اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ

وَظَنَّ اَهۡلُهَاۤ اَنَّهُمۡ قٰدِرُوۡنَ عَلَيۡهَاۤ اَتٰٮهَاۤ اَمۡرُنَا لَيۡلًا اَوۡ نَهَارًا فَجَعَلۡنٰهَا حَصِيۡدًا كَاَنۡ لَّمۡ تَغۡنَ بِالۡاَمۡسِ سواے اس کے نہین ہے کہ مثل زندگی دنیا کے بیچ شتاب جانے کی مانند پانی کے ہے جیسے مینہ کی کہ ہمنے نیچے بہیجا اوسکو آسمان نے یا ابر سے پس ملا ساتہ اوس پانی کے گہانس اوگا ہوا زمین سے اوس چیز سے کہ کہاتے ہین آدمی مانند اناجون کہانے کے اور میوؤن کی اور اوس چیز سے کہ کہاتے ہین چارپاے مانند گہانس کے اوسوقت تلک کہ پکڑا اوس زمین نے لباس اپنا اور آراستہ ہوئے ساتہ محصولون گوناگون کے اور میون رنگارنگ کے اور یقین کیا اوس زمین والون نے یہہ کہ وہ قادر ہین اوپر کاٹنے گہانس اور چننے میوؤن کے ناگاہ آیا ساتہ اوس زمین کے عذاب ہمارا یعنے حکم ہمارا ساتہ خرابی اوس کی کے پہنچا رات کو یا دن کو پس گردانا ہمنے اوس کہیتی کو مانند اوس چیز کے کہ کٹی ہوئی ہووے یا جڑ سے اوکہڑی ہوئی گویا کہ کچہ نہتہا کل کے دن كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ اس طرح کہ بیچ اس تمثیل کے بیان کیا ہمنے جدا کرتے ہین ہم اور روشن کرتے ہین ہم دلیلون قدرت کی کو واسطے اوس قوم کے کہ فکر کرتے ہین بیچ ضرب المثل کے اور ساتہ اوس کے فائدہ اوٹہاوین یہہ تشبیہ بنائی ہوئی ہے حال دنیا کو بیچ قطع ہونے نعمتون کے اور دور ہونے مال کے اور ظاہر ہونے ادبار کے پیچہے زیادتی اقبال کے سے تشبیہ کرتا ہے ساتہ حال گہانس زمین کے کہ پیچہے تازگی اور طراوت کی خشک اور بے رونق ہوتی ہے مثل دنیا کے نوازش دولت کی ہے اور انتہا اوسکا گدازش اور نکبت ہے اور کہا ہے دنیا مانند پانی مینہ کی ہے درمیان اس مثال کے قول بہت ہین کشف الاسرار مین لایا ہے کہ تشبیہ دنیا کی ساتہ پانی مینہ کے اوس جہتہ سے ہے کہ مینہ ساتہ تدبیر اور حیلہ آدمی کے ابر سے نہ برسے بلکہ ساتہ تقدیر اللہ تعالےٰ کے موہنہ دکہلاوے مال دنیا کا بہی ساتہ سعی اور تلاش اور طلب آدمی کے جمع نہووے بلکہ ساتہ حکم اللہ کے ہاتہ آوے جیسے کہ کہا ہے

رزق مقسوم است وازاول مقرر کردہ آید ہیچکس را بیش ازان حاصل نمیگردد بجہد

ہرچہ می آید زبیش وکم بدان خورسند باش ٭ کانچہ خواہی زاسمان حاصل نمیگردد بجہد

اور دوسرے یہ کہ پانی مینہہ کا جب تلک کہ جاری ہووے پاکیزہ ہے اور
جب ایک جگہ مدت تلک رہے رنگ اور بو اور مزہ صورت اوسکی بدل جاوے
فائدہ اور نفع اوس سے جاتا رہے مال دنیا کا بھی جب تلک بسبب اتفاق
جوانمردون کے دست بدست روان رہے پسندیدہ اور مقبول ہووے اور
جو وقت بیچ تنگی بخیلون کے رہے برا بلکہ بدتر ہے جیسے مولوی روم نے مثنوی
مین فرمایا ہے کہ ؎ مال چون آب است وتا باشد روان ❊ فیضہا یابند
از وے مردمان ❊ چند روزے چون کند یکجا ورنگ ❊ گندہ بیحاصل است
وتیرہ رنگ ❊ اور عشرات حمیدی مین فرمایا ہے کہ وجہ تیسری وہ ہے کہ جسوقت
پانی مینہہ کا ساتھ اندازے کے اور موافق حاجت کے آوے سبب آرام لوگونکا
ہووے لیکن جب اندازہ اور حد سے گذرے واسطہ خرابی عالم کا اور سرگردانی
بنی آدم کا ہووے مال دنیا کا بھی جب تلک موافق احتیاج کے ہاتھ آوے مقاصد
دین اور دنیا کے روان ہووین اور فائدہ اوسکا دور اور نزدیک پہنچے لیکن جب
زیادہ خزانے اور ڈھیر ہووین سبب ترکیب کرنے گناہ کا ہووے اور دوسرے
یہ کہ مینہہ جو ساتھ درخت گل بوٹے کے پہنچے طراوت اور لطافت اوسکی زیادہ
کرے اور جو خار بن مین پہنچے حدت اور شوکت اوسکی بڑہاوے اسیطرح مال دنیا
کا اگر نیکبخت کو پہنچے نیکیان زیادہ کرے اور اگر مفسد کے ہاتھ آوے فساد اور عناد
اوسکا زیادتی پکڑے تمثیلین اس آیت مین بہت ہین تفسیر حسینی مین دیکھئے
تنبیہ　مین لکھا ہے کہ حق تعالیٰ بندون کو طرف دنیا کے نہین بلاتا جائے آفت
کی ہے بلکہ بلاتا ہے طرف اوس جہان کے کہ منزل سلامتی کی ہے سب خوفون
سے جیسے کہ فرمایا وَاللّٰهُ يَدْعُوا إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ ط اور اللہ بلاتا ہے بندون اپنے کو
طرف سلامتی کے کہ بہشت ہے یعنی بلاتا ہے ساتھ عمل کے کہ سبب داخل ہونے
بہشت کا ہووے اور بہشت کو دار السلام اسواسطے کہا کہ درود فرشتونکا اوپر
اہل بہشت کے یا درود بہشتیون کا اوپر ایک دوسرے کے سلام ہے یا سلام
نام اللہ کا ہے اور فصول مین لایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بلاتا ہے بندون کو اوس
جہان سے کہ اول اوسکا بکا ہے اور اوسط اوسکا عنا ہے اور آخر اوسکا فنا ہے طرف اوس

جہان سکے کہ اول اوسکا عطا ہے اور میانہ اوسکا رضا ہے اور انتہا اوسکا لقا ہے سب کو طرف بہشت کے بلاتا ہے وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ہ اور راہ دکہاتا ہے جس کسیکو کہ چاہتا ہے طرف راہ سیدہی کے کہ انتہا اوسکا دار السلام ہووے گہر آخرت کا اور وہ اسلام ہے یا راہ سنت کی اے عزیز یہ دعوت یعنی بلانا عام ہے ساتہ رہنمائے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ہدایت خاص ہے وابستہ ساتہ توفیق الہی کے شیخ الاسلام نے فرمایا ہے سب کو بلاتا ہے توکسکو اوپر مسند قبول کے بیٹہاوے مسیتا یارکراخواہد ومیلش بکدام است لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ خاص اون لوگون کو کہ نیکی کے اونہون نے یعنی ایمان لائے ثواب نیک اور بدلہ نیک ہے یعنی بہشت اور زیادتی بدلہ سے کہ ساتہ فضل اور کرم کے عطا کرے اور کہتے ہین نیکی کی جزا نیکی ایک ہے اور زیادہ یہ کہ ایک نیکی کے بدلہ دس دیوے یا زیادہ یا حسنی مغفرت ہے اور زیادہ رضامندی اللہ تعالی کی مدارک مین لایا ہے کہ زیادہ محبت ہے بیچ دلون بندون کے یا جو کچہ دنیا مین عطا کرے اور بیچ آخرت کے حساب نکرے اور بعضے کہتے ہین حسنی ایک ابر ہے کہ اوپر اہل بہشت کے گذرے جو کچہ چاہین اوپر اون کے برسے اور محقق سارے اوپر اس کے ہین کہ زیادہ دیدار پروردگار کا ہے کہ محض کرم سے بہشتیون کو دیوے وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ ط أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اور نہ ڈہانکے موہون بہشتیون کے کو گرد اور غبار اور نہ خواری یعنی اثر خواری کا اوپر اونکے نہووے وہ گروہ نیکون کے اہل بہشت ہین وہ بیچ بہشت کے ہمیشہ رہنے والے ہین نہ نعمت اونکی زوال پاوے اور نہ دولت اونکی برخلاف ذخیرون دنیا کے کہ مقابلہ فنا اور زوال کے ہے وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ط مَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطَعًا مِنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اور بدلہ ساتہ اون لوگون کے کسب کیا برائیونکو مانند شرک اور کفر اور نفاق کے بدلہ برائی مانند اوس برائی کے کہ کی ہے اونہون نے نہ زیادہ اوپر اوس کے اور

نہ ڈھانکے اوسکو خواری اور رسوائی یعنی آثار خواری کا اوپر اونکے ظاہر ہونے اور نہو وے خاص اونکو عذاب اللہ کے سے کوئی نگاہ رکھنیوالا یعنی کوئی عذاب اون سے باز نرکہے گویا ڈہانکے گئے ہین موئنہ اون کے ٹکڑے رات کے سے بیچ اوس حال کے کہ سیاہ ہووے یعنی کالے ہووین مونہہ اون کے غم اور اندوہ سے مانند رات اندہیری کے وہ گروہ کہ کسب کرنیوالے برائیون کے ہین یعنے مشرک اور منافق یار دوزخ کے ہین وہ بیچ اوس آگ دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہین یعنے ہرگز عذاب سے چھٹکارا نپاوین وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَاؤُهُمْ مَا كُنْتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ○

اور ڈرو تم اوسدن سے کہ جمع کرون ہین نیکونکو اور بدونکو ساری اون کے پس کہین ہم خاص اون لوگون کو کہ شرک لائے ہین کہڑے ہو تم اوپر مکانون اپنے کے تم اور شریک تمہارے کہ سواے میرے پوجے ہین تمنے یعنی تو دیکہو تم کہ ساتھ تمہارے کیا کرون ہین پس جدا کرین ہم درمیان کافرون کے اور معبودون کے اور پوچھین ہم کافرون سے کہ کیون عبادت کی بتون کی تمنے کہین کافر کہ بتون نے ہمکو ساتہ عبادت اپنی کے فرمایا اللہ تعالی بتونکو بیچ بات کہنے کے لاوے اور کہین شریک اون کے یعنی بت نہ تھے تم کہ ہم کو پوجا ہووے تمنے بلکہ تم خواہش اپنی کو پوجتے تھے بنا بیچ مین لایا ہے کہ کافرون نے جہگڑا شروع کر کے کہا کہ نہ اسطرح ہے بلکہ تمنے ساتہ پوجنے اپنے کے امر کیا تہا وہ بت کہین کہ فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ پس کفایت ہے اللہ شاہد درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے تحقیق کہ تھے ہم بندگی تمہاری سے البتہ بیخبر اور غافل کہ نہ دیکہتے تھے ہم اور نہ سنتے تھے ہم اور عقل اور شعور نہ رکہتے تھے ہم هُنَالِكَ تَبْلُو كُلُّ نَفْسٍ مَا أَسْلَفَتْ وَرُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ بیچ اوس جگہ کے آزماوے یعنی پاوے اور چکہے ہر نفس بدلہ اوس چیز کا کہ آگے بہیجا ہے اعمالون سے یعنی نفع اور ضرر اوس کا دیکہے اور پہیرے جاوین سب نفس طرف ثواب اور عذاب اللہ کے خداوند

ہونا او پر حقیقت کے یا متولی اون کے کام کا سا تھ راستی کے اور گم ہووے
کافرون سے وہ چیز کہ ہین جھونٹھ جوڑتے شفاعت بتونکی سے اور حالانکہ بت
اون سے بیزاری کرتے ہین قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ
وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ
فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کون ہے کہ تم کو روزی
دیتا ہے آسمانون سے کہ مینہہ برساتا ہے اور زمین سے کہ گھانس اوگاتا ہے یا
کون ہے کہ خداوندی کرتا ہے کان کو اور آنکھون کو یعنی کون قدرت رکھتا ہے
کہ کان اور آنکھیں پیدا کرے اور آفتون سے نگاہ رکھے اور کون ہے کہ باہر لاوے
زندہ کو کہ حیوان ہے یا نبات ہے اور کون ہے کہ تدبیر کرے کامون عالمونکی
کے عام کیا بعد خاص کرنے کے اور جب یہ سوال کرے تو کافر ونسے قدرت
نہ کہین کہ جھگڑا کرین تجھسے پس قریب ہے کہ کہین جواب مین سب باتون کے کہ پوچھے
کہین اللہ کو ہین اور جو اقرار حجت قوی ہے پس کہہ آیا پس نہین ڈرتے ہو تم عذاب
اللہ کیسے اور بتونکو شریک اوسکا کرتے ہو فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ
الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ پس وہ کہ اوسکو یہ صفتین ہو وین اللہ ہے پروردگار
تمہارا کہ ثابت ہے الوہیت اوسکو وہ ثبات کہ بیچ اوسکے شک کو دخل نہووے
پس کیا چیز ہے کہ پیچھے راستی اور بیان کے ہے مگر گمراہی پس کہان سے پھیرے
جاتے ہو تم حق سے طرف باطل کے اور توحید سے طرف شرک کے كَذٰلِكَ حَقَّتْ
كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ جیسے کہ الوہیت اللہ
کو سزاوار ہے لایق ہووے حکم پروردگار تیرے کا یعنی واجب ہووے عذاب اللہ
کا اوپر اون لوگون کے کہ باہر گئے ہین دائرہ صلاح کے سے اور زیادتی کی ہے بیچ
کفر اپنے کے اسواسطے کہ وہ ایمان نہین لاتے قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا
الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آیا ہے شریکون تمہارے سے یعنی
وہ بت کہ ساتھ شرکت اللہ کی پوجتے ہو تم وہ کوئی کہ شروع کرے یعنی پیدا کرے
خلق کو پس پھیرے اوسکو یعنی جلاوے پیچھے مرنے سے اور جو کفار کہ ابد کو اقرار کرنے
والے اور پھر جینے کو منکر اور عناد سے ساتھ اوسکے اقرار نہین کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

قُلِ اللّٰهُ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اللہ نے پیدا کیا خلق کو پس پھیریگا اوسکو یعنی جلاویگا بعد فنا کے پس کہان سے پھیرے جاتے ہو تم راہ راست سے قُلْ هَلْ مِنْ شُرَکَآئِکُمْ مَّنْ یَّهْدِیْۤ اِلَی الْحَقِّ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا ہے بتون تمہارے سے کہ شریک نام رکھا ہے تمنے وہ کوئی کہ راہ دکھلاوے ساتھ بھیجنے پیغمبرون کے اور اوتارنے کتابون کے اور توفیق دیکھنے کی دیوے بیچ دلیلون قدرت کے تو راہ پاوین طرف حق کے کہ دین اسلام ہے قُلِ اللّٰهُ یَهْدِیْ لِلْحَقِّ اَفَمَنْ یَّهْدِیْۤ اِلَی الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ یُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا یَهِدِّیْۤ اِلَّاۤ اَنْ یُّهْدٰی فَمَا لَکُمْ کَیْفَ تَحْکُمُوْنَ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خدا راہ دکھاتا ہے خلق کو ساتھ بیان حق کے آیا پس جو کوئی راہ دکھلاوے طرف حق کے لایق تر ہے کہ متابعت کیا جاوے وہ کوئی کہ راہ نپاوے ساتھ اپنے مگر وہ کہ راہ دکھلاوین اوسکو تفسیر زاہدی مین لایا ہے کہ بت پرست بتونکو اوپر چار پایون کے رکھہ کر اور باندہ کر ایک جگہہ سے دوسری جگہ لیجاتے تھے حق تعالی نے فرمایا برابر ہے وہ کہ تیرے تئین راہ دکھلاوے ساتھ اوس کیسکے کہ تو اوسکو راہ دکھلاتا ہے پس کیا ہے اور کیا ہوا ہے تمکو کس طرح حکم کرتے ہو تم کہ برابری دیتے ہو اوس کیسکو کہ تم ساتھ اوس کے محتاج ہو یا اوس کیسکو کہ وہ ساتھ تمہارے محتاج ہے وَمَا یَتَّبِعُ اَکْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ بِمَا یَفْعَلُوْنَ اور پیروی نہین کرتے ہین بہت کافرون سے یعنی سرداراون کے بیچ اعتقادون اپنے کے مگر گمان کو تحقیق کہ گمان بے پروا نہین کرتا کیسکو علم اور اعتقاد درست سے یعنی گمان جگہ یقین کی نہ سکے ہونا اور کہا ہے گمان کافرونکا وہ تہا کہ بت شفاعت کرین گے اللہ تعالی نے فرمایا کہ گمان اونکا فائدہ نکرے اور باز نرکھے عذاب اللہ کے کسی چیز کو تحقیق کہ اللہ تعالی جاننے والا ہے ساتھ اوس چیز کے کہ وہ کرتے ہین وَمَا کَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ یُّفْتَرٰی مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰکِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَتَفْصِیْلَ الْکِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور نہین چاہیئے یہ کہ قرآن باوجود دلیلون اور معجزون کے وہ کہ جھونٹھ جوڑا جاوے اور کوئی نہ کہہ سکیگا سواے اللہ کے یعنی لایق نہین ہے کہ یہ جھونٹھ جوڑا ہوا ہووے ولیکن اللہ نے بھیجا اوسکو واسطے سچ کرنے

اوس شے کہ تھے آگے اوس سے کتابوں قدیم سے یعنی باوجود اعجاز کے گواہی کتابوں
کی بھی ہے اور واسطے بیان اوس چیز کے کہ اوپر تمہارے لکھا ہے امر اور نہی سے نہیں ہے
کوئی شک بیچ اوس کے اور نچا ہے شک اس واسطے کہ اوترا ہوا ہے پروردگار
عالموں کے سے لیکن کافر ساتھ اسکے ایمان نہیں لاتے أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ
فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ
بلکہ کہتے ہیں اس کلام کو جوڑا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی طرف سے کہہ تو
اے محمد اگر ایسی بات جوڑ سکتے ہیں لاؤ تم اور جوڑو تم ایک سورۃ مانند اوسکی بلاغت اور
فصاحت میں اور بلاؤ تم واسطے مدد اپنی کے بیچ لانے سورۃ کے مانند قرآن کے جس
کسیکو کہ سکو تم اوس سے یاری چاہو تم سوائے اللہ کے کہ تمکو مددگاری کرے اور
لاؤ تم مانند قرآن کے اگر ہو تم سچ کہنے والوں سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی
طرف سے بناتا ہے بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ کافر ایک سورۃ نہ لائے بلکہ
جھٹلایا اوس چیز کو کہ نہ پہنچے ساتھ جاننے اوسکے یعنی شتابی کی بیچ جھٹلانے اوس چیز
کے کہ دریافت نکیا اوسکو مراد وہ ہے کہ بعد سننے قرآن کے پیش از تدبیر کرنیکے ساتھ
تکذیب اور انکار کے مشغول ہوئے اور نہ آئے ساتھ اونکے معنی اور حقیقت قرآن کے اوس
ذہن اونکا ساتھ بھید اور باریکیوں اوسکی کے نہ پہنچا یا جھٹلایا اوس چیز کو کہ نجانا بیچ
قرآن کے نصیحت اور بعث سے اور جزا اور وعدہ اور عذاب ہے اور نہ آیا اوپر اونکے
جو کچھ عذاب سے وعدہ کیا تھا اور البتہ آویگا اور پیچھے آنے اوس عذاب کے سوا شرمندگی
کے حاصل نہوگا كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ
ایسی ہی جھٹلایا کہ کافر زمانے تیرے کے رکھتے ہیں جھوٹھ جانا پیغمبروں اپنے کو اون
لوگوں نے کہ تھے آگے اونکے پس دیکھہ تو کہ کیونکر ہوئے آخرت ستمگاروں کی
اور جھٹلانے اونکے بھی مانند اونکے عذاب کئے گئے ہوونگی بیچ اس آیت کے تسلی
آنحضرت کی اور تنبیہ اہل کفر کی داخل کی ہوئی ہے وَمِنْهُم مَّن يُؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُم
مَّن لَّا يُؤْمِنُ بِهِ ۚ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ اور اون لوگوں سے کہ
جھٹلاتے ہیں جو کوئی ایمان لاتا ہے اور سچ جانتا ہے بیچ دل کے کہ راست ہے
ولیکن اوس نے دشمنی ظاہر نہیں کرتا اور اونمیں سے وہ کوئی ہے کہ ایمان نہیں لاتا

ساتھ اوسکی زیادتی جہل کے سے اور پروردگار تیرا جاننے والا زیادہ ہے ساتھ تباہ کاروں کے بعضے دشمنوں نے کہ جھٹلایا اور کہا ہے معنی اس آیت کے یہ ہین کہ بعضی قوم تیری سے ایمان لاوین ساتھ قرآن کے اور کفر سے توبہ کرین اور تھوڑے سے وہ ہووین کہ اس سعادت سے محروم رہ کر اوپر بدبختی کفر کے مرین وَاِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ لِّي عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور اگر جھٹلاوین تجکو یعنی اوپر کفر کے رہوین اور تو قبول کرنے اونکے سے ناامید ہووے پس کہہ تو مجکو ہے جزا عمل میرے کی اور خاص تمکو ہے بدلا عمل تمہارے کا تم بیزار ہو یعنی ذمہ تمہارا نہین ہے اوس چیز سے کہ مین کرتا ہون یعنے تمکو عمل میرے سے مواخذہ نہو گا اور مین بیزار ہون اوس چیز سے کہ تم کرتے ہو یعنی تمہارے عمل سے مجکو مواخذہ نہو گا نزدیک بعضے علماؤن کے یہ آیت اوتری آیت سیف کے سے منسوخ ہے وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ اور اونمین سے یعنی کفار مین سے اور زاد المسیر مین کہتا ہے یہودے وہ لوگ ہین کہ کان آگے رکہتے ہین طرف تیری جسوقت قرآن پڑہتا ہے تو اور امت کو احکام شرع کے سکہلاتا ہے تو ٹھٹھا کرین ساتھ اوس کے آیا پس تو سنواتا ہے بہرونکو الف استفہام کا بمعنی نفی کے ہے یعنی نہین سنواتا ہے تو اور قادر نہین ہے تو اور اگرچہ ہین کہ باوجود سننے کے نہین سمجہتے ہین یعنی بہرا جو ذرا نا ہوتا ہے ساتھ عقل کے اشارہ سے دریافت کرتا ہے وہ بہرے اور بے عقل ہین کہ نہ سنتے ہین اور نہ سمجہتے ہین وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ اور اونمین سے وہ کوئی ہووے کہ دیکھے طرف تیری اور دلیلین نبوت کی اور نشانیان سچی ہونی تیرے کے دیکھے اور ایسا اپنے تئین ظاہر کرے کہ کوئی نشانی اور دلیل پیغمبری کی نہین دیکھی آیا تو راہ دکھلا سکتا ہے اندہونکو یعنی قادر نہین ہے تو اوپر ہدایت اونکی کے اور اگرچہ ہین کہ باوجود عدم بصر کے نہین دیکھتے ہین ساتھ آنکہون بینائی کے حاصل کلام سخن کا یہ ہے کہ دیکھتے ہین اور نہین دیکھتے ہین اسواسطے کہ اندہاپن اور جہالت اونمین جمع ہوئی ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ تحقیق کہ اللہ ظلم نہین کرتا ہے اوپر لوگونکے ساتھ

کسی چیز کے یعنی حواس او عقل اونکی کم نہین کرتا و لیکن آدمی ستم کرتے ہین اوپر ذاتون اپنی کے وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَن لَّمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ اور یاد کر اوسدن کو کہ جمع کرینگے ہم کافرون کو اور ہول اوسدن کے سے مدت دنیا کی اور قبر کی تھوڑی دکھلائی دیوے گویا کہ دہے نہین کی اونھون سے نے مگر وقت تھوڑا دن سے تفسیر زاہدی مین لایا ہے کہ معتزلہ بیچ نہونے عذاب قبر کے اس آیت سے دلیل کرتے ہین اور کہتے ہین اگر کفار قبر مین عذاب پانے والے ہوتے مدت دنیا کی اونکو تھوڑی نہ لگتی اوسکا جواب یہ ہے کہ یہ صورت بسبب سختی ہول اور شدت احوال قیامت کے ہے کہ مدت عذاب قبر کی برابر اوس کے مین ایک ساعت کہانی دیوے اور جب قبر سے اوٹھائے جاوین يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۝ پہچانین آپسمین سب کو گویا کہ زمانہ جدائی کا تھوڑا تھا اور یہ پہلے اوٹھنے مین ہووے پیچھے اوس سے بسبب تواتر ہولون قیامت کے وہ آشنائی اور پہچاننا منقطع ہووے اور ایک دوسرے سے بھولجاوین تحقیق کہ نقصان کیا اون لوگون نے کہ جھوٹھہ جانا خاص دیدار اللہ کے کو یعنی بعث اور جزا کو منکر ہوے اور نہ تھے راہ پانے والے یعنی ساتھ ایمان کے وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ ۝ اور اگر دکھلاوین ہم تجکو بعضے اوس چیز سے کہ وعدہ دیا ہے ہمنے کافرون کو عذاب سے اور وہ ہلاکت ایک جماعت کی اونمین سے تھے دن بدر کے یا متوفی کرین ہم تیرے تئین پہلے دیکھنے تیرے سے ساتھ اوس کے کہ وہ حق ہے اور واقع ہویگا یعنی اگر بدلا لیوین ہم اونسے دنیا مین اور تو نہ دیکھے پس طرف ہماری ہے بازگشت اون کے اور تجکو آخرت مین دکھاوین ہم عذاب اونکا پس اللہ پیچھے دیکھنے اوسکے سے گواہ ہے اوپر اوس چیز کے کہ وہ کرتے ہین اور لایق اوس کے جزا دینگے وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ اور خاص ہر گروہ کو واسطے گذری ہوئے سے پیغمبر بھیجا تھا کہ اونکو طرف حق کے دعوت کرے پس جسوقت آیا پاس اونکے پیغمبر اونکا جھٹلایا اوسکو حکم کیا درمیان پیغمبر کے اور جھٹلانے والونکے ساتھ راستی کے یعنی پیغمبر نے نجات پائی اور جھٹلانے والے ہلاک ہوئے اور سب وہ یعنی پیغمبر اور جھٹلانے والے ستم دیکھے

نجات دین یعنی ثواب پیغمبر کے سے کم نکرین اور عذاب جھٹلانے والونکا زیادہ حق ہے
نفرماوین لائے ہین کہ بعد اوترنے اس آیت وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ کے کافرون مکے
کے نے شتاب طلبی عذاب وعدہ کئے ہوئے کے کی یہ آیت اوتری ۔
وَيَقُولُونَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اور کہتے ہین کافر از روے
ٹھٹھے کے کہ کب ہوویگا یہ وعدہ یعنی جزا ساتھ ہمارے نہین اوترتی اگر ہو تم سچ کہنے
والے وعدے مین یہ خطاب کافرون کا طرف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور طرف
اون مومنون کے ہے کہ اہل کفر کو عذاب سے ڈراتے تھے قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا
نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً
وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مالک نہین ہون مین واسطے ذات اپنی
کے نقصان کو اور نہ فائدے کو یعنی قدرت نہین رکھتا ہون مین اوپر دفع ضرر کے
اور لینے نفع کے واسطے اپنے مگر جو کچھ چاہے اللہ پس کیونکر شتابی کرون مین واسطے
تمہارے عذاب اوترنے مین خاص ہر گروہ کو ایک وقت ہے واسطے ہلاک
اونکے کے جس وقت آوے وقت عذاب اونکے کا دیر نکرین وقت اپنے سے ایک
ساعت اور سبقت نہ پکڑین اوپر اوس کے تہدید مشرکونکی ہے یہ کہ ساعت بساعت
عذاب اللہ کا اوپر تمہارے اوترے اور شامت جھٹلانے کی تمکو پہنچے اور پیچھے اوترنے
عذاب کے اظہار حسرت اور شرمندگی کا فائدہ نکرے ؎
تدبیر خود امروز کن ایخواجہ کہ فردا ٭ ہرچند کہ فریاد کنی سود ندارد ٭
قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ کہہ تو اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا دیکھا تمنے اور جانا تمنے یعنی خبر دو مجکو اگر آوے ساتھ تمہارے
عذاب اللہ کا کہ ساتھ اوترنے اوس کے شتابی کرتے ہو رات کو یا دن کو البتہ پشیمان
ہو تم شتابی اپنے سے پس جب حال اسطرح ہے کس چیز کو شتابی کرتے ہین عذاب
سے یعنی کونسا عذاب مانگتے ہین گنہگار یعنے کافر اور حالانکہ سب طرح کا عذاب برا ہے
تبیان مین لایا ہے کہ جب یہ آیت اوتری کافر کہنے لگے کہ یقین نہین رکھتے ہم
اور شتابی کرتے ہین ہم پس اگر ساتھ ہمارے اوترے ساتھ اوس کے ایمان لاوین ہم
یہ آیت آئی کہ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝

آیا پیچہے شتابی کرتے ہو جو وقت واقع ہووے عذاب ایمان لاوین ساتہ اوسکے پس کہہ ساتہ اون کے آیا اب ایمان لاؤ تم اور تحقیق کہ تہے تم ازروے ٹھٹھے کے ساتہ عذاب کے جلدی کرتے تہے تم ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ پس کہا جاوے پیچہے اوترنے عذاب کے سے خاص اون لوگون کو کہ ظلم کیا اونہون نے اوپر اپنے ساتہ شرک کے اور جہٹلانے کے کہ ایمان ناامیدی کا مقبول نہین چکہو تم عذاب ہمیشگی کا کہ غم اوس کا ہمیشہ ہووے آیا جزا دیے جاتے ہو تم یعنی جزا نہین دیتے تمکو مگر ساتہ اوس چیز کے کہ تہے تم کہ تمام عمر کسب کرتے تہے تم کفر اور گناہ سے لاتے ہین کہ حی بن اخطب یہود مدینہ کے پہلے ہجرت حضرت پیغمبر کے بیچ واسطے سوداگری مکے کے گیا تہا جب بیچ حرم کے پہنچا اور طنطنہ دعوت سید عالم کا سنا بیچ مجلس شریف اونکی کے آیا اور پیچہے سننے قرآن کے پوچہا کہ اے محمد اجاء انت ام حامل یہ دعوے کہ کرتا ہے تو زور آوری ہے یا ہزل ہے اور یہ کلام کہ پڑہتا ہے تو راست ہے یا بازی ہے اللہ تعالی نے یہ آیت بہیجی کہ وَيَسْتَنبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ ۖ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ ۖ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ اور خبر پوچہتے ہین تجہسے بیچ مقدمہ قرآن کے اور دعوی کرنے نبوت کے آیا حق اور راست ہے یہ اور کہا ہے ٹھٹھا کرنیوالے وعدہ اور بعث سے یا قرآن سے پوچہتے ہین کہ حق ہے یا نہین جواب مین کہہ تو اے محمد ہان بحق پروردگار میرے کی تحقیق کہ وعدے میرا یا قرآن یا بعث یا عذاب وعدہ کیا گیا راست ہے اور نہین ہو تم عاجز کرنیوالے خاص اللہ کو عذاب کرنے سے یعنی عجز بہاتہ قدرت اوسکی کے راہ نپاوے اور تم عذاب اوس کا اپنے سے باز نرکہ سکوگے وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ ۗ اور اگر ہووے خاص ہر نفس کو کہ ستم کیا ہے اوس نے اوپر اپنے ساتہ کفر کے یعنی اگر ایک کافر کو ہووے جو کچہ بیچ زمین کے ہے مال اور متاع سے البتہ فدا دیوے ساتہ اوسکے کہ رکہتا ہے تو اپنے تئین عذاب سے بچاوے وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ اور ڈہانکے پشیمانی اپنی کو دوستدارون اور تابعون اپنے سے کہ مبادا اونسے سرزنش اور ملامت سنین یا یہ کہ حیران ہووین ہول عذاب کے سبب اوپر اوسکے بولنے کے قادر نہوین اور تاج التفاسیر مین لایا ہے کہ پاوین غم

وقف النبی علیہ السلام ع ٥ / ١٠

حسرت اور ندامت کو بیچ دلون اپنے کے اور کہا ہے اسرار یعنی اظہار کے ہئے
اور اسکو لغات متضادہ یعنی برعکس کہتے ہین مضمون اوسکا یہ کہ شرک اظہار
پشیمانی کا کرین اعمال اپنے سے لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ
وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ اوسوقت کہ دیکہین عذاب کو اور حکم کیا جاوے درمیان مومنون
اور کافرون کے یا سردار اور تابعون کے یا ظالمون اور مظلومون کے ساتھ عدل
اور راستی کے اور وہ ستم نکیے جاوین ساتھ نقصان ثواب کے اور زیادہ کرنے عذاب
کے اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ
جانو تم کہ تحقیق خاص اللہ کو ہے جو کچہ کہ بیچ آسمانون کے اور زمین کی ہے پس
ساتھ ہر یہ کافر کے احتیاج نہین رکہتا اور اوپر دینے ثواب اور عذاب کے قادر
ہے جانو تم وہ کہ وعدہ اللہ کا بیچ ثواب اور عذاب کے سچ ہے اوسمین خلاف
ممکن نہین ہے لیکن بہت ظالم اور کافر نہین جانتے ہین اسواسطے کہ ساتھ دنیا کے
مغرور ہین هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ وہ اللہ ہے کہ جلاتا
ہے اور مارتا ہے اور طرف اوسکی پہیرے جاوگے ساتھ مرنے یا ساتھ بعث کے
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ
اے آدمیو تحقیق کہ آئی ساتھ تمہارے نصیحت پروردگار تمہارے کی طرف سے
اور شفا اور دوا خاص اون چیز کو بیچ دلون کے ہے بیماریون سے جہالت کی اور راہ
دکہانے والے طرف حق کے اور مہربانی اور بخشش واسطے مومنون کے یعنی قرآن
کہ اوترا ہے واسطے لوگون کے ایک کتاب ہے جامع کہ سب چیزین اوسمین جمع ہین
کہ نصیحتین اوسکی ساتھ نیک عملونکی ترغیب کرتے ہین اور برا عملسے نفرت دیتی
ہین مشتمل اوپر حکمت عملی کی ہین اور معنی اوسکے مضمون اور شکلون عقاید بری کے
ہے چہڑاتے ہین جلے ہوئے ہین اوپر حکمت نظری کے اور البتہ اوسکے کلام عین
ہدایت اور محض رحمت خدا ہے ہو قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ کہہ کہ خوشی کرو تم
ساتھ فضل اللہ کے کہ قرآن ہے اور ساتھ رحمت اوسکی کے کہ دین اسلام ہے اور کہا ہے
کہ فضل قرآن ہے اور رحمت وہ کہ ہمکو اہل اوسکے سے کیا یا فضل قرآن ہے اور
رحمت ذات پاک آنحضرت علیہ السلام کی یا فضل توفیق ہے اور رحمت عصمت

ہے اور حقائق سلمی رحمۃ اللہ علیہ مین لایا ہے کہ فضل معرفت ہے اور رحمت توفیق و زیادت
اوسکے کی عین المعانی مین لایا ہے کہ فضل نعمتین ظاہری ہے اور رحمت نعمت
باطن ہے یا فضل داخل ہونا بہشت کا اور رحمت نجات آتش دوزخ ہے کشف الاسرار
مین لایا ہے کہ اندروے اشارت کے کہتا ہے بندہ ساتھ فضل اور رحمت میرے کے
اعتماد کرے نہ اوپر طاعت اور خدمت کے کہ اعتماد نہین ہے سوائے فضل میرے کے
اور آرام نہین ہے سوائے رحمت میریکے ہر کسیکو پونچے ہے اور پونچے مومنون کے فضل
میرا ہے اور ہر کسیکو خزانہ ہے اور خزانہ مومنونکا رحمت میری ہے اور بعضے اوپر اس
ہین کہ معنے آیت کے یہ ہین کہ ساتھ فضل اور رحمت میری کے اوترے نصیحت اور شفا
فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ پس ساتھ اس کے کہ اوترے چاہیے کہ خوش
ہوویں واسطے اوسکے کہ وہ بہتر ہے اوس سے کہ جمع کرتے ہین مال اور دولت دنیا کے
سے کہ زوال پانے والا اور فنا ہونیوالا ہے قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ
فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا کہہ تو خاص مشرکون عرب کے کہ خبر دو تم مجکو اوس چیز
سے کہ بھیجی ہے اللہ نے واسطے تمہاری روزی سے یعنی حیوان چارپائے کہ کہانا
اونکا حلال ہے پس تمنے بنایا اور نام رکہا اوسی روزی سے حرام اور حلال یعنی بعضے
کو اونمین سے بعضون نے کہا ہے کہ اوپر ایک جماعت کے حرام ہے اور اوپر ایک
جماعت کے حلال مانند بحیرہ اور سائبہ کے اور بعضون کو کہا کہ اوپر ایک گروہ کے
حرام ہے اور اوپر ایک گروہ کے حلال جیسا فی بطون ھٰذہ الانعام خالصۃ لذکورنا ومحرم
علی ازواجنا معنی اس کے یہ ہین کہ جو چیز کہ بیچ پیٹ ان چارپائونکے ہے حلال
ہے اوپر مردون ہمارے کے اور حرام ہے اوپر جورون ہماریکے یہ قول مشرکون
کا ہے قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝ جواب کہہ تو آیا اللہ نے
رخصت دی ہے خاص تمکو یا اوپر اللہ کے افترا کرتے ہو تم وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ
اور کیا ہے گمان اون لوگونکا کہ باندہتے ہین اوپر اللہ کے جھوٹہہ کو بیچ حلال کرنے
حرام کے اور حرام کرنے حلال کے یعنی کیا گمان رکھتے ہین کہ خدا ساتھ اونکے کیا کریگا
دن قیامت کے کہ دن بدلہ لینے کا ہے تحقیق کہ اللہ البتہ صاحب رحمت کا ہے

ع ۷
۱۱

اوپر آدمیون کے یعنے ساتھ اوتارنے کتاب کے اوپر اونکے اور بھیجنے پیغمبرون کے ساتھ
اونکے ولیکن بہت اون کے شکر نہین کرتے اس نعمت ہاریکا وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا
تَتْلُوا مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ
وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَبِّكَ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذَٰلِكَ
وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ اور ہووے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچ کسی کام کے کامون
اپنے سے اور نہ پڑہے تو اوس چیز سے کہ بہیجا ہے اللہ نے قرآن سے اور نکرو تم اے
آدمیون کوئی کام کامون سے مگر وہ کہ ہین ہم اوپر تمہارے گواہ اور نگہبان اوسوقت
کہ فکر کرتے ہو تم بیچ اوس کام کے اور پوشیدہ نہین ہوتا علم پروردگار تیرے سے
برابر مورچہ چہوٹی کے بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمان کے اور نہین ہے چہوٹا بہت
اوس ذرہ سے اور نہ بڑا زیادہ اوس سے مگر وہ کہ لکہا ہوا ہے بیچ کتاب روشن کے
یعنی لوح محفوظ کی حاصل اس آیت کا یہ ہے کہ کوئی قول اور فعل اوپر حق تعالی کے
پوشیدہ نہین ہے اور ساتہ بدلے اوس قول اور فعل کے حکم فرماویگا بیچ مضمون
اس کلام کے وعدہ مومنونکو ہووے ساتہ کمال ثواب کے اور وعدہ کافرونکو ہووے
ساتہ کمال عذاب کے مجازات اہل ایمان کے سے خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ أَلَا إِنَّ
أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ جانو تم کہ تحقیق دوست اللہ کے
کچہ ڈر نہین اوپر اون کے پہنچنے مکروہات کے سے اور نہین ہین وہ کہ غمگین ہوین
فوت ہونے مطالب اور مقاصد کے سے عین المعانی مین فرمایا ہے کہ دوست
اللہ کے وہ گروہ ہین کہ صورت اون کی سبب یاد کرنے اللہ کی ہووے اور
بحر الحقایق مین لایا ہے کہ دوست اللہ کے وہ لوگ ہین کہ دشمن نفس اپنے کے
ہین اور کشف الاسرار مین صفت اولیاء اللہ کے اوپر اس وجہ کے کرتا ہے
کہ طرح شریعت کی اور دلیل حقیقت کی ہین کہ ظاہر اونکا ساتہ شریعت کے آراستہ
ہے اور باطن اونکا ساتہ نور فقر کے روشن ہے اور کہا ہے اولیاء اللہ یعنی دوست خدا کے
وہ جماعت ہین کہ دوستی آپس ہین واسطے اللہ کے کرین اور ان لوگونکو خوف نہین
ہے اور غمگین نہووین ہولون سے دن قیامت کے اور نزدیک بعضون کے اولیاء
اللہ پرہیزگار ہین ساتہ اس دلیل کے کہ حق تعالی صفت اونکے مین فرماتا ہے کہ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ
اولیا وہ لوگ ہین کہ ایمان لائے ہین ساتھ اوس چیز کے کہ آئی ہے نزدیک اللہ
کے سے اور ہین کہ پرہیزگاری کرتے ہین اوس چیز سے کہ حرام کی ہے اللہ نے خاص
اونکو خوشخبری ہے بیچ زندگی دنیا کے یعنی بشارت کہ اوپر زبان پیغمبر کے گذری
ہے اون کے حق ہین اور ساتھ قول ایک جماعت کے خواب نیک ہے کہ مومن
دیکھے یا واسطے مومن کے دیکھین اسکو بشارت کہتی ہین یا بشارت فرشتون کے خاص اونکو بیچ
وقت جان کنی کی اور تبیان ہین کہتا ہے کہ بشری وہ ہے کہ مومن جگہہ
اپنی بہشت ہین دیکھے آگے مرنے سے اور مدارک ہین لایا ہے کہ بشری محبت
لوگونکی ہے ساتھ اون کے اور نام نیک واللہ اعلم اور خاص اونکو خوشخبری ہے
بیچ آخرۃ کے اور سلام فرشتونکا ہووے اوپر اون کے سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا ہے کہ بشارت دنیا کا وعدہ لقا کا یعنی دیدار کا ہے اور مژدہ آخرۃ کا بیچ ہونا
اوس وعدہ کا ہے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ ولی کو دو
بشارتین ہین دنیا ہین شناخت اور عقبی ہین نواخت بیچ اس جہان کے مجاہدہ
یعنی سعی اور اوس جہان ہین مشاہدہ یعنی دیکھنا نور کا اس جگہ صفا اور وفا اور اوس
جگہ رضا اور لقا ہے ۵ زنعمت این جہان ثنا ہے تو بس است ۰ نا مژدہ دولت آنجہان لقائے تو بس است
لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ؕ نہین بدل کرتا خاص باتون اللہ کے
کو یعنی وعدہ اوس کا جہوٹا نہین ہے وہ بشارت کہ وعدہ کیا ساتھ اوس کے وہ
ہے چہٹکارا بڑا اگر فہم کسیکا دنیا سے اور عقل کسی عقلمند کے ساتھ کنہہ اوس کے نپہنچے
وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور چاہیے کہ
غمگین نکرین تجکو اے محمد باتین کافرون کے بیچ شرک کرنے اللہ کے اور جھٹلانے
نبوت کے اور مشورت اوپر قتل تیرے کے یا باتین کہ بیچ ذلت تیرے کے کہتے ہین
تحقیق کہ غلبہ سب خاص اللہ کو ہے اور وہ تجکو غالب کریگا اور تجکو مدد دیویگا
وہ ہے سننے والا خاص قول اون کے کو جو کچہ حسد سے اور ہزل سے کہتے ہین جاننے
والا ساتھ احوال اون کے بیچ قصد اور نیت کے کہ رکھتے ہین لائق اوسکے اونکو
جزا دیویگا اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ ؕ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ

دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ٥
جانو تم کہ تحقیق خاص اللہ کو ہے جو کوئی بیچ آسمانون کے ہے فرشتون سے اور جو کوئی
بیچ زمین کے ہے جن اور آدمیون سے اور جو یہ بزرگتر ممکنات کے ہین اوس سے معین
بیچ تابعداری اور بندگی کے پس کسیکو ان مین سے نہ پہنچے کہ دعویٰ خدائی کا کرنے
پس جسوقت صاحب عقلونکو صلاحیت شرک کے بیچ ربوبیت کے نہووے پہچانو انکو
یعنی بتونکو شریک خدا کا کرنا نہایت جہالت اور گمراہی ہووے اور کس چیز کی متابعت
کرتے ہین وہ لوگ کہ دعوت کرتے ہین اور پوجتے ہین سوائے اللہ کے شریکونکو
یا متابعت نہین کرتے ہین وہ لوگ کہ سوائے اللہ کے پوجتے ہین انکو کہ شریک
کہتے ہین اوپر حقیقت کے اسواسطے کہ شرک بیچ ربوبیت کے محال ہے بلکہ پیروی
نہین کرتے ہین بیچ عبادت شریکون کے مگر گمان کے نہین یعنی ساتہ بتون کے گمان
شرکت حق کا لے گئے ہین اور نہین ہین وہ مگر کہ دروغ کہتے ہین بیچ نسبت اس
شرکت کے اور بعد منع کرنے شرکت کے خبردار کرتا ہے اوپر کمال قدرت اور حکمت
کے جیسے کہ کہتا ہے هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ وہ ذات پاک ایسا ہے کہ ساتہ قدرت کامل کے بنایا واسطے
تمہارے رات کو سیاہ تو آرام کرو تم بیچ اوس کے اور محنت ونکی سہی آرام پاؤ اور
بنایا دن کو روشن تو ساتہ سرانجام کامون اپنے کے قیام کرو تحقیق کہ بیچ پیدا کرنے دن
اور رات کے اور روشنی اور اندھیری اونکی کے البتہ نشانیان ہین اوپر وحدانیت
بنانیوالے کے واسطے اوس گروہ کے کہ سنین قرآن کو ساتہ کانون ہوش کے اور بیچ اسکے
فکر اور تدبیرین کرین قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ هُوَ الْغَنِيُّ کہتے ہین ایک جماعت
بنی مدلج سے کہ پکڑا ہے اللہ نے بیٹا یعنی فرشتونکو فرزندی مین پکڑا ہے پاک ہے اللہ تعالیٰ
پکڑنے بیٹے کے سے وہ بے نیاز ہے پکڑنے بیٹے کے سے اسواسطے کہ خواہش بیٹے کی ضعیف
کرے تو ساتہ اوس کے قوت پکڑے یا فقیر تو ساتہ مدد اوسکی کے روزگار کرے یا ذلیل تو
ساتہ سبب فرزندگی کے عزت پاوے اور غرض اون سب سے علامت احتیاج کی ہے پس
جو کوئی کہ غنی مطلق ہووے البتہ پکڑنا بیٹے کا اوسکو سزاوار نہووے مفصل تفسیر حسینی سے دریافت
کرے لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بِهٰذَا اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى

اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ خاص اوسکو ہے از روے مالکیت کے جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے ہے
علویات سے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے سفلیات سے نہین ہے نزدیک تمہارے
اے مشرکون کوئی حجت اور دلیل ساتھ اسکے کہ اللہ نے بیٹا پکڑا ہے آیا کہتے ہو اوپر اللہ
کے ساتھ جھوٹھ کے اور افترا کے جو چیز کہ نہین جانتے ہو تم قُلْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی
اللّٰہِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ؕ کہہ تو اے محمد کہ تحقیق وہ لوگ افترا کرتے ہین اور باندہتے ہین
اوپر اللہ کے جھوٹھ کو یعنی تہمت بیٹے کی دیتے ہین اور شریک مقرر کرتے ہین ساتھ
اوس کے چھٹکارا نپاوین یعنے ایکدم دوزخ سی نچھوٹین اور بہشت مین نپہنچین مَتَاعٌ فِی الدُّنْیَا
ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُہُمْ ثُمَّ نُذِیْقُہُمُ الْعَذَابَ الشَّدِیْدَ بِمَا کَانُوْا یَکْفُرُوْنَ خاص اونکو
ہے فائدہ مندی تہوڑے بیچ دنیا کے یعنی تہوڑی فرصت رکہتے ہین اور سہل چھوڑدیوین
پس طرف ہماری ہووے بازگشت اونکی پس چکہاوین ہم اونکو عذاب سخت ہمیشہ
نہ دور ہونے والا سبب اوسکی کہ تھے کہ ساتھ کتاب اور پیغمبر ہمارے کے کفر کرنے والے
ہوتے تھے وَاتْلُ عَلَیْہِمْ نَبَاَ نُوْحٍ اِذْ قَالَ لِقَوْمِہٖ یٰقَوْمِ اِنْ کَانَ کَبُرَ عَلَیْکُمْ مَّقَامِیْ
اور پڑہ تو اے محمد اوپر اون کے یعنی اوپر قوم اپنی کے اہل مکے سے خبر نوح علیہ السلام
کی یاد کر جسوقت کہا خاص قوم اپنی کو یعنی اون لوگون کو کہ مشرک تھے کہ اے قوم میری
اگر ہے کہ بہاری ہوا اوپر تمہارے قیام میرا ساتھ بلانے آیتون کلام ربانی کے

روایت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے نوسو پچاس برس تلک قوم اپنی کو طرف
خدا کی دعوت کی اور آزار اور ایذا اونکی پر تحمل کیا جب جفا قوم کی نہایت کو پہنچی کہا
اے قوم میری اگر شاق گزرتا ہے اوپر تمہارے رہنا میرا وَتَذْکِیْرِیْ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَعَلَی
اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَکُمْ وَشُرَکَآءَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُنْ اَمْرُکُمْ عَلَیْکُمْ غُمَّۃً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَیَّ
وَلَا تُنْظِرُوْنِ اور نصیحت میری تمکو ساتھ آیتون اللہ کے ساتھ آیتون روشن کے اوپر
وحدانیت خدا کی اور بیچ نجات کے مجکو آزردہ کرتے ہو پس اوپر خدا کی توکل کی مینے بیچ
دور ہونے مکر تمہارے کے اور فتح پانے اپنے کے اوپر دشمنون کے پس جمع کرو تم اور
محکم کرو تم کام اپنے کو یعنی قصد کرو تم اوپر اوس کے یا جمع کرو تم صاحبون حکم کے کو مراد
سردار عوام کی ہین اور بلاؤ تم شریکون اپنے کو یعنی اونکو کہ ساتھ گمان اپنے کے شریک خدا کا
جانتے ہو حاصل کلام کا یہ کہ تم سبھی ساتھ قصد میرے کے اتفاق کرو پس چاہیے کہ نہووے

تلثۃ ارباع
ع ۱۰
۱۲

کام تمہارا بیچ قصد میرے کے اوپر تمہارے پوشیدہ یعنی ساتھ ظاہر کے متوجہ ہو تم پس
ادا کرو تم جو کچھ چاہو تم طرف میری یعنی کرو تم مکر ون سے جو کچھ ارادہ تمہارا ہے اور مجکو
فرصت ندو تم تا چھٹکارا پاؤ تم مشقت مقام کے سے اور محنت کلام میرے کے سے یہ باتین
دلیل ہین اوپر اوس کے کہ نوح علیہ السلام بیچ مقام توکل کے ثابت تھے اور مضبوطی تمام
ساتھ نصرت اللہ کی کے رکھتے تھے اور چاہتے تھے کہ امت اونکی اوپر اس معنی کے کھینچ
لیجا کر قدم بیچ راہ متابعت کے رکھین واون کے تئین جو خذلان ابدی نے گھیرا ہوا تھا
بات اونکی سے پھیرا اور اونھوں نے فرمایا فَاِنۡ تَوَلَّیۡتُمۡ فَمَا سَاَلۡتُکُمۡ مِّنۡ اَجۡرٍ اِنۡ اَجۡرِیَ
اِلَّا عَلَی اللّٰہِ وَ اُمِرۡتُ اَنۡ اَکُوۡنَ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ پس اگر منہ پھیرا تمنے اور قبول کرنے بات
میرے کے سے اعراض کیا تمنے پس نہین چاہتا تھا مین تمسے اوپر اداکرنے رسالت اپنی
کے اجورہ کہ ساتھ اعراض تمہارے کے مجھسے جاتا رہا نہین ہے اجورہ میرا اوپر اداکرنے
دعوت کے مگر اوپر اللہ کے اور وہ مجکو اوپر اوس کے ثواب دیویگا خواہ تم ایمان لاؤ خواہ
اعراض کرو اور حکم کیا گیا ہون مین ساتھ اوس کے کہ ہون مین مسلمانون سے خاص حکم
اللہ کے کو پس خلاف حکم اوس کے کا نکرون مین اور اجورہ رسالت اپنے کا اوس سے
دھونڈھوں نہین فَکَذَّبُوۡہُ فَنَجَّیۡنٰہُ وَ مَنۡ مَّعَہٗ فِی الۡفُلۡکِ وَ جَعَلۡنٰہُمۡ خَلٰٓئِفَ وَ اَغۡرَقۡنَا الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا
بِاٰیٰتِنَا ۚ فَانۡظُرۡ کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الۡمُنۡذَرِیۡنَ پس جھوٹھہ جانا قوم نے نوح علیہ السلام کو
پس نجات دی ہمنے نوح کو غرق ہونے سے اور اون لوگونکو کہ ساتھ اوس کے تھے بیچ کشتی
کے اور کشتی والے ساتھ قول صحیح کے اسی مومن تھے مرد اور عورت اور کیا ہمنے اہل کشتی کو رہنے
والی پیچھے ہلاک ہونے والون سے اور غرق کیا ہمنے بیچ طوفان کے اون لوگونکو کہ جھوٹھا
جانا آیتون ہماریکو کہ ساتھ نوح کے تہین یعنی معجزے اوس کے پس دیکھ تو اسے دیکھنے
والے ساتھ نظر عبرت کے کہ کیونکر ہوئے عاقبت ڈرائی ہوون کے یعنی مشرکون کے
قوم نوح کیسے بیچ اس آیت کے تسلی آنحضرت کی ہے اور ڈرانا کفار نابکار کا ثُمَّ بَعَثۡنَا مِنۡ
بَعۡدِہٖ رُسُلًا اِلٰی قَوۡمِہِمۡ فَجَآءُوۡہُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ فَمَا کَانُوۡا لِیُؤۡمِنُوۡا بِمَا کَذَّبُوۡا بِہٖ مِنۡ قَبۡلُ ؕ
کَذٰلِکَ نَطۡبَعُ عَلٰی قُلُوۡبِ الۡمُعۡتَدِیۡنَ پس اوٹھایا ہمنے پیچھے نوح علیہ السلام کے پیغمبرونکو
طرف قوم اونکی کے یعنی ہر ایک کو ساتھ قوم اوسکی کے ہود کو ساتھ قوم عاد کے اور
صالح کو طرف قوم ثمود کے اور ابراہیم کو طرف قوم بابل کے اور شعیب کو طرف اصحاب

ایکہ اور اہل مدین کے پس آئے پیغمبر طرف آنکون انہی کے ساتھ معجزون روشن کے پس
نہی تھے اون پیغمبرون کے کہ ایمان لاوین ساتھ اون پیغمبرون کے کہ پہنچے تھے طرف
اونکی بسبب اوس کے کہ جہوٹہہ جانا تہا یعنی ایمان نلائے تھے ساتھ اوس کے آگے
بعث پیغمبر کے سے یعنی جہٹلانا حق کا عادت کی تھی پہلے بعث کے سے اور بعد بعث
کے بہی اوپر اوسی وتیرہ کے سلوک کرتے تھے مانند اس کے وہ مہر لگا اوپر دلون انکون
گذری ہوئی کے رکہی تہی ہمنے مہر رکہتے ہین ہم اوپر دلون حد سے گذرنے والون کے
یعنی تکذیبون قریش کے ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُوسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَائِهٖ
بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۰ پس اوٹھایا ہمنے پیچھے اون پیغمبرون کے موسیٰ ابن
عمران اور بہائی اوس کے ہارون کو طرف ولید بن مصعب کے یا قابوس کہ فرعون اس
زمانہ کا تہا اور اشراف قوم اوسکی کے ساتھ آیتون ہمارے کے یعنی معجزون روشن کے جیسے
عصا اور ید بیضا پس تکبر کیا قبول کرنے اوس کے سے اور متابعت نہ کی اور تھے وہ
گروہ گنہگار فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۰ پس جسوقت کہ
آیا ساتھ اون کے سخن راست اور درست نزدیک ہمارے سے یعنی موسی علیہ السلام اوپر
اون کے آیا اور سخن حق اوپر اون کے القا کیا اور معجزہ ساتھ اون کے دکہلایا کہا اونہون نے
زیادتی عناد کے سے کہ تحقیق یہ جو لایا ہے تو اور معجزہ نام کیا ہے تو نے البتہ جادو ہے ظاہر
قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ اَسِحْرٌ هٰذَا وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ کہا موسی علیہ السلام
نے کہنے والون اوس قوم کے کو آیا کہتے ہو تم سخن راست اور معجزہ روشن کو اوسوقت
کہ ساتھ تمہارے آیا کہ یہ جادو ہے آیا جادو ہے یہ کہ تم کو دکہلایا مین نے یعنی یہ جادو نہین ہے اور
نہ چھٹکارا نپاوین اور مراد کو نہ پہنچین جادوگر قَالُوْا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا
وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ کہا اشرافون قوم فرعون کے نے موسے
علیہ السلام کو آیا ہے تو ہمارے پاس تو پہیرے تو ہمکو اوس چیز سے کہ پایا ہے ہمنے
اوپر اوس چیز کے باپ دادے اپنے کو مراد عبادت فرعون کی ہے یعنی آیا ہے تو
تو ہم کو پرستش فرعون کے سے باز رکہے تو اور ہووے خاص دونون بہائیونکو بادشاہت
بیچ زمین مصر کے اور نہین ہین ہم خاص تم دونونکو ایمان لانیوالے اور سچ جاننے والے
وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ اور کہا فرعون نے ایک جماعت کو نوکرون اپنے

کہ لاؤ تم میرے پاس ہر جادوگر دانا بیچ فن اپنے کے تا مقابلہ کرے ساتھ موسی کے
پس جادوگرونکو جمع کیا جیسے سورہ اعراف مین مذکور ہوا اور ساتھ وعدون تمام
کے مضبوط کرکر وعدہ کے دن بیچ میدان کے لائے فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُوسَىٰٓ
اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ پس جسوقت کہ آئے جادوگر بمقابلہ موسی علیہ السلام کے
کہا خاص اونکو موسی علیہ السلام نے کہ ڈالو تم وہ چیز کہ ڈالنے والے ہو تم خاص اوسکو
رسیون سے اور لکڑیونسے فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ پس جسوقت ڈالا جادوگرون نے رسیون اور لکڑیون
اپنی کو اور سبب گرمی ہوا کے حرکت میں آئین اور آنکھون مین آدمیون کے سانپ
دکھلائی دیے کہا موسی علیہ السلام نے جو کچھ کہ لائے ہو تم وہ جادو ہے نہ جو کچھ کہ لایا
ہون میں اور لوگ فرعون کے جادو کہتے ہیں اوسکو تحقیق اللہ قریب ہے کہ تباہ
کرے جادو تمہارے کو اور ناچیز کرے تحقیق کہ اللہ نیک نہین کرتا ہے کام تباہ کارون
کے وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۱۰ اور ثابت کرے اللہ اور آگے سے لیجاوے
حق کو یعنی جو کچھ کہ مین لایا ہون ساتھ باتون اپنی کے یعنی ساتھ حکم اور خواہش اپنی
کے یا ساتھ وعدہ نصرت اور غلبہ کے کہ ساتھ میرے کیا ہے اور اگرچہ مکروہ رکھین کافر
اور دشوار آوے اوپر اون کے یعنی اللہ تعالے ساتھ وعدہ نصرت کے وفا کرے
دوستونکو اور مکروہ جاننے دشمن کے سے خطرہ نہین رکھتا اور مثنوی مین ساتھ اس معنی
کے اشارہ ہے ٭ حقتعالی از غم وخشم خصام ٭ کے گذارد اولیا را در مرام
مہ فشاند نور وسگ وعوع کند ٭ سگ ز نور ماہ کے مرتع کند ٭ خس خسانہ میرود بر روی آب
آب صافی میرود بے اضطراب ٭ مصطفے مہ می شکافد نیم شب ٭ ژاژ می خاید زکینہ بولہب
آن مسیحا مردہ زندہ میکند ٭ آن جہود از خشم سبلت میکند ٭ فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ
مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ۭ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ
وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ پس ایمان نلائے ساتھ موسی علیہ السلام کے مگر بیٹے قوم موسی علیہ السلام
کے سے اور وہ اسطرح ہے کہ جب موسی مدین سے بیچ مصر کے آئے بنی اسرائیل کو
طرف خدا کی دعوت کے بوڑھے اور بزرگون نے دعوت نہ قبول کی اور بعضے ساتھ
اوس کے ایمان لائے باوجود ترس کے فرعون سے اور ترس گروہ اپنے کے یعنی

باب اور سرداروں قوم کے سے مراد وہ ہے کہ جماعت ایمان لائے ساتہ موسی کے
باوجودیکہ ڈرتے تھے فرعون سے اور اپنے لوگوں سے یہ کہ عذاب کرے فرعون انکو
یا رجوع کرین باپ اون کے طرف فرعون کے تو پھیرے اونکو طرف کفر کی اور
تحقیق کہ فرعون تکبر کرنیوالا اور طاغی تہا بیچ زمین مصر کے اور غالب اوپر اہل
اوسکی کے اور تحقیق کہ تہا وہ حد سے لیجانے والا بیچ تکبر اور سرکشی کے اس حد تلک
کہ دعوی خدائی کا کیا اور بنی اسرائیل کو بیچ بندگی کے پکڑا وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ
كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ۝ اور کہا موسی علیہ السلام
نے خاص اون مومنوں کو جسوقت آثار خوف کا دیکہا کہ اے گروہ میرے اگر ہو تم
کہ ایمان لائے ہو تم ساتہ اللہ کے اور جانا ہے تمنے کہ پہچانا نفع کا اور دور کرنا ضرر کا اختیار
اوس کے ہے پس اوپر اوس کے توکل کرو اور کام اپنے ساتہ اوس کے چھوڑو اگر ہو تم
مسلمان اور جب موسی علیہ السلام نے اونکو ساتہ توکل کے فرمایا فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا
رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ پس کہا اونھون نے اوپر اللہ کے
توکل کی ہمنے اور اوپر لطف اوس کے کے مضبوط ہوئے ہم اور رجوع اتوکل کرنے
والوں کے نزدیک قبول ہونیکے ہے دعا شروع کی اور کہا اے پروردگار ہمارے
نکر ہمکو جگہ عذاب کی واسطے گروہ ستمگاروں کے یعنی اونکو اوپر ہمارے غالب نکر تو ساتہ
ہاتہ اون کے کے عذاب پانیوالے ہوویں ہم وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ
اور نجات دے ہمکو ساتہ مہربانیکی اور بخشش اپنے کی گروہ کافروں کے سے یعنی قصد اور مکر
اون کے سے یا ملاقات اونکی سی لائے ہین کہ بعد ایمان لانے اس قوم کے ساتہ موسی علیہ
السلام کے اور مشغول ہونے ساتہ بندگی اللہ تعالی کے فرعون نے فرمایا کہ مسجدین کہ
محلوں اور رستوں مین بنی ہوئی ہین ویران کرین اور انکو اداے نماز سے منع کیا اللہ تعالی
نے موسی علیہ السلام کو فرمایا کہ بیچ گہروں کے جگہ عبادت کی مقرر کرین کہ کافر اوپر
عبادت اونکی کے خبردار نہوویں جیسے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى
وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَبَشِّرِ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

× × × × × × × × × ×

اور وحی کی ہمنے طرف موسی کے اور بہائی اوس کے کے یہ کہ پکڑو تم جگہ بازگشت کے واسطے

قوم اپنی کے بیچ شہر مصر کے گہر کر رجوع کرین ساتہ اوس کے واسطے بندگی اللہ کے
اور حکم کیا ہمنے کہ بناؤ تم دونو بہائی اور قوم تمہارے گہرون اپنے کو کہ لیئے ہین تمنے مسجدین
متوجہ قبلہ کی یعنی کعبہ کی کہ موسی علیہ السلام طرف کعبہ کی نماز ادا کرتے تھے اور قایم رکہو
نماز کو بیچ اون مقامون کے اور خوشخبری دی اے موسی مومنونکو ساتہ نجات دنیا
کے اور درجون عقبی کے وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّ
اَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ اور کہا موسی علیہ السلام نے بیچ دعا اپنی کے اے
پروردگار ہمارے تحقیق کہ دیا تونے فرعون کو اور گروہ اوسکے کو وہ چیز کہ ساتہ اوسکے
آرائش کرین لباس اور زیور اور اسباب گہر کے سے بیچ زندگانی دنیا کے ابن عباس
رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ فسطاط مصر کے سے جنت کی زمین تلک وہ پہاڑ کہ بیچ اون
کے معدن سونے اور روپے کے اور جواہرات کے تھے سب ساتہ فرعون کے تعلق
رکہتے تھے اور حکم اوسکا ان سب مکانون مین جاری تھا ساتہ اس سبب کے مال بہت
قبطیون کے تصرف مین آیا تہا اور سب مالدار ہو گئے تہے اور وہ مال سبب گمراہی
اون کے کا ہوا پس موسی علیہ السلام نے بیچ دعا اپنے کے کہا اے پروردگار
ہمارے فرعون اور قوم اوسکیکو زینت اور مال دیا ہے تونے دوسری بار واسطے
عاجزی کے بیچ زاریکے تکرار کے کہ اے پروردگار ہمارے اونکو جو کچہ دیا ہے تو گمراہ
کرین بندون تیرے کو راہ عبادت کے سے اور ساتہ عبادت فرعون کے بلاوین آدمیونکو
رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ
اے پروردگار ہمارے محو کر مال اونکے یعنی صورت اوس مال کی محو کر اور بدل کر ساتہ
اور چیز کے قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ دینار اور درہم اون کے سب پتہر ہو گئے
اور نقش اوسی طرح رہے اور سدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ مال اونکا نقد سے
اور طعام سے اور درخت اور ثمر سب پتہر ہو گئے یہ بہی اون نو معجزون مین سے ایک
معجزہ موسی علیہ السلام کا تہا اور دعا کی اور سخت پکڑا اوپر دلون اونکے کے یعنی مہر
رکہہ اوپر اون کے تو سخت دل ہو دین پس ایمان نلادین موسی نے ساتہ وحی کے
معلوم کیا تہا کہ وہ ایمان نلاوینگے لاچار دعا مانگے کہ دل اون کے سخت کر تو ساتہ
ایمان کے کہلنی والے نہو دین اور ایمان نہ لاوین جب تلک کہ دیکہین عذاب دکہہ

ڈبنے والے کو کہ غرق ہوتا ہے دریائے قلزم مین قَالَ قَدْ اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُکُمَا فَاسْتَقِیْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِیْلَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ کہا اللہ نے تحقیق قبول ہوئے دعا تم دونون بہائیون کے لائے ہین کہ موسے علیہ السلام دعا کرتے تھے اور ہارون آمین کہتے تھے اور کہنے والا دعا مین شریک ہے اسواسطے کہا کہ دعا دونوکی قبول ہوئی پس ثابت رہو تم اوپر دعوت کے اور شتابی نکرو تم کہ طلب کیا گیا تمہارا بیچ وقت اپنے کے ظہور مین آویگا کہتے ہین بعد چالیس برس کے اثر دعا کا ظاہر ہوا اور پیروی نکرو تم بیچ شتابی کے راہ اون لوگون کے کہ کمال نادانی سے نہین جانتے ہین کہ وعدہ اللہ تعالی کا پورا ہوتا ہے بیچ وقت اپنے کے اور جب وقت عذاب اوس قوم کا پہنچا وحی آئی طرف موسی علیہ السلام کے کہ ساتھ قوم اپنی کے مصر سے باہر جا قبطیونکو وقت عذاب کا آیا موسی علیہ السلام ساتھ جماعت بنی اسرائیل کے متوجہ شام کے ہوئے اور اوپر کنارے دریائے قلزم کے پہنچے فرعون ساتھ لشکر کے پیچھے سے پہنچا ساتھ دعا موسے علیہ السلام کے دریا پھٹ گیا اور تفصیل اس واقعہ کی سورہ شعرا مین مذکور ہوویگی القصہ بنی اسرائیل سلامت دریا سے گذرے جیسے کہ حقتعالی فرماتا ہے کہ وَجَاوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْیًا وَّعَدْوًا ط حَتّٰٓی اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآئِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ہ اور پار اوتارا ہمنے بیٹون یعقوب کے کو دریائے قلزم سے سلامت پس پیچھے سے اون کے آیا فرعون اور لشکر اوسکا واسطے ستم کرنیکے اوپر بنی اسرائیل کے اور واسطے باہر لیجانے بیچ جفا اونکی کے پس جب دریا کے کنارہ پہ پہنچے اور گہوڑا فرعون کا اوپر بوتا دین کے کہ جبرائیل سوار تہا بیچ دریا کے آیا لشکریون نے بہی متابعت کی اور سب نے اپنے تئین درمیان دریا کے ڈالا اور فرعون نہین چاہتا تہا کہ دریا مین اوترے لیکن گہوڑا اوس کا لیے جاتا تہا جب تلک کہ جسوقت پایا اوسکو غرق ہونے سے اور جانا کہ ہلاک ہوا اور کہا ایمان لایا مین ساتھ اوس کے کہ نہین ہے کوئی معبود لایق بندگی کے مگر وہ خدا کہ ساتھ دعوت موسے کے ایمان لائے ہین بنی اسرائیل ساتھ اوس کے اور مین مسلمانون سے ہون مدارک مین لایا ہے کہ فرعون نے ایک معنے کو تین بار تکرار کیا نہایت حرص سے کہ اوپر قبول ہونے کے رکھتا تہا اور جب

فوت ہونے وقت کے مقبول ہوئے کیونکہ بیچ وقت کے ایکبار کفایت تہا
اور پیچہے اوس سے کہ فرعون نے یہ بات کہی حق تعالے نے ساتہ جبرئیل کے جواب
مین اوس کے فرمایا آلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ آیا ایمان لاتا ہے
تو اب کہ اختیار نہ رہا اور حالانکہ تو نے بے فرمانی کے آگے اس سے اور حکم پیغمبر میرےکا
یہ سنا تو نے اور تہا تو گمراہ ہونیسے اور گمراہ کرنیوالونسے **مدارک** مین اور
تبیان مین اور **تفسیرون** مین لکہا ہے کہ ایکدن جبرئیل علیہ السلام بیچ
دیوان مظالم فرعون کے آئے اور فتوی اس صورت کا دکہلایا کہ حکم امیر کا کیا ہے بیچ
شان اوس بندے کے نشو نما مال اور نعمت خواجہ اپنے کے سے پاوے اور ساتہ تربیت
اوسکی کے سب بندونسے ممتاز ہووے اور کفران نعمت کا کرے اور دعوی خواجگی کا
اور حکم مالک اپنے کا مانے فرعون نے کنارہ پر اوس فتوی کے اپنے ہاتہ سے لکہا کہ
کہتا ہے ابو العباس ولید بن مصعب کہ سزا اوس بندی کی کہ اوپر مالکیت انکے
بیفرمان اور نعمت اوسکی مین کافر ہووے وہ ہے کہ اوسکو بیچ دریا کے غرق کرین
جبرئیل علیہ السلام نے اوس خط کو لے لیا اور اوس جگہ کہ فرعون بیچ گرداب فنا کی
گرا اور اظہار ایمان اپنے کا کرتا تہا جبرئیل علیہ السلام نے وہ خط ساتہ اوس کے
دکہلایا کہ تیرے فتوے پر عمل کیا ہے فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْكَ بِبَدَنِكَ پس آج کے دن
نجات دیتے ہین ہم ساتہ بدن تیرے کے پانے سے یعنی سب قوم تیری بیچ قعر دریا
کے ہین ہم بدن تیریکو اوپر روے دریا کے لاوین ہم لائے ہین کہ جب فرعون اور
قوم اوسکی غرق ہوئی بنی اسرائیل کو دغدغہ ہوا کہ فرعون موا نہین ہے اور مبادا
کشتیان تیار کرکے لشکر کو دریا سے اوتاریگا اور پیچہے سے ہمارے آویگا حق تعالی فرعون
کو اوپر روے دریا کے لایا ساتہ زرہ کے کہ پہنے ہوئے تہا اور لوگ اوسکو پہچانتے تھے تو
بنی اسرائیل نے فرعون کو مردہ دیکہہ کر تسلی پائے اور **زاد المسیر** مین لایا
ہے کہ باقیماندہ قوم فرعون کی کہ مصر مین تھی غرق ہوئی اوسلیکو یقین نہ رکہتے تھے اور
کہتے تھے فرعون بیچ جزیرہ کے ساتہ شکار مرغ و ماہی کے مشغول ہے اللہ تعالی نے
دریا کو وحی کی کہ فرعون کو اوپر کنارے کے ڈالے تو مصر والے دیکہین پس دریا نے
اوسکو اوپر زمین بلند کے ڈالا ایسا کہ سب لوگون نے اوسکو دیکہا اور اوپر ہر تقدیر کے

تجکو دریا سے نکالیں ہم لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً تو ہو وے واسطے اوس کسیکی کہ
پیچھے تیرے آدمی نشانی تو ساتھ تیرے عبرت پکڑے اور جانے کہ بندہ دور ہا الاہیت
سے بندہ کہ اپنے تئیں گرداب میں غرق ہونے سے نہ بچاوے کیوں آواز أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ
کی یعنی میں ہوں پروردگا تمہارا بلند اور بیچ کان خلق کے پہنچاوے ۵

عاجزی کو اسیر خواب و خور است ٭ لاف قدرت زند چہ بیخبر است ٭
آنکہ در نفس خود زبون باشد ٭ صاحب اقتدار چون باشد ٭

وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ آيَاتِنَا لَغَافِلُونَ ۵ اور تحقیق کہ بہت آدمیوں سے نشانیوں
قدرت ہماری سے بیخبر ہیں اونکو بیچ اوس کے نہ فکر ہے اور نہ اوس سے ڈرہے وَلَقَدْ
بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مُبَوَّأَ صِدْقٍ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ فَمَا اخْتَلَفُوا حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْعِلْمُ
اور تحقیق ہمنے جگہ دی بیٹوں یعقوب کے کو بعد ہلاک ہونے فرعون کے سے اور قوم اوسکی
سے جاے سزاوار اور شایستہ اور وہ ولایت شام کی تہی پیچہے اوس صدق آور رزق
دیا ہمنے اونکو یعنی بیچ یثرب کے جگہ دی اور خرمائے تر اور خشک روزی دی ہمنے
اوپر اون کے پاکیزہ چیزوں سے اور ساتھ قول بعضوں کے اسجگہ مراد بنی اسرائیل سے یہود
زمانہ پیغمبر کے ہیں کہ اونکو یثرب میں جگہ دی اور روزی دی خرماے تر و خشک سے پس اختلاف کیا
اونہوں نے بیچ حکم دین اپنے کے یا بیچ شان محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوسوقت تلک کہ ساتھ
اون کے آیا علم توریت کا اور احکام اوسکا بیچ اوس کے اختلاف کیا ساتھ تاویل کی
إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۵ تحقیق کہ پروردگار تیرا حکم
کرے درمیان اون کے دن قیامت کے بیچ اوس چیز کے کہ تہے کہ از روے عناد کے
یا جہل کے بیچ اوس چیز کے اختلاف کرتے تہے حکم توریت کے سے یا حکم پیغمبر کے سے
فَإِن كُنتَ فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكَ
پس اگر ہے تو بیچ شک کے اوس چیز سے کہ بہیجی ہے ہمنے طرف تیرے قصوں اور احکاموں سے
پس پوچھ تو اون لوگوں سے کہ پڑہتے ہیں کتاب کو آگے تجہسے یعنی اہل کتاب سے کہ یہ اوترا
ہوا تحقیق ہے نزدیک اون کے اور ثابت ہے بیچ کتاب اونکی کے خطاب طرف
آنحضرت کے ہے اور مراد امت ہیں اور زاد المسیر میں لایا ہے کہ اِن بمعنی ما
نافیہ کے ہے یعنی تو بیچ شک کے نہیں ہے لیکن واسطے زیادتی بصیرت کے سوال

ع ۹ ۱۴

کر اہل کتاب سے کہ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ۔
تحقیق کہ آیا ساتھ تیرے بیان راست اور درست پروردگار تیرے کے طرف سے
پس نہو تو شک لانے والون سے صحیح ترین قولون کا وہ ہے کہ مانند اس مخاطبات
کے ظاہر خطاب طرف پیغمبر کے ہے لیکن مخاطب سوائے اون کے اور لوگ ہین
اسواسطے کہ ذات پاک آنحضرت کی معصوم اور محفوظ ہے شک اور شبہہ سے بیچ
اوس چیز کے کہ نازل ہوئی ہے اور اسی قبیل سے یہ خطاب دوسرا کہ وَلَا تَكُونَنَّ
مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ اور نہو تو اون لوگون سے
کہ جہوٹھ جانا اونھون نے خاص آیتون اللہ کیکو کہ قرآن ہے پس ہتو وے تو اگر جہوٹھ
جانے زیان کرنے والون سے اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔
تحقیق کہ وہ لوگ کہ واجب ہوا ہے اوپر اون کے قول پروردگار تیرے کا یعنی وہ قول کہ
لوح محفوظ مین لکہا ہے کہ وہ ساتھ کفر کے مرین اور فرشتونکو ساتھ اوس قول کے
خبر دی ہے اور کہا ہے کلمہ وہ ہے لاملان جہنم باہولاء فی النار ولا ابالی اور اوپر
ہر تقدیر کے جو کلمہ اوپر اون کے ثابت ہوا ایمان نہین لاتے اسواسطے کہ کلمہ اللہ تعالی
جہوٹا نہین ہے وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ اور اگرچہ آوے اوپر
اون کے ہر آیت جب تلک کہ دیکہین عذاب دُکہہ دینے والا کہ نامزد اونکا ہوا ہی
اور بعد اوترنے عذاب کے اونکو ایمان نفع نہ پہنچاوے جیسے کہ قوم فرعون کو اور اسنون
گذری ہونکو فائدہ نہ کہا ایمان یا امید کا فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ
لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ تبیان مین لایا ہی کہ اکثر نحوی اوپر اسکے ہین کہ
لولا اسجگہ کہ بمعنی ما ہ نافیہ کے ہی یعنی نہ تہے رہنے والے گانوکے شہر گنہگار و نسے کہ وقت اوترنے
عذاب کے ایمان لائے پس فائدہ پہنچاوے اہل دیہہ کو ایمان اونکا بیچ اوس وقت کے مگر قوم
یونس علیہ السلام کی کہ وہ اوس وقت ایمان لائے اوٹھایا ہمنے اور لیگئے ہم اون سے
عذاب رسوائی کا بیچ زندگانی دنیا کے اور فائدہ مندی دی ہمنے اونکو تا وقت پہنچنے
اجل اونکی کے اور **قصہ** یونس علیہ السلام کا بطور مختصر کے اسطرح ہے کہ اللہ تعالی نے
اوسکو اوپر اہل نینوی کے کہ زمین موصل کے سے تعلق رکہتا ہے بہیجا اوس نے مدت
تلک اون لوگونکو طرف اللہ کی دعوت کی اونھون نے انکار کیا اور اوسکو آزردہ

رکھا آخر عاجز آیا اور کہا الٰہی قوم میری نے مجکو جھٹلایا پس بھیج تو اوپر اون کے عذاب
اللہ تعالےٰ نے قبول کیا اور کہا خبر دی قوم اپنی کو کہ بعد تین دن کے یا چالیس دن کے عذاب اوپر
تمہارے اوترے گا یونس علیہ السلام نے اونکو خبر دی اور درمیان قوم کے سے باہر گیا
اور ایک غار پہاڑ کے مین چھپا جب وقت وعدہ کا نزدیک پہنچا اللہ تعالی نے ساتھ
مالک دوزخ کے خطاب کیا کہ برابر ایک خردل کی سموم دوزخ کی سے ساتھ اس قوم کے
بھیج مالک نے فرمان اللہ کا بجالا کر اوس سموم کو ساتھ صورت ابر سیاہ کے یا دھوئین کے
اور چنگلسی آگ کی گرد شہر نینوی کے استادہ کیا اہل شہر نے جانا کہ یونس علیہ السلام
سچا تہا رجوع طرف بادشاہ اپنے کے ہوئے وہ بادشاہ بڑا عقلمند تہا اوس نے کہا
یونس علیہ السلام کو بلاؤ لوگون نے حضرت یونس علیہ السلام کو بہیترا ڈہونڈا وہ نملے
بادشاہ نے فرمایا کہ اگر یونس چلے گئے تو وہ جس خدا کی طرف دعوت کرتے تھے وہ خدا
باقی ہے اور وہ جاننے والا اور سننے والا ہے اب اس کے سوا اور کچھ تدبیر نہین کہ
اپنی عاجزی اور گڑگڑانا اوسکی درگاہ مین ظاہر کرین بادشاہ نے ایک ٹاٹ کا کپڑا
پہنا اور ننگے سر اور ننگے پاؤن بیابان کو چلا اور اسی طور سے سب رعیت جنگل مین
آگئی تمام مرد عورت چھوٹے بڑے اللہ تعالی کی درگاہ مین فریاد کرنے لگے اور بچونکو
اونکی ماؤن سے جدا کر دیا اور خالص نیت سے سب اکٹھے پکارے کہ بارخدایا جو یونس نے
کہا ہم اوسکا یقین کرتے ہین تاریخ پہلی بقرہ عید سے محرم کی دسوین تاریخ تک یوہین
وہان بیٹھے رہے اور ان چالیس دن تک اپنے عجز و بیچارگی سے تھمی نہین اللہ
تعالی سے اپنی عاجزی کرتے رہے ~ چارۂ ما ساز کہ بے یاوریم +
گر تو برانے بکہ او آوریم + بعضے کہہ رہے تھے کہ الٰہی ہمسے یونس نے کہا تہا کہ ہمارے
خدا نے کہا ہے کہ بردے خرید کے آزاد کرو ہم تیرے بندے ہین اپنے کرم سے
تو ہمین عذاب سے آزاد کر بعضے عاجزی کرتے تھے کہ الٰہی ہمین یونس نے کہا تہا کہ
خدا نے فرمایا ہے عاجزون اور تہکے ہوؤنکا ہاتھ پکڑو وہم بیچارے اور عاجز ہین تو اپنے
فضل سے ہمارا ہاتھ پکڑ کسی طرف سے یہ آواز آتی تھی کہ اے پروردگار یونس نے تیرا
قول ہمسے بیان کیا تہا کہ جو تم پر ظلم زیادتی کرے تم اوس سے درگذر کرو ہمنے اپنے
گناہون سے اپنے پر ظلم کیا ہے معاف کر کسی جانب لوگ کہہ رہے تھے کہ خدا یا

یونس نے ہم سے کہا تہا کہ خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ مانگنے والونکو خالی نہ پہیرو ہم
تیرے در پر مانگنے آئے ہین ہمین رد نکر ٭ قاضی حاجات درویشان و محتاجان توئی
پس رد اکن از کرم حاجات بسیاری ہمہ ٭ غرض چالیسوین دن کہ روز جمعہ سوین
تاریخ محرم کی تہی اونکی دعا قبول ہوئی اور وہ اندہیرا ابر کا جاتا رہا رحمت الہی ہوگئی یونس
علیہ السلام چالیسوین روز نینوی کی طرف آئے اور لوگونکی خبر پوچہا چاہتے تھے
جب شہر کے قریب آئے اور معلوم ہوا کہ عذاب کے بدلے اون پر رحمت ہوگئی بہت
انکو رنج ہوا کہ مین تو انکو عذاب سے ڈراتا تہا اب مین ان کے پاس جاؤنگا یہ جہٹلائینگے
مجکو سو جنگل کی طرف چلے گئے اور اون کے دریا مین جانے اور مچہلی کے پیٹ مین
قید ہونیکا سورہ انبیا اور سورہ صافات مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ
لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا اور جو تیرا رب چاہتا تو بیشک یقین کرتے
جو دنیا مین ہین سب اکہٹے **فائدہ** حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت
چاہتے تھے کہ قوم ایمان لے آوے جب وہ ایمان نلاتے تھے تو آپکو بہت رنج ہوتا
تہا آپکی تسلی کے لیئے اللہ تعالی نے یہ آیت شریف نازل کی اور ایمان لانا اپنے ارادہ
سے متعلق رکہا اور فرمایا اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝
کیا زبردستی کرتا ہے لوگون پر کہ ایمان لے آوین میرے بن چاہے **فائدہ** یہ آیت
شریف منسوخ ہے قتال کی آیت سے وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ
وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ اور کوئی ایمان نہین لاتا مگر اللہ تعالی کے
ارادے اور توفیق اور اوس کے حکم سے اور خدا تعالی غضب بہیجتا ہے اون پر
جو سمجہتے نہین اوسکی دلیلین اور نشانیان قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ کہہ دے اے محمد صلعم مشرکونکو جو
نشانیان طلب کرتے ہین کہ دیکہو دلکی بصیرت سے یا سر کے آنکہون سے کہ کیسے
کیسے عجایب ہین پیدائش کی آسمانو نمین اور کیسی کیسی عجائب ہین قدرتکی زمینو نمین
تو تمکو معلوم ہو جائے اللہ کی صنعت کا کمال اور اوس کے علم و حکمت کا جلال اور
نہین ہٹاتین اللہ تعالی کے عذاب کو نشانیان اور رسولون کے کلام اون قوم سے
جو اللہ تعالی کے علم و حکمت مین ہین کہ ایمان نہین لائینگے فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ

أَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِهِمْ قُلْ فَانتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ ٥
یہ مشرک راہ نہین دیکھتے مگر دنون کے یعنی واقعون کے اون لوگون کے جو ان سے
پہلے گذرے ہین جیسے قوم عاد وثمود واصحاب ایکہ واہل موتفکہ اور واقعہ سے مراد
عذاب ہے کہدے کہ راہ دیکھو عذاب کی تمپر نازل ہوگا اور مین بھی تمہارے ہلاک
ہونیکا منتظر ہون ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا كَذَٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنجِ الْمُؤْمِنِينَ
پھر نجات دی اپنے رسولونکو جب اون کے جھٹلانے والون پر عذاب آیا اور ہمنے
نجات دی اون لوگونکو جو ہمارے پیغمبرون پر ایمان لائے جیسے کہ نجات دی ہمنے
رسولون کو اور اون کے تابعدارون کو ہمارا وعدہ سچا اور ٹھیک ہے مشرکونکے ہلاک
کرنیکے وقت کہ نجات دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اون کے اصحاب کو قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِن كُنتُمْ فِي شَكٍّ مِّن دِينِي فَلَا أَعْبُدُ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ أَعْبُدُ
اللَّهَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ٥ وَأَنْ أَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ
حَنِيفًا وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ٥ کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے مکے
والو اگر تمکو میرے دین مین شک ہے تو مین بیان کرتا ہون اپنا دین تمسے کہ مین
نہین عبادت کرتا اونکی جنکی تم پرستش کرتے ہو یعنی بت اور فرشتون کے سوائے
اللہ تعالی کے لیکن مین اوسکی عبادت کرتا ہون جو تمکو مار ڈالتا ہے **فائدہ** مار ڈالنے
کا لفظ انکی تہدید اور ڈرانیکے واسطے ہے کہ مشرکونکا مرنا اون کے عذاب کی میعاد
ہے اور مجکو اللہ تعالی کا حکم ہے کہ مین یقین لانے والونسے ہون اللہ کے حکمون پر
اور نبیون کے اخبار پر اور مجکو حکم ہے یا مجکو وحی ہے کہ قائم رکھ اپنے عملونکو یعنی خالص
کر واسطے دین کے اور سب دینون سے دین اسلام کی طرف رجوع ہوا ہون اور نہوئیو
شرک لانے والونسے **فائدہ** یہ خطاب سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور لوگونکی طرف ہے وَلَا تَدْعُ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِن فَعَلْتَ
فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظَّالِمِينَ ٥ اور نہ پکار سوا اللہ تعالی کے اوس شے کو جسکا پکارنا تجھے نفع نہ دے
اور نہ کچھ ضرر دے جو اوسکو نہ پکارے تو سو اگر تونے ایسا کیا یعنے اوس چیز کو جو نفع نہ دے
اوسکو پکارا تو اوسوقت تو ظالمون سے ہوگا اس لیے کہ اوسکو پکاریگا جسکو نہ پکارنا چاہیے
وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ

ع ۱۰ ۱۱ ۱۵

لِفَضۡلِهٖ يُصِيۡبُ بِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ اور اگر تجکو خدا پہنچاوے کوئی بیماری یا کوئی سختی یا فقر تو کوئی اوس کا دفع کرنیوالا نہین سوا اللہ تعالی کے اور جو وہ چاہے تیری صحت یا راحت یا تونگری تو اوس کے فضل کا کوئی روکنے والا نہین **فائدہ** فلا راد لہ کی جگہ جو لفضلہ کہا یہ اسبات پر دلیل ہے کہ اللہ تعالی فضل کرنیوالا ہے اپنے بندون پر خیر کے ارادے سے باوجود بندون کے بے مستحق ہونیکے

ف درویش تو در مصلحت خویش چہ دانی ؛ خوش باش گرت نیست کہ بی مصلحتے نیست

اپنا فضل پہنچاتا ہے جسپر چاہتا ہے اپنے بندون سے اور وہی بخشنے والا ہے سو اپنے گناہون کے سبب اوسکی بخشش سے ناامید نہو اور مہربان ہے اوسکی عبادت سے اوسکی رحمت کی امید رکہو قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَكُمُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكُمۡ ۚ فَمَنِ اهۡتَدٰى فَاِنَّمَا يَهۡتَدِىۡ لِنَفۡسِهٖ ۚ وَمَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيۡهَا ۚ وَمَاۤ اَنَا عَلَيۡكُمۡ بِوَكِيۡلٍ کہدی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ای لوگو بیشک تمہارے پاس آیا کلام ٹہیک ٹہیک یا پیغمبر سچا تمہارے پروردگار کے پاس سے اور تمکو کچہ عذر کی جائے نہین رہی جسنے راہ پائی ایمان اور بندگی کی سو بیشک اُسنے اپنی جان کے واسطے راہ نفع کی پائی اور جو گمراہ ہوا اوسکا وبال اوسکی جان پر ہے اور مین تمہارا نگہبان نہین ہون **فائدہ** اس آیت شریف کے وسیاطی کے نزدیک آیت سیف ناسخ ہے وَاتَّبِعۡ مَا يُوۡحٰۤى اِلَيۡكَ وَاصۡبِرۡ حَتّٰى يَحۡكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيۡرُ الۡحٰكِمِيۡنَ اور پیروی کر اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوس چیز کے جو وحی کیجاوے طرف تیرے یعنی بجا لا اور پہنچاوے اور صبر کر اوپر دعوت کے اور جو تجکو ایذا پہنچے اوسپر صبر کر جبتک حکم کرے اللہ تعالے تیری مدد کا یا بت پرستون کے قتل اور کافر کتابی کے جزیہ کا اور وہی ہے بہت اچہا حکم کرنیوالا سو واسطے کہ اوس کے حکم مین ظلم و زیادتی و طرفداری نہین ہے یا اس لئے کہ سب بہیدون سے واقف ہے کچہ گواہ شاہدون کی حاجت نہین رکہتا

✚ ✚ ✚ ✚ ✚ ✚ ✚ ✚ ✚

سُورَةُ هُودٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ | بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ | مِائَةٌ وَثَلٰثٌ وَعِشۡرُوۡنَ اٰيَةً

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اُحۡكِمَتۡ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتۡ مِنۡ لَّدُنۡ حَكِيۡمٍ خَبِيۡرٍ ۙ حروف مقطعہ نسبت

اصطلاحی وضعی وعرفی کے مفہوم المراد نہین یعنی انکی مراد کا حقہ نہین معلوم ہو سکتی تو
ایک بہید چہپا ہوا ہے اور اسی قول کی تائید ہے کہ شعبی سے جو مقطعات کے معنی
پوچہے لوگون نے تو اونہون نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا بہید ہے اسکے درپے نہو اور
بعضے کہتے ہین کہ الرٰ کے معنی ہین کہ انا اللہ ارٰی یعنی مین ہون خدا دیکہتا ہون بندونکی
بندگی اور گناہگارون کے گناہ اور موافق اعمال کے جزا دونگا تو اسمین وعدہ اور
وعید دونون ہین یہ کتاب ہے ایسی کہ مضبوط ہین اوسکی نشانیان دلیلون اور حجتون
سے یا مضبوط ہے نظم محکم سے جیسے ایک بنا ایسے جسکو خلل اور نقصان نہین پہر جدا
کی گئی ہے سورہ سورہ اور آیہ آیہ یا تفصیل سے بیان ہے اوسمین اوسکا جسکے بندونکو
حاجت ہے ایسی کی طرف سے جو حکم کرنے والا ہے یا حکمت بخشنے والا ہے سب
چیزونکو خوب جانتا ہے ﴿أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ﴾
اسواسطے کہ نہ بندگی کرو کسیکی سوائے خدا تعالیٰ کے مین تمکو اوسکے حکم سے ڈرانے
والا ہون کہ تم شرک کروگے تو عذاب ہوگا اور خوشی سنانے والا ہون جو اوسکی توحید
کروگے اور ایمان لاؤگے تو ثواب ہوگا ﴿وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ
يُمَتِّعْكُم مَّتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ﴾ اور دوسرے حکم اور تفصیل
آیات اسواسطے ہے کہ اپنے رب سے بخشش مانگو کہ تمہارے گناہ گذرے ہوئے بخشدے
پہر توبہ کرو اوسکی درگاہ مین کہ آیندہ کو گناہ نہوں تو اللہ تعالیٰ تمکو بہت اچہی طرح رکہے
یعنی عمر دراز بخشے کہ تمسے لوگونکو نفع ہو یا تمکو تندرست اور امن وامان مین رکہے آخر
عمر تک جو مقرر ہوگئی ہے **فائدہ** محقق کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا متاعا حسنا
وہ یہ ہے کہ جو نعمت ملجائے اوسمین راضی ہو اور جو تکلیف پہنچے اوسپر صبر کرے اور
امام قشیری نے کہا ہے کہ متاع حسن کہ اوس کے ہاتہ سے لوگون کے کام نکلین اور
حاجتین روا ہوون اور تاکہ دیوے اللہ تعالیٰ ہر فضل رکہنے والیکو دین مین اوس کے
فضل کا اجر اور ثواب دنیا مین بہی اور عقبے مین بہی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین کہ ذو فضل وہ شخص ہے جسکی نیکیان زیادہ ہون برائیون سے بعضے
کہتے ہین ذو فضل وہ ہے کہ جسکے نام دیوان ازل مین فضل لکہا گیا ہے ﴿وَإِن تَوَلَّوْا
فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ﴾ اور جو تم اے کافرو اسلام سے پہر جاؤ یا

میرا کہنا نمانو تو مین ڈرتا ہون کہ تمکو قیامت کے دن عذاب ہوگا اور یوم کبیر کتاب
تفسیر ثعلبی مین لکہا ہے روز جنگ بدر سے مراد ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ
جو کفار پر قحط ہوا تہا کہ مُردے اور مردار کہاتے تھے اوس سے مراد ہے اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اوسیکی طرف پہر کے جانا ہے اور وہی پہر لیجانے اور ثواب دینے
اور عذاب کرنے پر سب چیزون پر قدرت رکہتا ہے فائدہ لکہا ہے کہ بعض مشرکون
نے جو حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عداوت رکہتے تھے دلمین اور مصلحت
وقت کے سبب اوسکو چہپاتے تھے ایک دن آپسمین بات کرکے کہا کہ جو ہم محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کی عداوت مین پیروی ڈال لیوین اور اپنے تئین کپڑون مین چہپا لیوین اور
اپنے سینون مین عداوت رکہین تو کسیکو کیا خبر ہوگی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل
کی اَلَاۤ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ
يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ جانو یہ کافر اپنے سینونکو دوہرا کرتے
ہین میرے حبیب کی عداوت مین یعنی خوب چہپاتے ہین کہ خدا تعالیٰ نجانے جانو کہ
جسوقت یہ کپڑے اوڑہکر اپنے بچہونے پر ہوتے ہین خدا تعالیٰ جانتا ہے جو دلونمین
چہپاتے ہین اور جو زبان سے بیان کرتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چہپا اور ظاہر
ایک سا ہے بیشک وہ خوب جانتا ہے دلونکی باتین اور بعضے کہتے ہین کہ ذات الصدور
دلونکی [illegible] خدا تعالیٰ اون کے بہید جانتا ہے ع اسے کہ در دل نہان کنی بسری
[illegible] فائدہ [illegible] آیت شریف کی شان نزول مین
[illegible] اخنس بن شریق کے باب مین نازل ہوئی ہے وہ ایک شخص لسان
شیرین زبان تہا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت مین حاضر ہوا
کرتا تہا اور خوشامد کی باتین کیا کرتا تہا اور اپنی دوستی اور محبت جتایا کرتا تہا ظاہر اسکا
اچہا دکہائی دیتا تہا اور باطن مین اوسکا بہت برا تہا اللہ تعالیٰ نے اوسکی باطن کی پلیدی
سے خبر دی کہ کوئی اوس کے ظاہر پر خیال کرکے اوس کے باطن سے غافل نرہے
شیخ طریقت نے فرمایا ہے کہ منافق کی مثال سانپ کی سی ہے کہ اندر تو زہر بہرا ہے
اور باہر خوبصورت ہے شعر مصور رفتہ ظاہر مدار و اعتبار [illegible] باطنی باید [illegible]
وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا

وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ۝ جو زمین میں چلنے والے ہیں سبکی روزی اللہ تعالی کے
اوپر ہے اوس کے فضل اور رحمت سے اور وہ جانتا ہے اوسکا ٹہکانا زندگی میں اور بعد
مرنیکے اور یہ سب جاندار اور اونکی روزی اور ٹہکانا اونکا لکہا ہوا ہے کتاب روشن
یعنی لوح محفوظ میں فائدہ اس آیت شریف میں جو کلمہ علی اللہ کا ہے لکہا ہے
کہ علی وجوب پر دلالت کرتا ہے اور شریعت میں واسطے تحقیق کے ہے یعنی تحقیق اصل
روزی کی اللہ ہی کیطرف سے ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ علی بمعنی من ہے یعنی اللہ
ہی کی طرف سے روزی ہے یا بمعنی الی ہے یعنی سبکی روزی اوسیکی طرف سونپی
گئی ہے کہ اگر وہ چاہے فراخ کرے اور چاہے تنگی کرے اور مستقر کو لکہا ہے صاحب
کشاف نے کہ وہ رہنے کی جگہہ ہے زمین میں اور ہوا میں اور پانی میں اور مستودع
کے معنی ہیں باپ کی پشت اور شکم میں اور انڈے میں رہنے سے وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا
وہی ہے ایسا جس نے پیدا کیے آسمان اور زمین چھ روز میں دنیا کے دنوں سے کہ اتوار
شروع کیے روز جمعہ تک سب پیدا کر دیے اور انکے پیدا کرنے سے پہلے اوسکا عرش
تہا اوپر پانی کے تاکہ آزمایش کرے تمہاری یعنی تمسے معاملہ آزمانے والونکا کرے کہ
ظاہر ہو جاوے کہ کون اچھا عمل کرتا ہے یعنی شکر کرتا ہے کہ اس سے نعمت زیادہ ہوتی ہے
یا تصدیق کرتا ہے اسکی کہ عرش اوپر پانی کے ہے اور پانی ہوا پر ہے فائدہ لکہا ہے
کہ اللہ تعالی نے پیدایش کی شروع میں یاقوت سبز پیدا کیا [illegible] اوسکے
دیکہا تو وہ پانی ہو گیا پہر اللہ تعالی نے ہوا کو پیدا کیا [illegible] رکہا اور عرش کو
اوس پانی پر جگہہ دی اور اس رکہنے میں [illegible] پانی پر اور پانی کے ہوا پر اللہ کے
بندے جو فکر والے ہیں اونکو بڑی نصیحت ہے وَلَئِن قُلْتَ إِنَّكُم مَّبْعُوثُونَ مِن بَعْدِ الْمَوْتِ
لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝ اور اگر کہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اپنی قوم کو کہ بیشک تم اوٹہائے جاؤگے مرنیکے پیچہے تو کہینگے وہ جو ایمان نہیں لاتے
کہ یہ تو جادو ہے ظاہر وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا
يَحْبِسُهُ أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ع ۱
اور اگر ہم ڈہیل کریں اون کے عذاب میں جسکا وعدہ ہمنے کیا ہے گنتی کے وقت تک

تو ٹھٹھے سے کہین کہ عذاب کیون نہین آتا کس نے روک رکھا ہے ہوجا لو کہ جس
دن عذاب اونپر آئیگا یعنی جنگ بدر مین وہ ڈرکا نہین رہنے کا ان سے کسی طرح
دور نہو گا اور گھیر لیگا انکو جسکا یہ جہالت سے ٹھٹھا کرتے تھے اور اوسکی جلدی کرتے
تھے **فائدہ** دمیاطی نے فرمایا ہے کہ مراد اس عذاب سے حضرت جبرئیل علیہ السلام
کا قتل کرنا ہے ٹھٹھا کرنیوالونکو جیسا کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے انا کفیناک المستہزئین
اسکا ذکر سورہ حجر مین ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور فرمایا وحاق ہم حاق صیغہ ماضی کا
ہے بجائے صیغہ مضارع کے سواسلئے کہ اوس کے ثبوت پر دلالت کرے گیا گھیر ہی
لیا ہے وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ اور اگر ہم آدمی
کو نعمت ورحمت دیکر اپنے پاس سے پھر لیلیوین اوس سے تو بیشک وہ ناامید ہوتا
ہے بیصبری کے سبب اور ہمارے کرم پر بھروسا نکرنیکے سبب ناشکرا ہے اوس
نعمت دی ہوئی کا وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ
عَنِّيْ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ
اور اگر ہم چکھادین انسان کو بہتیری یعنی تندرستی اور تونگری بعد سختی کے یعنی بیماری
یا تنگدستی کے پیچھے البتہ کہتا ہے وہ کہ گئین برائیان مجھسے یعنی مصیبت اور تکلیف میری جاتی رہی تحقیق آدمی
بہت خوش اور مغرور ہوتا ہے نعمت سے اور اتراتا ہے اور یہ خوش ہونا اور اترانا اسکو غافل کرتا ہے نعمت کے شکر کرنے
سے مگر جنہون نے رنج وتکلیف مین صبر کیا اور اچھے عمل کیے یعنی اسکا شکر بجالائے نعمت مین اور صبر کیا تکلیف
مین تو اونہین کے واسطے ہے گناہ معاف ہونے اور بڑا ثواب کہ جسکا تھوڑا بھی
تھوڑا بہشت ہے **فائدہ** شیخ العالم نے فرمایا ہے کہ بہشت مین ایک ایسی نعمت
ہے کہ ساری جنت کی نعمتین اوس کے مقابل مین کچھ بھی نہین وہ کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ
کا دیدار ہے **فائدہ** لکھا ہے کہ کفار عرب دشمنی کے سبب اور ٹھٹھے کی رو سے کہتے تھے
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ خدا نے خزانہ کیون نہ یا فرشتے
کیون نہ بھیجے کہ ورسول ہونیکی گواہی دیتے ایسی باتون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو رنج ہوتا تھا اللہ تعالیٰ نے آپکے خوش کرنیکو کہ آپنے پیغام ہمارا پہنچا دیا اور ان کے
قبول اور رد کرنیکا کچھ خیال نکرو یہ آیت شریف نازل کی فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ
بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ

تارک اِنَّمَا اَنْتَ نَذِیْرٌ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْلٌ ۝ تو شاید کہ تو چھوڑ
دینے والا ہے کچھ اوسمین سے جو تجھپر وحی ہوئی ہے یعنی تو نکو برا کہنے کو اور تنگ ہوتا ہے
اوس کے ظاہر کرنے مین اس خوف سے کہ کافر کہینگے کیون نہ اوترا اوسپر خزانہ کہ
لوگونکو ویکر تابعدار بناتا اور کیون نہ آیا اوس کے ساتھ فرشتہ کہ گواہی نبوت کی دیتا سو تو
ڈرانے ہی والا ہے تجھپر تو ڈرا دینا ہے اوسمین کچھ تیرا قصور نہین اون کے رد و انکار
سے کیون تنگ ہونا چاہئے اللہ تعالی ہر شے پر وکیل ہے یعنی گواہ ہے یا نگہبان
ہے یا کارگذار اسکا جو اوسے کام سونپے اور نگہبان اوسکا جو اپنے تئین اوسکو سونپ
دے بس اوسپر توکل کر اور دشمنون اور حاسدون کے کہنے پر نجا **فائدہ** آیت شریف
مین جو فلعلک آیا استفہام کا امام ماتریدی کہتے ہین یہ استفہام بمعنی نہی ہے یعنی چھوڑ نہیں
اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَیٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ بلکہ کافر کہتے ہین آپ گہڑ لیتا ہے جو
کہتا ہے وحی ہوئی یعنی قرآن آپ بناتا ہے تو کہو کہ لاؤ تم دس سورتین تو قرآن شریف
کے مانند بیان مین جس نظم مین اپنی بنائی ہوئی یعنے تمہارے گمان مین ہے کہ قرآن شریف
آپ بنا سکتے ہین اور مجھپر گمان کرتے ہو کہ آپ بناتا ہے تم کہ عرب کی فصیح اور خوش
بیان ہو چاہئے کہ تم بھی بنا سکو ایسا کلام بلکہ تم مجھسے زیادہ قادر ہو کہ تم قصے اور اخبار
جانتے ہو اور انشا اور اشعار سے واقف ہو شاعر ہو بڑے بڑے اور اپنی مدد کو بلا لو
جسکو بلا سکتے ہو قرآن شریف کے مقابلہ کو سوا خدا تعالے کے اگر تم سچے ہو اس کہنے مین
کہ قرآن آپ بناتا ہے اور جب کفار عرب اس کے جواب سے عاجز ہوئے کہ دس سورتین
بنا کر نلا سکے تو دوسری آیت نازل ہوئی کہ فاتوا بسورة من مثله اور یہ ایک سورة
بھی نلا سکے اور انکا عجز سب پر ظاہر ہوا فَاِلَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ
وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ پھر یہ اگر نہ قبول کرین ایک سورة بھی لا نی
تو جانلو کہ جو نازل ہوا ہے اللہ تعالے کے علم سے ہے یعنی اللہ تعالی کا وہ علم خاص
جس سے بندونکی مصلحتین جانتا ہے اور جو انکی دنیا اور آخرت مین کام آوے اور جانلو
کہ کوئی معبودی کے لایق نہین ہے مگر وہی کہ جانتا ہے جس کو کوئی نجانے اور کر سکتا
ہے جو کوئی نکر سکے پھر اسے تم ہو اسلام پر ثابت استفہام بمعنی امر ہے یعنی ثابت ہو اسلام

پھر جب جان لیا کہ قرآن شریف اللہ کا کلام ہے فائدہ لکم ضمیر جمع کی تعظیم کے لئے
اور مخاطب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ مخاطب مومن
ہیں کہ یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت میں کافروں سے کہتے تھے کہ تم
کلام الہی کو بنایا ہوا کہتے ہو تو تم بھی ایسا بنا لاؤ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا
نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝ جو شخص اپنی پست ہمت سے دنیا
کی زندگانی چاہے اور اپنے اعمال کے بدلے دنیا کی زینت چاہے فائدہ مراد منافق
ہیں یا اہل ریا یا یہود و نصاریٰ اور یا عام لوگ کوئی ہو جو عقبیٰ کا خیال نہ رکھتا ہو ہم اونکو
پورا پورا دینگے اون کے اچھے اعمال کا بدلا دنیا میں تندرستی دولت رزق کی کشایش
اولاد کی کثرت اور وہ دنیا میں کم نہ دیے جائینگے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ
اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ یہی گروہ ہے جسکو عقبیٰ میں سوا دوزخ
کے کچھ نہوگا اسواسطے کہ اچھے اعمال کا بدلا دنیا میں پالیا اور برے ارادے اور فاسد
نیتیں جو عذاب کا سبب ہیں وہ رہ گئے ہیں اور تباہ ہو جو کچھ کیا تھا دنیا میں کیونکہ
ثواب تو اخلاص سے ہوتا ہے اور انہوں نے خالص عمل کئے نہیں اور نیست ہو گئے
جو عمل کئے تھے دکھلا دینے کو اور لوگوں کے سنانے کو اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ
وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۝ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ
اے جو کوئی دلیل رکھتا ہو اپنے رب کی طرف قلبی چہرہ رہتے کو اور اسپر اور دلیل ہو عقل کی راہ سے گواہ
خدا کی طرف سے کہ اوس کے سچ ہونے کے گواہ ہو اور وہ قرآن ہے تو کیا برابر ہو
جائیگا اوسکی جو دنیا کی زینت چاہے اور اچھے کام نکرے انجیل سے پہلے کتاب موسیٰ
علیہ السلام کی کہ پیشوا دین تھے اور بخشش کا سبب مومنوں کی وہی لوگ صاحب
بینہ قرآن پر ایمان لاتے ہیں فائدہ کہتے ہیں صاحب بینہ مومنان اہل کتاب ہیں
یا جو مومن خالص ہو اور گواہ پیغمبر ہے اور بعضے کہتے ہیں صاحب بینہ پیغمبر ہے
اور اوسکا تابع ہے گواہ وہ جبریل ہے یا جو فرشتہ کہ اوسکا نگہبان ہے یا حضرت
ابوبکر صدیق یا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی صورت مبارک کہ جو آپکو نظر انصاف سے دیکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ کے نور اور صدق
کی نشانیاں آپکے چہرہ مبارک سے ظاہر پاتا تھا ۝

ابہے صبح سعادت ز جبین تو ہویدا * آن حسن چہ حسن است تبارک و تعالی * اور بعضے
کہتے ہین کہ بینۃ قرآن ہے اور لفظ یتلوہ بمعنی یقرؤہ ہی یعنی پڑہتا ہے اوسکو اور گواہ
جبریل علیہ السلام ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک یا قرآن شریف
کا نظم اور اعجاز اور یتلوہ کو اگر معنی یتبعہ کے رکہین تو شاہد انجیل ہے مراد المیسر
مین لکہا ہے کہ انجیل قرآن کے تابع ہے تصدیق اور بشارت مین اگرچہ پہلے نازل
ہوئی ہے اور توریت بہی تصدیق اور بشارت مین اوس کے تابع ہے یعنی موافق
ہے قرآن کے وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ اور جو قرآن پر ایمان نہ لاوے
جتنے گروہ ہین مراد اہل مکہ ہین یا گروہ ان کے کہ دشمن ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی دشمنی مین تو اوسکا ٹہکانا دوزخ ہے ضرور وہان پہنچیگا فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ إِنَّهُ
الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ تو نہ شک کر اون کے ٹہکانے
مین کہ تحقیق یہ وعدہ سچا ہے تیرے رب کا لیکن بہت لوگ ایمان نہین لاتے اسپر اور
اسکو تصدیق نہین کرتے وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا اور اوس سے
بڑا ظالم کون ہے کہ خدا تعالی پر جہوٹ باندہے یعنی اوسکی وحی کی تصدیق نکرے یا
اوسکا شریک کرے کسیکو أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ
الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ
وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ وہ گروہ اللہ تعالی پر جہوٹ باندہنے والون کے حاضر کئے جاوینگے
قیامت کے دن اللہ تعالی کے سامنے اور گواہ کہینگے یہ وہ لوگ ہین جو اللہ تعالی پر
جہوٹ باندہتے تہے کہ اوسکا شریک کرتے تہے اور اوسکا بیٹا بناتے تہے جانو کہ خدا
کی لعنت ہے ظالمون پر یعنے کافرون پر وہ جو روکتے ہین اللہ کی راہ سے یعنی دین
سے اور دین کو ٹہیرا اور پہیرا ہوا بتاتے ہین اور عقبے سے ہی کافر ہون گے قائل کے
مراد گواہ ہونے فرشتے نگہبان اور کراماً کاتبین یا ہر امت کے پیغمبر مراد ہین یا ہاتہ پاؤن
مراد ہین کہ قیامت کے دن گواہی دینگے اور ضمیر جو دوبار آئے کہ ہم بالآخرۃ ہم کافرون
یہ اون کے کفر کی تاکید کے واسطے ہے کہ عقبے کو تصدیق نہین کرتے أُولَٰئِكَ لَمْ يَكُونُوا
مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ مَا
كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ یہ وہ لوگ کافر خدا کو عاجز نہین کرتے

اپنے عذاب سے زمین مین یعنی دنیا مین اور اونکا کوئی نہین سوا خدا کے دوست کہ خدا
کے عذاب سے اونکو بچا وے بلکہ زیادہ ہوگا اونکو عذاب دو بار عذاب ہوگا کہ آپ
بھی گمراہ ہوئے اور دوسرونکو بھی گمراہ کیا نہ تھے دنیا مین کہ سن سکتے اللہ کا کلام کو کہ
اوس کے سننے سے بہری تھی اور نہ تھے دنیا مین کہ دیکھہ سکتے اونکی قدرت کی
نشانیان کہ اوس کے دیکھنے سے اندہے تھے أُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ
عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ وہ لوگ وہ ہین کہ اپنی جانونکا نقصان کیا یعنی انکا نقصان انہین
کو ہوا اور کہویا گیا اونسے جو جھوٹ باندہا تہا اونھون نے کہ بت شفاعت کرینگے اور
ملائکہ درخواست کرینگے لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ بیشک یہی لوگ
قیامت کے دن سب سے زیادہ نقصان پانے والے ہین کہ انہون نے اللہ کی
عبادت کے بدلے بتونکی پرستش خریدی اور دنیا کی فانی جنس بدلے عقبے کی باقی
متاع کے مول لی یہ معاملہ صاف بڑے نقصان کا ہے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ بیشک جو لوگ اخلاص سے
ایمان لائے ہین اور اچھے عمل کئے ہین کہ فرض ادا کئے اور نفل عبادت کی اور اللہ تعالی
کے ذکر مین آرام پایا یا اللہ تعالی سے تواضع کی کہ اوس کے سوا سب سے بیغرض رہے
وہی جنت کے لوگ ہین وہی بہشت مین ہمیشہ رہینگے مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ
وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ان دو گروہونکا حال یعنی مومن
اور کافرونکا مانند اندہے اور بہرے کے ہے اور سمجہاکے اور سننے والے کیا دونو برابر
ہین مثل مین اے کیا نصیحت نہین پکڑتے ان مثالونسے اور غور نہین کرتے **فائدہ**
کافر کو اندہے سے تشبیہ دی اسلیئے کہ وہ اللہ کی قدرت کی نشانیان نہین دیکھتا اور
اور بہرے سے اسواسطے کہ وہ کلام حق نہین سنتا اور مومن کو سجہاکے اور سننے والے
سے مثال اسلیئے کہ وہ اللہ کی قدرت کی نشانیان دیکھتا ہے اور اوسکا کلام سنکر عمل
کرتا ہے **بحر الحقایق** مین لکھا ہے کہ اندہا وہ ہے جو حق کو باطل جانے اور باطل
کو حق سمجھے اور بہرا وہ ہے کہ حق کو باطل سنے اور باطل کو حق سنے اور سجہاکا وہ ہے
جو حق کو حق دیکھے اور پیروی کرے اور باطل کو باطل دیکھے اور اوس سے بچے اور
سننے والا وہ ہے جو حق کو حق سنے اور اوسپر عمل کرے اور باطل کو باطل سنے اور اوسے

پرہیزگار ہے اور حقیقت مین سجہا کا وہ ہے جو بموجب حدیث قدسی کے کہ آیا ہو
بی یبصر اوس کی بصیرت کی آنکہہ روشن ہو اور سننے والا وہ ہے کہ اوس کے کان
بی یسمع سننے کے ہون جو خدا سے دیکہتا ہے وہ سوا خدا کے نہین دیکہتا اور جو خدا سے
سنتا ہے وہ سوا خدا کے نہین سنتا وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰی قَوْمِہٖٓ اِنِّیْ لَکُمْ نَذِیْرٌ
مُّبِیْنٌ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰہَ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ بیشک ہمنے بہیجا نوح علیہ السلام کو
اوسکی قوم کیطرف اون سے اوس نے کہا کہ مین تمکو ڈرانیوالا ہون ظاہر یا بیان کرنیوالا
عذاب کی باتونکا اور نجات کے کامونکا یا ڈرانیوالا ہون اس بات سے کہ تم نہ
پرستش کرو کسیکی سوا خدا کے اسواسطے کہ جو اوسکی عبادت نکروگے تو مین ڈرتا ہون
کہ تمپر عذاب ہوگا دکہہ دینے والے دن کا کہ دن کو جو دکہہ دینے والا کہا مجازًا
کہا کہ اوس دن عذاب ہوگا فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَوْمِہٖ مَا نَرٰىکَ اِلَّا بَشَرًا
مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىکَ اتَّبَعَکَ اِلَّا الَّذِیْنَ ھُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِ وَمَا نَرٰی لَکُمْ عَلَیْنَا
مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّکُمْ کٰذِبِیْنَ ٭ تو کہا اونچے اونچے آدمیون نے جو کافر تہے نوح علیہ السلام
کی قوم مین سے ہمتو دیکہتے ہین تجکو اپنا جیسا آدمی کوئی بات ایسی نہین دیکہتے
جس سے ہم پر تجکو فوق ہو کہ اوس کے سبب کہ ہم
تجکو نبی جانین اور تیری فرمان برداری ہم پر واجب ہو اون کافرون نے
حضرت نوح علیہ السلام کی ظاہر بشریت دیکہی اور حقیقت انسانی کو دریافت نکیا
اوس سے غافل رہے ع همسری با انبیا برداشتند ٭ اولیارا ہمچو خود پنداشتند ٭
گفته اینک ما بشر ایشان بشر ٭ ما و ایشان بستهٔ خوابیم و خور ٭ اور ہم نہین دیکہتے
تیری متابعت کرتے کسیکو مگر اونکو جو ہمارے کمینے لوگ ہین ظاہر رائے مین یعنی تجہپر ایمان لے
لائے بے غور اور تامل کے یا یہ معنی کہ جو تیرے تابع ہین وہ کمینے ہین ظاہر دیکہتے ہین یعنے
جدا انکو دیکہے فورًا جان لیوے کہ یہ کمینے لوگ ہین اور ہم نہین دیکہتے تجہے اور تیرے
تابعدارونکو کچہ بزرگی اپنے پر کہ جس سے ہم تمہارے تابع ہووین بلکہ ہم تو گمان کرتے
ہین تجکو جہوٹا یعنی تیری نبوت کے دعوی کو اور اون کے تصدیق لانیکو اور ایمان لانیکو
قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ کُنْتُ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَاٰتٰىنِیْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِہٖ فَعُمِّیَتْ عَلَیْکُمْ
اَنُلْزِمُکُمُوْھَا وَاَنْتُمْ لَھَا کٰرِھُوْنَ ٭ کہا نوح علیہ السلام نے اے میری قوم مجہے بتاؤ

اگر مین حجت رکھتا ہون ظاہر اپنی رب کی طرف سے ایسی جو میرے دعویٰ کی گواہی دیوے اور اللہ تعالیٰ مجکو دے اپنے پاس سے بخشش یعنی نبوت تو تمپر چھپا رہیگا یا تمسے چھپا لیوے اوس حجت کو کہ اوسکی پہچان ندیوے تمکو کیا مین تمپر لازم کرونگا کہ قبول کرو اور لکہا ہے کہ یہ استفہام بمعنی نفی ہے یعنی نہین لازم کرنیکا حالانکہ تم اوس حجت سے کراہیت کرتے ہو اور نہین چاہتے فائدہ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر حضرت نوح علیہ السلام کر سکتے ہوتے تو لازم کرتے لیکن اختیار پروردگار کے مشیت مین ہے کیا جانے اوسکا عدل کسکو راندے اور اوس کا فضل کسکو بلالیوے ب

یکے را برانی کہ مخذول ماست ✦ یکے را بخوانے کہ مقبول ماست ✦ وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْـهَلُوْنَ ۝ اے میری قوم مین نہین مانگتا تمسے رسالت کے پہچانے پر کچہ مال مزدوری کا کہ تمکو دینا مشکل پڑے یا تم ندو تو مجکو گران گزرے میرا اجر تو خدا تعالیٰ پر ہے لکہا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام سے بڑے بڑے آدمی اور رئیس کہتے تہے کہ تم اپنی مجلس سے کمینون اور اونے اونے آدمیونکو دور کردو تو ہم تمہارے پاس بیٹہین تو حضرت نوح علیہ السلام نے کہا وما انا بطارد الذین آمنوا اور مین نہین دور کرنیوالا اونکا جو لوگ ایمان لائے ہین بیشک وہ اپنے رب سے جزا پانیوالے ہین اور اوس کے قرب کو پہنچنے والے ہین اونکو کیونکر دور کرون لیکن مین تمکو دیکہتا ہون نادان کہ تم انکی قدر نہین جانتے وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ اور اے میری قوم کون میری مدد کرے اور روکے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو اگر مین انکو ہانک دون کیا تم نہین دریافت کرتے جو کہتے ہو ان کو اپنی مجلس سے دور کرا نہون نے کہا کہ تو تو انکی یہ سب صفت کرتا ہے اور یہ ظاہر مین تجہسے ملے ہوئے ہین اور تیرے موافق ہین باطن مین تجہسے مخالف ہین حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَاۗىِٕنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّىْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ښ اِنِّىْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور مین تمسے نہین کہتا کہ میرے پاس اللہ کے علم کے خزانے ہین اور مین غیب نہین جانتا کہ لوگون کے باطن کی خبر دون اور مین نہین کہتا مین فرشتہ ہون

ہوں جو تم مجھے کہو تو ہم جیسا بشر ہے اور میں نہیں کہتا اونکو جن لوگوں کو تم حقارت
سے دیکھتے ہو اون کے فقیر ہونے کے سبب اونہیں کمینہ بتاتے ہو خدا اونکو بھلائی
نہ دیگا اس لئے کہ خدا تعالی نے جو اون کے واسطے عقبی میں آمادہ کیا ہے اوس سے
بہت بہتر اور اچھا ہے جو تمکو دنیا میں دیا ہے خدا خوب جانتا ہے جو اون کے دلمیں
ہے صدق اور اخلاص اور جو میں اون کے اسلام کا حکم ندوں ظاہر میں تو بیشک
اوسوقت میں ظالموں میں سے ہوں کیونکہ نبیونکو حکم ظاہر پر ہے قَالُوا یٰنُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا
فَاَکْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ کہا اونھوں نے اے نوح
تو نے جھگڑا اور بحث کی ہم سے اور بہت قصہ بڑھا دیا اب تو لا عذاب جسکا وعدہ کیا ہے
اگر تو سچا ہے اپنے عذاب کے وعید میں قَالَ اِنَّمَا یَاْتِیْکُمْ بِہِ اللّٰہُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ
حضرت نوح علیہ السلام نے کہا کہ بیشک تمپر عذاب بھیجیگا اللہ اگر چاہیگا جلدی یا دیر
کرکے اور تم خدا تعالی کو عاجز کرنیوالے نہیں اوس کے عذاب بھیجنے سے یا اوس سے لڑنیسے
یا اوس سے بھاگ جانیسے وَلَا یَنْفَعُکُمْ نُصْحِیْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَکُمْ اِنْ کَانَ اللّٰہُ یُرِیْدُ
اَنْ یُّغْوِیَکُمْ ھُوَ رَبُّکُمْ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اور میری نصیحت تمکو کچھ نفع نکریگی اگر میں چاہوں کہ تمکو
نصیحت کروں اگر خدا چاہیگا تمکو گمراہ کرنا اس کلام میں تقدیم و تاخیر ہے مطلب یہ ہے
کہ اگر خدا تمکو گمراہ کرنا چاہے اور میں چاہوں تمہیں نصیحت کردوں تو وہ نصیحت نفع نکریگی
وہی تمہارا رب پیدا کرنے والا اور تمہارے سب کاموں میں تصرف کرنیوالا اپنے ارادہ کے
موافق اور اوسیکی طرف پھیرے جاؤگے اور اپنے عملونکی جزا پاؤگے اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىہُ
قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُہٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ۝ بلکہ نوح علیہ السلام
کی قوم نے کہا کہ نوح اپنی طرف سے جھوٹ بنا لیتا ہے وحی ہمنے نوح سے کہا کہدے
کہ جو میں نے وحی جھوٹ بنائی ہے تو اوسکا وبال مجھپر ہے اور میں بیزار ہوں تمہاری گناہوں سے
جو تم مجھپر بہتان کرتے ہو وَاُوْحِیَ اِلٰی نُوْحٍ اَنَّہٗ لَنْ یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِکَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا
تَبْتَئِسْ بِمَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝ اور نوح پر وحی کی گئی کہ تیری قوم ایمان نلائیگی مگر وہی جو ایمان
لایا ہے پھر تو غم نکر جو وہ تجھے جھٹلاتے ہیں اور ایذا دیتے ہیں اور جب انکی دعوت
نا فائدہ جاتا رہا عذاب آنیکا وقت آگیا حکم ہوا اے نوح کوشش کی کمر باندہ وَاصْنَعِ
الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِنَّھُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝ اور بنا کشتی

ہماری نگہبانی مین یا روبرو ملائکہ کے جو مددگار اور نگہبان تیرے ہین اور ہماری وحی
کرینگی جو کشتی بنانیکو وحی کی ہے اور ہمسے کچھ نکہو اون لوگون کے مقدمہ مین جنہون نے
ظلم کیا ہے یعنی اونکی نجات نمانگ کہ بیشک یہ غرق کیے گئے ہین انکے ڈبونیکا حکم ہو چکا
ہے **فائدہ** حضرت ابن عباس فرماتے ہین کہ نوح علیہ السلام جانتے نہ تھے کہ کشتی
کیونکر بنائین اوسکی کیا صورت ہو وحی آئی کہ ایسی صورت بنا جیسے مرغ کا سینہ ہوتا ہی
حدیث شریف مین ہے کہ نوح علیہ السلام کشتی کے واسطے لکڑی ڈھونڈتے تھے حکم ہوا کہ
سال کا درخت بووے بیس برس مین وہ درخت خوب ہو گیا اس مدت مین کہیں لڑکا
پیدا نہوا جو قوم کے لڑکے تھے وہ بالغ ہو گئے اور اونھون نے بھی آپنے باپون کی متابعت
مین حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت سے انکار کیا پھر نوح علیہ السلام کشتی
بنانے مین مشغول ہوئے وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ اور نوح علیہ السلام کشتی بناتے تھے وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ
مَلَأٌ مِّن قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ قَالَ إِن تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ
اور جب نوح علیہ السلام کی طرف جاتے تھے اوسکی قوم کے بڑے بڑے سردار ٹھٹھا کرتے
تھے اس لئے کہ وہ کشتی جنگل مین بناتے تھے پانی سے دور کہتے تھے کہ کشتی تو بناتے ہو پانی کہان
ہے اور طعنہ دیتے تھے کہ پہلے نبی بنے تھے اب بڑھی بنے ہو نوح علیہ السلام کہتے تھے
کہ جو تم ٹھٹھا کرتے ہو ہمسے تو ہم بھی ٹھٹھا کرینگے تمسے جیسے تم کرتے ہو فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ
مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ بہت جلد جان لوگے اوسکو جسپر عذاب
آئیگا ایسا کہ دنیا مین رسوا کرے یعنی غرق ہو جاؤگے اور عقبے مین عذاب ہوگا ہمیشہ کہ جہنم مین
جلنا ہے پھر نوح علیہ السلام نے کشتی بنائی دو برس مین کہ تین ۳ سو گز لمبی تھی اور بعضون نے کہا ہے
باران ۱۲ سو گز اور چوڑی پچاس گز اور بعضون نے لکھا ہے چھ سو گز اور اونچی تیس گز اور
ایک قول مین تینتیس ۳۳ گز ہے اور اس کے سوا اور بھی روایتین ہین اور اوس کے تین درجے
بنائے اور روغن ملدیا اور حکم الہی سے سب قسم کے جانور و زمین سے ایک ایک جوڑا
جمع کیا اور پرندونکو نیچے کے درجے مین رکھا اور درندہ اور چارپائے بیچ کے درجے مین اور آدمیونکو
مع اسباب اور کھانے پینے کے اوپر کے درجے مین جائے دی اور سامان مین ان ہیکے
مشغول تھا حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ
وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ یہانتک کہ آیا ہمارا عذاب

یا حکم عذاب کا اور تنور میں سے پانی نے جوش مارا اور وہ تنور پتھر کا تھا جسمین اماں حوا رضہ روٹی پکاتی تھین اور حضرت نوح علیہ السلام کو ترکہ مین پہنچا تہا اور عذاب آنیکی یہ نشانی تھی کہ اس تنور سے پانی جوش کرے تو جب نشانی عذاب کی ظاہر ہوئی ہمنے نوح علیہ السلام سے کہا کہ اوٹھا لے کشتی مین ہر قسم کے حیوانون کے جو جاندار کہ جفتی کرتے ہین دو دو یعنی ایک نر ایک مادہ اور اپنے لوگونکو جو مسلمان ہین کشتی مین بہٹا لے مگر اوسکو نہ بیٹھا جس کے ہلاک کا ہم حکم دیچکے ہین مراد اس سے کنعان اور داعلہ ہین کہ حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا اور بیوی ہین اوزاور بھی جو کوئی ایمان لایا ہے اوسی بھی کشتی مین بٹھا لے اور نوح علیہ السلام سے موافق نہوئے اور ایمان نلائے مگر تھوڑے آدمی کہ ایک بیوی مسلمان ہو اور تین بیٹے ایک حام دوسرا سام تیسرا یافث اور اونکی بیبیان مرد و عورت بہتر اور ان کے سوا کہ سب ایک کم اسی تھے اور نوح علیہ السلام سمیت اسی ہوتے نوح علیہ السلام سب کو کشتی کے پاس لائے اور ایک سرپوش جو بنایا تہا وہ کشتی پر ڈہانک دیا چالیس دن تک رات دن زمین سے پانی جوش کرتا رہا اور آسمان سے پانی بلا کا برستا رہا وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرٖيهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور کہا نوح علیہ السلام نے سوار ہو جاؤ کشتی مین کہتے ہوئے بسم اللہ مجریہا و مرسیہا یعنی اللہ کا نام لو کشتی کے چلانے کے وقت اور ٹہیرانے کے وقت اور بعضون نے کہا ہے اللہ کے نام سے ہی کشتی کا چلنا اور ٹہیرنا کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب چاہتے تھے کشتی چلے تو بسم اللہ کہتے تھے اور جب چاہتے تھے کشتی ٹہیر جائے تب بسم اللہ کہتے تھے پس نوح علیہ السلام نے انکو اسطور بسم اللہ سکھائی اور کہا بیشک میرا رب بخشنے والا ہے مسلمانونکو مہربان ہے مسلمانون پر کہ انکو طوفان سے نجات دے وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ اور وہ کشتی انکو لیے جاتی تہی موجون مین جو عظمت کے سبب مثل پہاڑ کے تہی وَنَادٰى نُوْحُ ٰنِ ابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ اور آواز دی نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کنعان کو اور بعضون نے اوسکا نام یام لکھا ہے اور وہ بیٹا اونکا کشتی کے کنارہ پر تہا اور نوح علیہ السلام اوسکو مسلمان جانتے تھے شفقت سے اوسے کہا اے بیٹے سوار ہو جا کشتی مین ہماری ساتہ کہ بیخوف ہو جائے اور کافرون کے ساتہ نہو کہ غرق ہو جائے گا وہ لڑکا منافق تہا باپ سے اسلام ظاہر کرتا تہا اور کافرون کے ساتہ اونکی مذہب مین متفق

تہا قَالَ سَاٰوِیْۤ اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ قَالَ لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ وَ
حَالَ بَیْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِیْنَ ٥ کہا بیٹے نے جواب مین باپ سے کہ مین قریب ہے
کہ پناہ مین ہو جاؤنگا ایک پہاڑ کی جو بلندی کے سبب مجکو بچالیگا پانی مین غرق ہونے
سے نوح علیہ السلام نے کہا کوئی بچانے والا نہین آج کے دن کہ روکے اللہ تعالی کے
عذاب کو مگر اللہ جسپر بخشش کرے اور باپ بیٹے مین یہ بات ہو رہی تھی کہ طوفان کی
سختی ہوئی اور حائل ہو گئے دونون مین موج طوفان کے بس ہو گیا وہ غرق ہونیوالون
مین **فائدہ** القصہ نوح علیہ السلام کوفہ سے یا ہند سے یا عین" وردہ سے کہ ایک
جگہہ ہی جزیرہ مین کشتی مین بیٹھے دسوین تاریخ رجب کی کشتی تمام روئے زمین پر پہرے اور
جب طوفان کا حادثہ آخر ہوا اور کافر ڈوب چکے امر الہی ہوا وَقِیْلَ یٰۤاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَكِ
وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِیِّ وَقِیْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ
الظّٰلِمِیْنَ ٥ کہا گیا یعنی حکم الہی ہوا کہ اے زمین نگل لے اپنا پانی جو باہر لائی تھی اور اے آسمان
روک لے جو پانی چھوڑ رکہا ہے اور پانی جاتا رہا اور ہو گیا جس کام کا حکم ہوا تہا کہ کافر
ہلاک ہوئے اور مسلمانون نے نجات پائی اور ٹہر گئی کشتی کوہ جودی پر موصل مین یا شام مین
عاشورہ کے دن دسوین تاریخ محرم کی اور مدت طوفان کے چھ مہینے تہی اور کہا گیا پہٹکار
ہو اور ہلاک ہو کافرون کو اور جب نوح علیہ السلام اپنے ساتہیون کے ساتہ کشتی سے
باہر آئے اوس دن شکرانہ کا روزہ رکہا اور عاشورہ کا روزہ سنت ہوا وَنَادٰی نُوْحٌ رَّبَّهٗ
فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ ٥ اور پکارے نوح
علیہ السلام اپنے رب کو کہ اے میرے پیدا کرنے والے بیشک میرا بیٹا کنعان میرا اپنا ہے
اور تو نے فرمایا تہا کہ تیرے اپنونکو نجات دونگا اور وہ ہلاک ہوا اور بیشک تیرا وعدہ
سچا ہے اور تو حاکمونکا اچھا حکم کرنے والا ہے اسمین کیا حکمت ہے **فائدہ** امام ماتریدی
لکھتے ہین کہ حضرت نوح علیہ السلام بیٹے کے کفر کی خبر نہ رکھتے تھے جو خبر رکھتے تو سوال
نکرتے اسواسطے کہ خدا نے فرمادیا تہا ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا یعنے جو کافر ہین اون کے
واسطے مجھسے کچھ نکہیو جب نوح علیہ السلام نے یہ کہا تو اللہ تعالی نے جواب مین فرمایا
قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ
اِنِّیْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ٥ کہا خدا نے اے نوح تیرا بیٹا نہین ہے تیرے

اہل دین سے وہ تو صاحب اچھے عمل کا نہین تو مجہسے وہ چیز نہ پوچہ جسکا تجہکو علم نہین یعنے جسکو پوچہنے سے بہی نجانے وہ نپوچہ یا جس چیز کا تجکو علم نہین وہ نپوچہ یعنے بیٹے کے کفر کا بیشک مین تجکو نصیحت کرتا ہون اور منع کرتا ہون اس امر سے کہ تو اون نادانون سے ہو جو سوال ناجائز کرین قَالَ رَبِّ إِنِّيٓ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِۦ عِلْمٌ ۖ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِيٓ أَكُن مِّنَ ٱلْخَٰسِرِينَ کہا نوح علیہ السلام نے اے میرے پروردگار بیشک مین تجہسے پناہ مانگتا ہون اس کے بعد اس سے کہ مین تجہسے پوچہون وہ بات جسکا مجکو علم نہو یعنی جسکا پوچہنا روا نہوا اور جو تو مجکو نہ بخشے اور مجہپر رحم نکرے تو ہونگا مین نقصان اوٹہانیوالون مین سے قِيلَ يَٰنُوحُ ٱهْبِطْ بِسَلَٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكَٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلَىٰٓ أُمَمٍ مِّمَّن مَّعَكَ ۚ وَأُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ کہا گیا کہ اے نوح اوتر آ کشتی سے سلامتی کے ساتہ جو ہمنے تجکو دی یا ہماری طرف سے تجہپر سلام اور تحفہ ہے اور برکتین اور زیادتیان تیری نسل مین کہ تو دوسرا آدم ہووے لوگون کے نسب مین اور ایک قول یہ ہے کہ کسیکی اہل کشتی سے اولاد نہین رہی سوا حضرت نوح علیہ السلام کے اور اون کے تین بیٹون کے اور تمام آدمیونکا جہان کے نسب ان تین تک پہنچتا ہے کہ سام کی اولاد عرب اور فرس ہے اور یافث کی نسل سے ترک ہین اور حام کی اولاد ہند ہین اور سلام و برکتین اون پر ہون جو اونمین سے تیرے ساتہ ہین یعنی مسلمان قریب ہے کہ ہم انکو خوش نصیب کرین دنیا مین کہ اچہی طرح زندگانی کرین اور رزق کی فراخی ہو پہر اونکو پہنچے ہماری طرف سے عذاب دکہہ دینے والا ہو قیامت مین انسے مراد کافر ہین **فائدہ** وسیط مین قرظی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہین کہ سب مرد و عورت مسلمان اس سلام و برکتومین داخل ہین اور سب کافر مرد و عورت قیامت تک اس خوش نصیبی دنیا کے اور آخرت کے عذاب مین داخل ہین تِلْكَ مِنْ أَنۢبَآءِ ٱلْغَيْبِ نُوحِيهَآ إِلَيْكَ ۖ مَا كُنتَ تَعْلَمُهَآ أَنتَ وَلَا قَوْمُكَ مِن قَبْلِ هَٰذَا ۖ فَٱصْبِرْ ۖ إِنَّ ٱلْعَٰقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ۝ یہ بیان جو ذکر ہوا غیب کی خبرین ہین کہ ہمنے جبریل علیہ السلام کے واسطے سے تیری طرف وحی کین تو نجانتا تہا انکو اور نہ تیری قوم جو قریش ہے اس وقت سے پہلے پہر صبر کر قوم کی ایذا پر اور مشقت پر رسالت کے پہنچانی مین جسطور نوح علیہ السلام نے صبر کیا بیشک اچہی عاقبت پرہیزگارونکی ہے دنیا مین اونکو دشمنون پر فتح ہے اور عقبے مین بڑے بڑے درجے ہین **فائدہ** پیر طریقت نے

فرمایا ہی کہ صبر سے سب مشکلین حل ہوجاتی ہین اور صبر علاج ہی سب تکلیفونکا اور صبر کا نتیجہ فتح ہی اور
اوبے صبرونکا کام خراب ہوتا ہی وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم
مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ اور بہیجا ہمنے قوم عاد کی طرف ان کے بہائی ہود کو **فائدہ** بہائی
بسبب نسب کے کہا کہا ہود علیہ السلام نے ای میری قوم اللہ کو پرستش کرو اسکی یگانگی کیساتہ تمہارا
کوئی معبود اسکے سوا نہین ہے اور تم جو اوسکا شریک بتلاتے ہو یہ تمہارا بہتان ہے اور جہوٹ باندہ
ہوا ہے يَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ اے میری
قوم مین تمسے نہین مانگتا اس رسالت کی کچہ مزدوری اور بدلا **فائدہ** سب رسول اپنی قوم سے اپنی
بیغرضی اور بے طمع ہونا بیان کرتے ہین کہ تہمت سے بچین اور نصیحت خالص ہو کسواسطے کہ نصیحت
اور دعوت جبہی فائدہ کرتی ہے کہ تمہین دنیا کی طمع نہو سو ہود علیہ السلام نے کہا میری مزدوری اور
بدلا اسپرہی جسنے محض اپنی قدرت سے مجہے پیدا کیا ای کیا تم سمجہتے نہین اور عقل سے سچے جہوٹے کو نہین جانتے
اور نہین جانتے کہ جو مال منہ ہونڈسے جہوٹ کیون کہیگا **فائدہ** لکہا ہی کہ قوم عاد نے حضرت ہود
علیہ السلام کی دعوت قبول نکی اور اللہ تعالی نے اونکی شامت کے سبب تین برس مینہہ نہ برسایا اور انکی
مردون اور عورتونکو بانجہ کردیا اور یہ لوگ کہیتی کیا کرتے تہے اور لوگ ان کے دشمن بہی تہے تو کہیتی کے
واسطے مینہہ کی محتاج ہوئے اور دشمنونکے دفع کرنیکو اولاد کی حاجت پڑی تو ہود علیہ السلام نے فرمایا
وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً
إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ اور اے میری قوم اپنے رب سے بخشش مانگو ایمان لاؤ پہر
اور کسیکی عبادت نکرو اوسکے سوا تو اللہ تعالی بہیجے تمکو آسمان سے تمہاری کہیتون پر مینہہ برابر برسنے
والا اور تمہاری قوت کیساتہ اور قوت بڑہا دی کہ تمکو اولاد دیوے وہ تمہارے دشمنونکو دفع کرین تو میری
بات سنو اور نہ پہر جاؤ مجہسے اور منہ نہ پہیرو اللہ تعالی کی کلام سے کہ گناہی کرتے رہو قَالُوا يَا هُودُ
مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ کہا اے ہود تو نے ایسی حجت اور دلیل نہین بیان کی جس سے تیرا کہنا
صحیح معلوم ہووے حالانکہ حضرت ہود علیہ السلام نے انکو معجزے دکہلائے تہے اور یہ کچہ خاطر مین نلائے
اور انکار کیا وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَن قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ کہا اور نہین ہین
ہم ترک کرنیوالے عبادت خداؤن اپنے کی بات تیری سے کہ کہے تو ایک خدا کو بندگی
کرو اور نہین ہم واسطے تیرے ایمان لانیوالے إِن نَّقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ ۗ قَالَ
إِنِّي أُشْهِدُ اللَّهَ وَاشْهَدُوا أَنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ نہین کہتے ہم کچہ شان تیری کے مگر یہ کہ پہنچایا ہی ساتہ

تیرے ساتھ ہو رہے خداؤن ہمارے نے دکھ اور بیماری اور ایذا اور کہتے ہین مراد جنون اور سودا ہی عاد کی
قوم نے جو گالیان دیتا ہے خداؤن ہمارے کو اونہون نے تجکو دیوانہ کیا ہی تو باتین کہ خارج عقل
سے ہین تجھسے سنی جاتی ہین کہا ہود علیہ السلام نے تحقیق مین شاہد کرتا ہون اللہ کو اور تم بھی شاہد
رہو اوپر اس بات کی کہ بیزار ہون مین اس چیز سے کہ تم شریک کرتے ہو مِن دُونِہٖ فَکِیدُونِی
جَمِیعًا ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ ۰ سوائے اللہ کے یعنے عبادت مین اسکی اورون کو شریک
کرتے ہو پس جمع ہو تم اوپر مکر کے یا برائی میری کے سب تم اور خدا تمہارے بیچ ہلاکی میری
کے اتفاق کرو پس مجکو مہلت نہ دو تم اور جو کچھ چاہو بیچ قصد میری کے کرو کہ مین خطرہ نہین رکھتا
اور ساتھ حمایت اور نگہبانی اللہ کی کے ضرر تمہارے سے اندیشہ نہین ہی اور یہ بھی ایک معجزہ ہود علیہ السلام
کا تھا کہ اکیلا روبرو جماعت بہت کی کہ جبار اور صاحب شوکت اور دولت اور پیاسے لہو کے اس کے تھے
یہ سب مبالغہ کیا کہ تم جمع ہو اور مہلت نہ دو اور ہلاکی میری مین سعی کرو وہ باوجود شدت کے اور قہر کے اور
اور قدرت کے ایذا دینے اسکی سے عاجز ہوئے جیسے کہا ہی ع تو خدا را شو اگر جملہ عالم دریاست #
بخدا اگر سر موی قدرت تر گردد # اور ہود علیہ السلام ساتھ کرم الہی کی شوق تمام رکھتا تھا کہا اِنِّی تَوَکَّلْتُ
عَلَی اللّٰہِ رَبِّی وَرَبِّکُمْ مَا مِنْ دَآبَّۃٍ اِلَّا ھُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہَا اِنَّ رَبِّی عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیمٍ تحقیق توکل
کیا مینے اوپر اللہ کے کہ پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا ہی اور ہم اپنے ساتھ اسکے سونپتے ہین نہین کوئی چلنے والا
نہین ہی یعنی جاندار نہین ہی مگر اللہ پکڑنیوالا ہی بال اسکے اور پکڑنے بال پیشانی کی تمثیل مالکیت کی اور قدرت
اور تصرف اسکی کے ہی تحقیق کہ پروردگار میرا اوپر راہ عدل کے اور سیدھی کی ہی جو کوئی اوپر اسکے توکل
کرے اسکو ضائع نہین کرتا بحر الحقائق مین فرمایا ہی کہ صراط مستقیم وہ ہی کہ آخر طرف حق کی ہووے نہ طرف
غیر حق کے جیسے کہا ہی وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَہٰی ۰ چون ہمہ را دوست از چپ و راست # تو بہر رہ کہ میروی
او راست # چون از و بود ابتدائی ہمہ # ہم بدو باشد انتہائے ہمہ # فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُکُمْ مَّا
اُرْسِلْتُ بِہٖٓ اِلَیْکُمْ وَیَسْتَخْلِفُ رَبِّی قَوْمًا غَیْرَکُمْ وَلَا تَضُرُّونَہٗ شَیْئًا اِنَّ رَبِّی عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیظٌ ۰ پس اگر تم منہ پھیرو تحقیق
کہ مین پہنچانیوالا ہون ساتھ تمہارے وہ چیز کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ اسکی طرف تمہاری یعنی وحی اللہ کی تھا تمہاری پہنچائی اور
اور تمہاری حجت واجب کی ہی پس جو قبول نہ کی تمنے اللہ تعالی تمکو ہلاک کرے اور جانشین تمہارا کرے پروردگار میرا ایک گروہ
کو سواے تمہارے اور نقصان نہ کرو گے اسکو پہنچانا اللہ کو کچھ یہ اعراض کہ مجسے اور انکار قبول دعوت کی تحقیق کہ پروردگار میرا اوپر سب
چیزون کے نگہبان ہی یعنی قول افعال اور حقیقت سبکی جانتا ہی اور جب کافر قوم ہود کی ساتھ اسکی باتون کے نصیحت پکڑنیوالی نہ ہوئی
حکم الہی ساتھ عذاب انکی کے نازل ہوا وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا ھُوْدًا وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ بِرَحْمَۃٍ مِّنَّا وَنَجَّیْنٰہُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِیظٍ
اور اسوقت کہ آیا حکم ہمارا یعنی عذاب اونکی کے نجات دی ہمنے ہود کو اور ان لوگون کو کہ ایمان لائے تھے ساتھ اسکی اور وہ چار ہزار
تھے ساتھ ہود کی نجات دی ہمنے یہ بخشش کے اپنی طرف سے یعنی نجات تھا فضل ہمارے کے تھی نہ ساتھ عمل اونکی کے

کے اور نجات دی ہمنے اونکو عذاب سخت سے اور وہ سموم تہی کہ بیچ
حلق اونکی کے گہس کر دماغ اون کے سے باہر جاتی تہی اور اعضا اون کے ٹکڑے
ٹکڑے کرتی تہی وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا أَمْرَ
كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ اور وہ عاد ہے یعنی اثر کہ بیچ شہرون احقاف کے دیکھتے ہین نشانی
قبیلہ عاد کی ہے انکار کیا اور کافر ہوئے ساتھ آیتون پروردگار اپنے کے اور گنہگار
ہوئے بیچ پیغمبرون اوس کے گناہ ایک پیغمبر کا لازم کرنیوالا گناہ سب پیغمبرون کا
ہے اور پیروی کی حکم ہر سرکش لڑنے والے کے یعنی عاجز ہوئے بیچ اوس کسیکے کہ اونکو
ساتھ اللہ کے دعوت کرتا تہا اور فرمانبردار ہوئے اوس کسیکے کہ اونکو ساتھ کفر اور گمراہی
کے بلاتا تہا وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ أَلَا إِنَّ عَادًا كَفَرُوا رَبَّهُمْ أَلَا بُعْدًا
لِعَادٍ قَوْمِ هُودٍ اور پیچہے سے آئے بیچ اس دنیا کے لعنت کو کہ دور ہونا اور ہلاکت ہے
اور بیچ دن قیامت کے بہی لعنت پیچہے اونکے ہے جانو تم کہ قوم عاد کی کافر ہوئے
ساتھ پروردگار اپنی کے جانو تم کہ دوری ہے خاص عاد کو یعنی رحمت سے دور ہے اور
اور بعضون نے کہا ہے دوری ہوجیو خاص عاد کو یعنی ہلاکت اور دعا ہلاکت کی اوپر
اون کے پیچہے ہلاک ہونے اون کی کے دلیل ثابت ہونے عذاب کے ہے عطف بیان
عاد کا ہے یعنی یہ عاد کہ ہلاک ہوئے عاد اولی تہے کہ حضرت ہود علیہ السلام اوپر اونکے
اوٹہے تہے یعنے پیغمبر ہوئے تہے نہ عاد ارم کہ اونکو عاد ثانیہ کہتے ہین وہ ساتھ قوم ثمود کی
ہلاک ہوئے وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ
هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ
اور بہیجا ہمنے طرف قبیلہ ثمود کے بہائی اون کے صالح کو مراد برادری نسبی ہے کہا
صالح نے اے قوم میری بندگی کرو تم اللہ کو ساتھ یگانگی کے نہین ہے واسطے تمہارے کوئی
معبود سوائے اوس کے اوسنے پیدا کیا تمکو زمین سے یعنی آدم کو کہ باپ تمہارا ہے اور
سوا نطفونکا کہ نسل آدمی کی اوس سے پیدا ہوتی ہے خاک سے پیدا کیا اور زندگانی
یعنی عمر دی تمکو بیچ زمین کے مدارک مین مذکور ہے کہ برس عمر ہر ایک کی قوم ثمود سے
تین سو سے ہزار تلک تہے یا تمہارے تئین قدرت دی اوپر عمارتون زمین کے تو
حویلیان پاکیزہ اوپر اوس کے بنائین اور ساتھ کہودنے پتہرون کے اور بونے درختون

لگے مشغول ہوئے پس بخشش چاہو تم اوس سے یعنے ایمان لاؤ تم تو تمکو بخشے
پس توبہ کرو تم ساتھ بندگی اوسکی کے عبادت غیر اوسکی سے تحقیق کہ پروردگار میرا
نزدیک ہے امیدوار ونکو ساتھ رحمت کے اجابت کرنیوالا دعا کرنیوالونکا ہے ساتھ فضل
و احسان اپنے کے قَالُوا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا
يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ○ کہا قوم نے کہ اے صالح تحقیق کہ تہا
تو درمیان ہمارے امیدوار یعنی نشانی دانائی کی اور عقلمی کی بیچ پیشانی تیری کے دیکھتے
تھے ہم آگے اس سے کہ دعوی نبوت کا کرے تو اور چاہتے تھے ہم کہ بادشاہ تجکو اپنا بناوین
ہم یا امید رکہتے تھے ہم کہ ساتھ دین ہمارے کے صاحب دین کا ہووے تو اب ساتھ
اس بات کے کہ کہتا ہے تو امید تجسے توڑی ہمنے آیا ہمکو منع کرتا ہے تو اوس سے کہ
بندگی کرین ہم اوس چیز کے کہ تھے باپ دادے ہمارے پوجتے تھے اور تحقیق ہم بیچ
شک کے ہین اوس چیز سے کہ بلاتا ہے تو ہمکو طرف اوسکی توحید اور چھوڑنے عبادت
بتونکی سے ایک شک تہمت مین ڈالنے یعنی گمان کہ جان کو بیقرار اور دلکو بے آرام اور
عقل کو پریشان کرتا ہے قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ
رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ کہا صالح نے
اے قوم میری وہ کہ خبر دو تم مجکو کہ اگر ہوئین اوپر حجت روشن کے پروردگار اپنے سے
اور دی ہووے میرے تئین نزدیک اپنے سے پیغمبری پس کون ہے کہ یاری کرے
اور باز رکہے عذاب اللہ کے سے اگر نافرمانی کرون مین اوس کے تئین بیچ پہچانے رسالت
کے پس مین تمہارے تئین طرف اللہ کے بلاتا ہون اور تم مجکو طرف دین اپنے کے دعوت
کرتے ہو اور ساتھ میرے جہگڑتے ہو پس تم نہین زیادہ کرتے ہو میرے تئین سوا نقصان
اور خسارہ کے لاتے ہین کہ قوم ثمود کی نے بعد جہگڑے اور لڑائی بہت کے معجزہ مانگا
جیسے کہ سورہ اعراف مین مذکور ہوا اگر چاہے معلوم کرے کہ ساتھ دعا اوسکی کے
پتھر سے اونٹنی نکلی صالح علیہ السلام نے اوپر اون کے حجت پکڑے اور بیچ مقدمہ
اونٹنی کے وصیت شروع کی وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ
اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ اور کہا اے قوم میری یہ اونٹنی ہے کہ اللہ نے
پیدا کی ہے واسطے تمہارے جس حال مین کہ نشانی ہے اوپر قدرت اوسکی کے پس چھوڑ

تم اوسکو تو کہاوے اور چرے بیچ زمین اللہ کی کے یعنی رزق اوسکا اوپر تمہارے نہیں
ہے اور نفع خاص تمکو ہے اور نہ پہنچاؤ تم اوسکو بدی اور ایذا کہ اگر ساتھ برائی اوسکی کے
قصد کروگے تم پس پکڑے تمکو عذاب نزدیک یعنی پیچھے ایذا اوسکی کے عذاب کئے
جاؤ اور فرصت نپاؤ تم عذاب سے فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ذَٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ
مَكْذُوبٍ پس پے کیا اوس اونٹنی کو یعنی پاؤن کاٹے اور مفصل سورہ قمر مین مذکور ہوگا
اور پیچھے پے کرنے اونٹنی کے بچہ اوسکا اوپر پہاڑ کے چڑھا اور تین آوازین کین صالح
علیہ السلام اوسوقت درمیان قوم کے نہ تھا جب آیا احوال اوسکو سنا پس کہا تم جیوگے اور
فائدہ پاؤگے بیچ گھرون اپنے کے تین دن کہ چارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ ہے اور
ہفتہ کے دن اوپر تمہارے عذاب اوتریگا یہ وعدہ نہ جھوٹا ہے لائے ہین کہ چارشنبہ
کو منہہ اونکا زرد ہوا اور پنجشنبہ کو سرخ اور جمعہ کو سیاہ اور شنبہ کو عذاب اوترا۔
فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَالِحًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ إِنَّ رَبَّكَ
هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ۝ پس اوسوقت کہ آیا حکم ہمارا ساتھ عذاب اونکے کی نجات دی ہمنے
صالح کو اور اون لوگون کو کہ ساتھ اوس کے تھے ایمان لانے والے ساتھ فضل اور
بخشش کی نزدیک ہمارے سے نہ ساتھ عمل اونکے کے یعنی محض فضل سے صالح کو اور
مسلمانونکو نجات دی ہمنے اوس بلا اور آفت سے اور رسوائی اوسدن کی سے یعنی
قیامت کے سے تحقیق کہ پروردگار تیرا وہ زور آور ہے یا صاحب قدرت ہے اوپر
نجات مومنونکی غالب ہے اوپر دشمنون کے ساتھ ہلاک کرنے اونکے کے وَأَخَذَ
الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ ۝ اور پکڑا اون لوگون کو کہ
ستم کیا اونہون نے اوپر اپنے ساتھ کفر کے آواز بڑی نے مراد آواز جبرئیل علیہ السلام
کی ہے **زاد المسیر** مین لایا ہے کہ بیچ اوس تین دن کے کہ وعدہ جینے کا تہا
اپنے گھرون مین بیٹھ کر قبرین تیار کین اور عذاب کے منتظر تھے جب چوتھے دن
سورج نکلا اور عذاب نہ آیا گھرون سے باہر آئے اور ایک دوسیر کو آپسمین پکارتے
تھے کہ ایکا ایکی جبرئیل علیہ السلام اوپر صورت اصل اپنی کے کہ پاؤن اوپر زمین کے
اور سر اوپر آسمان کے پر پھیلائے ہوئے مشرق سے مغرب تلک پاؤن اوسکے زرد
اور بازو اوسکے سبز اور دانت سفید اور براق یعنی چمکتے ہوئے اور پیشانی روشن

اور رخسار سب چمکتے ہوئے اور بال بہر اوٹکے کے سرخ مانند مونگے کے ظاہر ہوا تو قوم ثمود نے
اس حال کو دیکھکر مونہہ طرف گہرون کے کیا اور وہ قبرین کہ تیار تہین اونمین آئی جبرئیل
علیہ السلام نے نعرہ کیا کہ موتوا علیکم لعنۃ اللہ یعنی مرو تم اوپر تمہارے لعنت اللہ
کی ہوجیو سب ایکبارگی موئے اور لرزہ گہرون مین پڑا اوپر جتہین اوپر اون کے گرین
ہین ہوئے بیچ گہرون اپنے کے مردے کان لم یغنوا فیہا الا ان ثمود اکفروا ربہم الا
بعدا لثمود ۵ گویا کہ ہرگز نتھے بیچ اون گہرون کے وسیط مین لایا ہے کہ
اللہ تعالی نے ساتھ اوس آواز کے ہلاک کیا اوسکو کہ قوم ثمود کی سے تہا مشرق
میں اور مغرب مین مگر ایک مرد کہ نام اوسکا ابو رغال تہا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچہا کہ ابو رغال کون ہے آنحضرت نے فرمایا کہ باپ ہے قبیلہ ثقیف کا
جانو تم کہ تحقیق قوم ثمود نے انکار کیا پروردگار اپنے کو جانو تم کہ دوری ہے رحمت سے
خاص قوم ثمود کی کو ولقد جاءت رسلنا ابرھیم بالبشری قالوا سلما اور البتہ
تحقیق کہ آئے بیجے ہوئے ہمارے فرشتون سے کہ گیارہ یا بارہ یا سات یا آٹھ تھے اور
وبساطی مین کہا ہے کہ تین فرشتے یعنی جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام اوپر
صورت جوانون خوبصورت کے آئے طرف ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ خوشخبری کی
ساتھ بیٹا ہونیکے یا ہلاک ہونے قوم لوط کی حقایق سلمی مین مذکور ہے کہ وہ خوشخبری
تہی ساتھ دوستی ہمیشگی کے صاحب کشف الاسرار نے فرمایا ہے کہ جو پہلے
سے خلیل کو نوازا کہ کہا واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا آخر ساتھ ہمیشگی دوستی کی بشارت دی
اور بہی حقایق مین لایا ہے کہ وہ خوشخبری تہی ساتھ ظاہر ہونے حضرت رسالت
کے صلب اوس کے سے اور ساتھ اس کے کہ وہ خاتم پیغمبرونکا اور صاحب تاج
حمد کا ہے اور ایک بشارت یہ کہ باپ کو ایسا بیٹا ہووے ع
خوشوقت آن پدر کہ چنین باشدش پسر ٭ شاباش آن صدف کہ چنین پرورد گہر ٭
آبا از و بکرم وابنا از و عزیز ٭ صلوا علیہ ما طلع الشمس والقمر ٭
وبساطی مین لایا ہے کہ جبرئیل واسطے ہلاک قوم لوط کی آیا تہا اور اسرافیل بشارت
بیٹے کی ابراہیم کو لایا تہا اور میکائیل واسطے محافظت لوط اور اہل اوس کے اور
نکالنے اون کے موتفکات سے القصہ جب نزدیک خلیل کے آئے کہا

ع ۶

جو بسبب نبی تھے حضرت یوسف نے یہ بات اس واسطے کہی جو جانین وہ کہ یہ خاندان نبوت سے ہے یعنی نبیون کی اولاد سے ہے یہ شرافت جانکر زیادہ اونکی بات کو سچ جانین اور کہا کہ مَا كَانَ لَنَا اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ نہچاہیے اور لایق نہین ہمکو جو ہم نبی زادے ہین کہ شریک کرین خدا تعالی کے ساتھ کسی چیز کو بلکہ اوسکو اپنی ذات مین اکیلا اور یکتا جان کر بندگی کرین اوسکی ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ه یہ خدا تعالی کا ایک جاننا فضل ہے خدا تعالی کے ہم پر اور سب آدمیون پر بھی فضل ہے اوس کا جو اون کے واسطے نبیونکو بہنچا تو اونکو راہ خدا کی بتا دین اسے پر اس بات کو بہت لوگ جن کے واسطے نبی آئے ہین شکر نہین کرتے نبی کے بھیجنے کی نعمت کا یعنی نبی کا بھیجنا بڑی نعمت ہے آدمیون پر کہ نبیون کے بتلانے سے راہ خدا کی پاتے ہین اور کفر کی بلا سے امن مین رہتے ہین یہ کہہ کر حضرت یوسف علیہ السلام اور طرح سے لگے سمجھانے اور خدا تعالی کے دین کو لگے بتانے کہ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ اے قیدیو سمجھو تو کہ بہت سے خدا طرح کی جدا جدا جو تم رکھتے ہو یعنے کوئی سونیکا کوئی روپی کا کوئی لوہے کا کوئی پتھر کا کوئی بڑا کوئی چھوٹا خدا جو یہ ہین تمہارے انکا کہنا اچھا ہے یا خدا تعالی ایک زبردست کا ماننا بھلا ہے مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ نہین پوجتے تم سوائے خدا تعالی کے مگر نامونکو یعنے کیئے چیزونکا نام مقرر کر رکھا ہے تمنے اور تمہارے باپ دادانے جو وہ چیزین دراصل کچھ نہین ہین اور نہین بھیجا خدا تعالی نے واسطے پوجنے اون کے کی کوئی دلیل جو مقرر ہو اور سچ جانے کہ وہ کچھ چیز بھی ہین یعنی جو تمہارے بڑون نے کیئے نام مقرر کر رکھے ہین جو وہ نرے نام ہی ہین اور دراصل کچھ ہین ہی نہین اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ط نہین کہا پوجنے کو سوائے خدا تعالی کے جو وہ ہے لایق پوجنے اور بندگی کو ہے یعنی سوائے خدا تعالی کے کسیکی بندگی کو نہین فرمایا بلکہ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ کہا ہے تم سبکو کہ نہ پوجو کسیکو سوا اوسی کے جو وہی خدا تعالی ہے پیدا کرنیوالا سب کا ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ه

یہ بندگی کرنا اور پوجنا فقط اوسی کا یہی دین مذہب مضبوط ہے اسکے پر بہت
آدمی نہین جانتے اس بات کو اور نجاننے سے خراب ہین جب یہ دین مضبوط
اور خدا کی وحدانیت یعنی ایک جاننا خدا کا بیان کر چکے تب اون کے خواب
کی تعبیر لگے دینے اور کہا کہ یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُکُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّہٗ خَمْرًا
اے قید یو سنو تعبیر اپنے خوابونکی تم مین سے ایک جو آبدار ہے چھوٹ کر قید سے
پھر پلاویگا خاوند اور صاحب اپنے کو یعنی بادشاہ کو شراب جس طرح سے ہمیشہ
پلاتا تہا اور بادشاہ تیری بھی تقصیر معاف کریگا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ فَتَاْکُلُ الطَّیْرُ
مِنْ رَّاْسِہٖ اسے پردو سمراتم دونو مین سے جو وہ باورچی یا بکاول ہے سولی پر
چڑہایا جاویگا پھر کہا وین سگے جانور اوس کے سر سے بھیجا اور گوشت جب یہ
تعبیر اونھون نے سنی آبدار تو خوش ہوا پر بکاول نے کہا مین نے تو خواب دیکھا
بھی نہین حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْہِ تَسْتَفْتِیٰنِ
کہہ چکا مین تعبیر اور ہو چکا کام جو ہونا تہا وہ جو تمنے مجھسے پوچھا تھا یعنی جو مین نے
خواب کی تعبیر کہی وہ اگر خواب دیکھا یا ندیکھا تھا وہ ہو چکا اب پھرنے کا نہین
وَقَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّہٗ نَاجٍ مِّنْھُمَا اذْکُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّکَ اور کہا حضرت یوسف
نے اوسکو جسکو جانتے تھے کہ یہ چھوٹیگا اور بادشاہ اوس کی تقصیر معاف
کریگا یعنی اپنی خدمت قدیمی پر پھر قایم ہوگا اوس سے کہا کہ یاد کیجو مجھے یعنی
ذکر کیجو میرا آگے اپنے بادشاہ کے یعنی میرا حال کہیو کہ ایک بیگناہ قیدخانے مین
ہے اوس کا احوال معلوم کر کے قید سے نکالو کہتے ہین کہ اس بات کے تین دن
پیچھے بادشاہ کو معلوم ہوا کہ تقصیر اوس باورچی یا بکاول کی ہے حکم کیا تو اوسے
سولی پر چڑہایا اور وہ آبدار بیتقصیر تھا اوسے وہی خدمت قدیم جو پانی پلانے
کی تھی دی کہ سرفراز کیا جب وہ آبدار بادشاہ کے پاس پہنچا حضرت یوسف کو
اور اونکا وہ کہنا سب اوسکی یاد سے جاتا رہا فَاَنْسٰہُ الشَّیْطٰنُ ذِکْرَ
رَبِّہٖ پھر بہلا یا شیطان نے مذکور کرنا حضرت یوسف کا بادشاہ کے آگے
فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَ پھر دیر کی رہے حضرت یوسف قید
خانے مین کتنے برس کہتے ہین کہ تین برس سے زیادہ نو برس تک اور بعضے

کہتے ہین کہ اوس آبدار کے چھوٹنے کے پیچھے سات برس رہے قید مین اور
مشہور یون ہے کہ جس روز سے قید ہوئے تھے تد سے بارہ برس قید مین رہے
کہتے ہین کہ ایک دن حضرت جبرئیل قید خانے مین آئے حضرت یوسف نے
پہچانا اور کہا کہ اے بہائی پیغمبرون کے تمہارا آنا گنہگارون کے جگہ کس سبب
ہوا حضرت جبرئیل نے کہا کہ خدا تعالے نے تجھے سلام بہیجا ہے اور کہا کہ تجھے
شرم نہین آئی کہ آدمیونکو جانتا ہے تو قید سے چہڑانے والا قسم ہے اپنی بڑائی
اور خدائی کی جو تجھے کئے برس قید مین رکہون حضرت یوسف نے کہا اے
جبرئیل بارے یہ کہو کہ مجہسے اس حال مین خدا تعالی خوش ہے حضرت جبرئیل نے کہا کہ ہان تجہسے خوش
ہے تو کہا پہر حضرت یوسف نے تو کیا پروا ہے جو وہ خوش ہے تو پہر کسی مصیبت کا غم نہین مجہے خدا تعالی
کی خوشی مطلوب ہے کہتے ہین کہ جب وہ دن مصیبت کے آخر ہوئے مصر کے
بادشاہ ریان نے ایک رات خواب ڈراونا دیکہا فجر کو سارے حکیمون اور
عقلمندون اور تعبیر کہنے والونکو بلایا وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ
يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ اور کہا بادشاہ ریان نے کہ
بیشک خواب مین دیکہا مین نے کہ سات گائین موٹیان ہین کہایا اونکو اور ایک
سات گاؤن سوکہی دبلیون نے اور ویسی ہی کچھ موٹی نہوئین اور سات
بالین اناج کی ہری اور تازی ہین اونکو اور ایک سات بالون سوکہیون نے
لپیٹ کر ایکدم مین ڈہانک لیا اور غائب کیا وہ ہری تازی بالین ان سوکہی
بالون مین چہپ گئین جب بادشاہ یہ خواب کہہ چکا تو پہر پوچہا کہ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ
أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِن كُنتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ ۝ اے جماعت عقلمندون
اشرافونکی اور تعبیر دینے والے خوابونکی بتاؤ اور خبر دو مجہے اور کہو تعبیر میرے
خواب کی اگر ہو تم خواب کی تعبیر دینے والے قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ وَمَا نَحْنُ
بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ ۝ کہا اون حکیمون اور داناؤن نے کہ یہ خواب کچھ
یونہی واہی تباہی جہوٹا سا ہے اور ہم نہین ایسے خوابون بیہودہ کی تعبیر جاننے
والے یعنی ہم سچے خواب کی تعبیر کہتے ہین اور یہ یونہی خواب کچھ جہوٹا سا ہے
بادشاہ انکا جواب سنکر غمگین ہوا اور فکر مین گیا کہ کس سے پوچہون اور کیونکر

معلوم کرون اس خواب کی تعبیر کو اوس آبدار نے جب فکرمند دیکھا بادشاہ کو تب وہ اپنا خواب اور تعبیر بتانے حضرت یوسف کی اور وہی ہونا اوس تعبیر کا اوسے یاد آیا وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ اور کہا اوس نے جو چھوٹا تھا اون دونون قیدیون سے اور وہ یاد آیا بہت مدت کے پیچھے جو کہا تھا حضرت یوسف نے کہ میرا حال بادشاہ سے کہہ کر مجھے چھٹا ئیو جب یہ یاد آیا تو کہا بادشاہ سے مین بتاؤن تمہین ایک شخص کو واسطے تعبیر کہنے اس خواب کے مجھے بھیجو قیدخانے مین جو وہان ایک آدمی ہے جو وہ تعبیر خواب کی بتاتا ہے وہی ہوتا ہے یعنی سچی تعبیر کہتا ہے یہ بات سُنکر بادشاہ بہت خوش ہوا اور کہا جلدی جا اور تعبیر میرے خواب کی اوس سے پوچھ آبدار آداب بجالایا اور بادشاہ کے پاس سے قیدخانہ مین آیا اور کہا يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ اے یوسف سچے یعنی سچ خواب کی تعبیر بتانے والے کہہ بادشاہ کے خواب کی تعبیر جو دیکھا ہے بادشاہ نے خواب مین کہ سات گاؤن موٹیونکو کھایا سات گاؤن دبلیون نے اور سات بالون ہریونکو سات بالون سوکھیون نے لپٹ کر سکھا دیا سب حکیم اور دانا اس خواب کی تعبیر مین حیران ہین تو اسکی تعبیر بتادے تو لَعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ پھر جاؤن مین تجھسے سُنکر طرف لوگون کے یعنی اوس مجلس مین جو بادشاہ رہان اور امرا وہان میری راہ دیکھتے ہین جاکر تعبیر خواب اوس کی کہون تو شاید کہ تیرے طفیل وہ بھی جانین کہ اس خواب کی یہ تعبیر ہے اور تیری بزرگی سے واقف ہون حضرت یوسف نے یہ خواب سنکر کہا وہ سات گائین موٹیان اور سات بالین ہری نشانی ہے سات برس سمے کی سے یعنی ان برسون مین خوب سما ہوگا آناج سستا اور میوہ بہت اور بلینہ خوب ہون گے اور اون سات گاؤن دبلیون اور اون سات بالون سوکھیون سے اشارہ ہے سات برس کے کال سے کہ ہرگز مینہ نہ برسے اور زمین پر سبزی بھی نہ اوگے گی یہ خواب کی تعبیر کہہ کر اوسکا علاج

بتانے لگے اور قال تزرعون سبع سنین دابا کہا کھیتی کرو اب سات برس تک ہمیشہ یعنی تغافل اور سستی نکرو یعنی ایسی طرح کھیتی کرو کہ ایک ذرہ زمین کو خالی چھوڑو فما حصدتم فذروہ فی سنبلہ الا قلیلا مما تاکلون پھر جو وہ کھیتی کاٹو تو اناج کو رہنے دو اونہیں بالون مین یعنی غلہ کو بالون یعنی بھس سے جدا نکرو اور ویسہی کوٹھون مین بھر رکھو تو کیڑا یا گھن سے خراب نہو مگر تھوڑا سا کھانے کے لایق بالون سے نکال کر کھاؤ ثم یاتی من بعد ذلک سبع شداد یاکلن ما قدمتم لھن الا قلیلا مما تحصنون پھر آوین گے پیچھے ان سات برسون پر سے کے سات برس کال کے جو اشارہ ہے دبلی گاؤن ہور سوکھی بالون سے اون کال کے برسون مین کھاوین گے لوگ وہ جو بالون مین رکھا ہے تھوڑا تھوڑا اوس رکھے ہوئے مین سے ثم یاتی من بعد ذلک عام فیہ یغاث الناس وفیہ یعصرون پھر آوین گے پیچھے اوس کال کے برس سے کے جو اون مین فریاد لوگون کی داد کو پہنچیگی یعنے کال تمام ہوگا اور مینہ برسیگا اور کھیتیان ہونگی اور میوے ہون گے اور دودہ بکریون دنبیون سے دوہین گے یعنے سات برس کے کال کے پیچھے پہر سما ہوگا جب حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ تعبیر اوس خواب کی اور اوسکا علاج بتایا اوس آبدار نے آن کر بادشاہ سے کہا بادشاہ سنکر بہت خوش ہوا اور اوس کی جی مین یون آیا کہ اوسہی کی زبان سے سنئے وقال الملک ائتونی بہ اور کہا بادشاہ ریان نے کہ یوسف کو میری پاس لاؤ تو مین اوسکی زبان سے سنون تعبیر اپنے خواب کی فلما جاءہ الرسول پھر جب وہ بھیجا ہوا بادشاہ کا یعنی وہ آبدار آیا حضرت یوسف کے پاس اور کہا کہ اے یوسف تجکو بادشاہ نے بلایا ہے تو تیرے منہ سے وہ تعبیر سنے قال ارجع الی ربک فسئلہ ما بال النسوۃ التی قطعن ایدیھن ان ربی بکیدھن علیم جواب دیا حضرت یوسف نے کہ پہر جا اپنے بادشاہ پاس اور کہہ اوسکو کہ پوچھے اور معلوم کرے حال اون عورتونکا جنہون نے ہاتھ اپنے زلیخا کی مجلس مین کاٹے تھے بیشک رب میرا انکے عورتون کے بنے واقف اور جاننے والا ہے یعنی جا کر کہہ بادشاہ سے کہ یوسف کہتا ہے کہ

پہلے یہ بات حضرت یوسف نے اسواسطے کہی کہ بادشاہ بھی جانے کہ یوسف بے تقصیر ہے تو عزت زیادہ ہووے جب یہ پیغام آبدار نے آن کر بادشاہ سے کہا بادشاہ نے فرمایا کہ اون عورتونکو جمع کرو اور زلیخا کو بھی لاؤ اور قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوسُفَ عَن نَّفْسِهِ اور کہا بادشاہ ریان نے اون عورتون کو کہ کیا حال تھا تمہارا اور کیا دیکھا تمنے جب کہ چاہی آرزو اپنی تمنے یوسف سے یعنی جسوقت کہ تمنے یوسف سے اپنے دل کی آرزو چاہی تھی کیا دیکھا اوسکو قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِن سُوءٍ کہا سب اون عورتون نے کہ پاک ہے خدا تعالے اس سے کہ پیدا نکر سکے ایسی پاکیزہ خوبصورت یوسف کو نہین جانتے ہم یوسف پر کچھ برائی یعنی ہرگز برائی ہمنے ذرا بھی نہین دیکھی یوسف سے جب زلیخا نے دیکھا کہ اب کچھ فائدہ نہین جھوٹھ بولنے مین وہ بھی سچ بولے اور یوسف علیہ السلام کی بیگناہی پر اقرار کیا اور قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ کہا عزیز کی عورت نے یعنی زلیخا نے کہ اب ظاہر ہوئی اور کہا زلیخا نے کہ أَنَا رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ہمنے چاہی تھی یوسف سے اپنے دل کی آرزو کو اور وہ ہر طرح بیشک سچا ہے یعنی اوسکی کچھ تقصیر نہین اور سچا تھا جو عزیز کے آگے کہا تھا کہ زلیخا مجھسے چاہتی تھی اپنے دلکی آرزو اور مین بھاگا ہون اوس سے یہ معلوم کر کے بادشاہ نے حضرت یوسف کو کہلا بھیجا کہ اون عورتون نے اپنے گناہ پر اقرار کیا اب تو آ جو تیری روبرو انکو تنبیہ کرون حضرت یوسف نے اس کا جواب یہ دیا کہ میری غرض نہین کہ اونکو تنبیہ کرو بلکہ مدعا میرا وہ ہے کہ ذَٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ اس بات کو اسواسطے کہا تو جانین عزیز دو باتونکو کہ ایک تو مین نے اوس کے گھر مین برا کام نہین کیا اوس کے پیچھے اور اوس کے پالنے کا حق ادا کیا مین نے اور دوسرے یہ کہ جانے کہ خدا تعالے نہین دکھلاتا برا کام کرنیوالون کو حضرت یوسف نے چاہا کہ اونکو خبردار کرے کہ مین اپنے گناہ نکرنے پر مغرور نہین ہون بلکہ شکر خدا تعالی کا کرتا ہون کہ اوس نے مجھے ایسے گناہ سے بچایا کہا اگر اوسکی پناہ نہوتی تو کیونکر مین بچ سکتا اور یہ کہ

پ ۱۳

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْۗءِ اِلَّا مَا

رَحِمَ رَبِّيْ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور نہین مین بہلا اور اچہا اور بیگناہ کہتا اپنے تئین یعنے مین نہین کہتا کہ میرا جی کسی بات کو نہین چاہتا بلکہ بیشک جی چاہتا ہے سب کا برائی اور گناہ کرنیکو مگر جسپر رحم کرے پالنے والا میرا اور اپنی پناہ مین رکہے وہی گناہ سے بچتا ہے بیشک رب میرا بخشنے والا ہے اونکا جنکا جی چاہتا ہے گناہ کرنیکو اور کرتے نہین اور مہربان ہے کہ اپنے بندونکو گناہ کرنے سے بچاتا ہے کہتے ہین کہ باتین حضرت یوسف کی سب آنکر بادشاہ سے کہین بادشاہکو ان باتون سے زیادہ شوق اون کے ملنے کا ہوا وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ اور کہا مصر کے بادشاہ ریان نے کہ لاؤ یوسف کو میرے پاس توچہوڑون مین یعنے دون مین اوسکو اپنے واسطے یعنی اپنے آرام اور فراغت کے واسطے کام ملک کا یعنی اپنے گہر کا مختار اوسے کرون کہتے ہین کہ ستر خواص اور ستر گہوڑے خاصے تیار کرکے اور پوشاک عمدہ قید خانے مین حضرت یوسف علیہ السلام کے واسطے بادشاہ نے بہیجی اور بڑی دہوم سے اور بڑی شان سے حضرت یوسف کو قید خانے مین سے لائے جب نزدیک بادشاہ کے آئے بادشاہ نے بہت عزت اور حرمت کی اور گلے لگایا اور اپنے پاس برابر بٹہایا اور فَلَمَّا كَلَّمَهٗ پہر جب باتین کرنے لگے اور بادشاہ نے اوس سے خواب کی تعبیر پوچہی حضرت یوسف نے تعبیر اوسکی وہی بتائی بادشاہ نے خوش ہوکر قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ کہا کہ اے یوسف بیشک تو آج سے ہمارے پاس صاحب عزت اور امانت دار ہے سب چیز پر یعنے تجہے مختار کیا جو تیرا جی چاہے کام خدمت مجہسے مانگ لے قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰي خَزَاۗىِٕنِ الْاَرْضِ اِنِّىْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ کہا حضرت یوسف نے کہ مجہکو حاکم کر اوپر خزانون زمین کے یعنی وہ جو سارے تیرے ملک کا محصول آتا ہے مجہکو اوس پر حاکم کر بیشک مین رکہنے والا ہون اور

کچھ اوس محصول مین نقصان نہین ہونے دینے کا اور عقلمند ہون مین ملک
داری کے کام مین اور کئیے زبانین جانتا ہون مین فائدہ کہتے ہین حضرت
یوسف بہتر بولیان بولتے تھے اور سمجھتے تھے کہتے ہین کہ بادشاہ ریان نے
ایک تخت جڑاؤ سونیکا اور ایک تاج جھلاجھل کا حضرت یوسف کو دیا
اور کنجیان خزانون کی اون کے حوالے کین اور سارے ملک پر مختار کیا
اور عزیز کو تغیر کیا تھوڑے دنون پیچھے عزیز مر گیا اور بادشاہ کے کہنے سے
زلیخا سے نکاح کیا اور اوس سے دو بیٹے ہوئے ایک منیشا دوسرا افراہیم
اور فرماتا ہے خدا تعالیٰ کہ وَكَذَٰلِكَ اسی طرح جو بادشاہ ریان کو مہربان
کیا ہمنے اور مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَن
نَّشَاءُ وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ عزت دی ہمنے یوسف کو مصر کی زمین مین جو اوسکا
ایک سو بیس کوس لنبان اور ویسا ہی چکلان تہا یعنے مصر کے بادشاہ کا
اسنے کو سون مین حکم تہا اور مختار تھا یوسف علیہ السلام اس ساری زمین
مین کہ جہان چاہتا تھا وہان جا بیٹھتا تھا اور پہنچاتا ہون نعمت دنیا کی مہربانی
اپنی سے جسکو چاہتا ہون اور نکار اور نالایق نہین کرتا ہون مین مزدوری
اور حق نیک کام کرنیوالونکا یعنے نیکون کی محنت کو ضایع نہین کرتا ہے
اونکو نیکی کا بدلہ دیتا ہون مین اگر وہ نیکی کرنیوالے مسلمان ہوتے ہین تو
دین دنیا مین دونو جگہ دیتا ہون اور اگر وہ کافر ہوتے ہین تو دنیا ہی مین اونکو
بدلہ اونکی نیکی کا دیتا ہون دین مین کچھ نہین وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا
وَكَانُوا يَتَّقُونَ اور ہر طرح بدلہ نیکی کا آخرۃ مین یعنے دین مین بہت اچھا ہے
اونکو جو ایمان لائے ہین خدا تعالیٰ پر ایک جان سے یعنی جنہون نے
خدا کو ایک جانا ہے اور پیغمبر اوس کے کو بیشک جانا ہے اور دنیا مین وہ اپنے
تئین بچانے والے ہین ہر برائی اور گناہ سے جیسے حضرت یوسف نے اپنے
تئین زنا اور بدکاری سے بچایا تو دنیا مین ایسے مرتبہ کو پہنچے اور آخرۃ مین تو
سبحان اللہ کیا پوچھنا ہے اوس رتبے کا جو کہنے مین نہ آسکے فائدہ کہتے
ہین کہ جب حضرت یوسف مصر کے ملک پر مختار اور حاکم ہوئے جا بجا زمیندارونکو

ع ۸ ۱

کہلا بہیجا اور تقید کیا کہ ایسی کہیتی کرو جو کہین ذرا زمین خالی نرہے اور بڑی
بڑی کوٹھی اور گہتے غلہ کے رکہنے کو بنوائے جب کہیتی تیار ہوئی سارے برس
کے خرچ کے موافق لیکر باقی آناج کو ویسا ہی بالون مین بھس سمیت کوٹھون
مین بہرا سات برس تک اسیطرح کیا آٹھوین برس جو کال شروع ہوا مینہ
برسنا موقوف ہوا شام اور مصر کے ملک مین آناج مہنگا ہوا اوس گرد کے
لوگ مصر کے شہر مین آتے تھے اور آناج خریدتے تھے پہلے برس تو لوگون
نے نقد روپئے دیکر آناج مول لیکر کہایا دوسرے برس گہنا زیور دیکر لیا تیسرے
برس لونڈی غلام دیکر لیا چوتھے برس گہوڑا گائے بکری اونٹ دیکر لیا پانچوین
برس باغ حویلیان دے کر لیا چھٹے برس اپنے فرزندونکو دیکر لیا ساتوین
برس سبنے اپنے غلامی کے خط لکہدئے حضرت یوسف کو اور منت سے آناج
لیکر کہایا حضرت یوسف نے یہ سب احوال بادشاہ ریان سے ظاہر کیا بادشاہ
نے کہا یہ سب تیری غلام ہین اور تو مالک مختار ہے جو چاہے سو کر حضرت یوسف
نے بادشاہ کے روبرو سب کو آزاد کیا اور فرزند اون کے اور باغ حویلیان
اور گہوڑا اونٹ اور گہنا جس جس کا تھا اوس کے حوالے کیا اور بخشا یہ خدا تعالیٰ
نے اسواسطے کیا تہا کہ جب حضرت یوسف کو عزیز کے ہاتھ مالک نے بیچا تہا
سب نے اونکو غلام زر خرید جانا تہا اب اون سب کو بلکہ دور دور کے لوگونکو
زن و بچون سمیت اونکو بکوایا تو کوئی اونہین غلام نکہہ سکے کہتے ہین کہ وہ
کال جب کنعان مین پہنچا جو حضرت یوسف کا وطن تہا وہین حضرت یعقوب
علیہ السلام اپنے کنبے سمیت رہتے تھے اونکی اولاد کا بھی کال سے برا حال
ہوا باپ سے آن کر کہا کہ مصر کے شہر کے بادشاہ کی تعریف سنتے ہین کہ
سب کال کے مارون پر مہربانی کرتا ہے اور غریبون اور مسافرونکو خوش کرتا ہے
اگر تو رخصت دیوے تو ہم بھی جاکر کہانیکو لاوین جو ہمارے فرزند اور عورتونکا
فاقون سے برا حال ہے حضرت یعقوب نے رخصت دی اور کہا بنیامین کو
میری خدمت کے واسطے چھوڑ جاؤ پر اونٹ اوسکا بھی لیجاؤ تو اوسکا
حصہ غلہ کا لاؤ یہان سے دسون بھائی اونٹون پر سوار اور ایک اونٹ بنیامین

کا بغیر سوار کے خالی اور ہر ایک نے جنس لچہ اپنے ساتھ لے لے تو وہتے دیکر آناج لاوین یہ سب روانہ ہوئے وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنكِرُونَ اور آئے بہائی یوسف کے مصر مین کنعان سے پھر اندر آئے پاس حضرت یوسف کے اور رسم ادب کے بجالائے پہچانا حضرت یوسف نے اپنے بہائیونکو دیکہتے ہی اور اونہون نے نہ پہچانا حضرت یوسف کے سبب اوس کے جو بہت مدت پیچھے دیکہا تہا قائل کہتے ہین کہ چالیس برس پیچھے دیکہا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت یوسف مُنہہ پر نقاب رکہتے تہے اور چلون کے اندر سے باتین کرتے تھے اس سبب نہ پہچانا تھا حضرت یوسف نے پوچہا کہ تم کون ہو جو جاسوس اور ہرکارے سے معلوم ہوتے ہو اونہون نے کہا اے بادشاہ خدا تعالے سے پناہ مانگتے ہین ہم ایسے باتون سے ہم سب ایک باپ کے بیٹے ہین حضرت یوسف نے پوچہا تمہارے باپ کے کتنے بیٹے ہین اونہون نے کہا بارہ بیٹے تھے ایک کو بچپن مین بہیڑیا لیگیا اور ایک کو باپ کی خدمت کے واسطے گہر مین چہوڑ آئے ہین اور ہم دس بہائی تیری خدمت مین آئے ہین حضرت یوسف نے پوچہا اس شہر مین کوئی تمہین جانتا ہے جو شاہدی تمہارے سچ پر دیوے اونہون نے کہا مصر کے لوگ ہمین نہین پہچانتے حضرت یوسف نے کہا تم مین سے ایک یہان رہے اور سب جاوین اوس بہائی کو جو گہر چہوڑ آئے ہو لاوین تب تمہین سچا جانین اونہون نے فال کہولی اور قرعہ ڈالے شمعون کا نام نکلا شمعون نے کہا مین رہونگا حضرت یوسف نے اپنے خدمتگذارون کو کہا کہ انکی جنس جو لائے ہین لو اور آناج بہردو وَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ اور جبوقت تیار کیا انکا کام یعنی اون سب کو ایک ایک اونٹ آناج کا بہر دیا اونہون نے کہا یہ ایک اونٹ جو اوس بہائی کا جو باپ کے پاس ہے اسے بھی بہر دو حضرت یوسف نے کہا کہ مین آدمیون کے حساب سے دیتا ہون اونٹون کے حساب سے نہین دیتا اونہون نے تکرار کی قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنزِلِينَ کہا حضرت یوسف نے کہ لاؤ میرے پاس بہائی کو جو تمہارا ہے

باپ کی طرف سے یہ نہین دیکھتے تم کہ مین پورا ناپ کر دیتا ہون سپانا یعنی حق
کسیکا رکہتا نہین اور مین بہت اچھا اوتارنیوالا ہون مسافرونکا یعنی مہمان
کے اوتارنے مین اور مہربانی کرتے مین کمی نہین کرتا فَاِنۡ لَّمۡ تَاۡتُوۡنِیۡ بِهٖ فَلَا كَیۡلَ
لَكُمۡ عِنۡدِیۡ وَلَا تَقۡرَبُوۡنِ ۝ پہر اگر تم نلائے میرے پاس اپنے بہائی کو
تو مین نہین دینے کا تمکو اناج اور تم پاس میرے مت آئیو قَالُوۡا سَنُرَاوِدُ
عَنۡهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوۡنَ ۝ کہا اونہون نے اوسکو ہم مانگین گے اوس کے باپ سے اور
تکرار کرینگے اور ہم کرنیوالے ہین اس کام کے یعنی خدا نے چاہا تو ہم مقرر لے آوین گے بہائی کو
وَقَالَ لِفِتۡیٰنِهِ اجۡعَلُوۡا بِضَاعَتَهُمۡ فِیۡ رِحَالِهِمۡ اور کہا یوسف نے چپ کے اپنے
خدمتگارون سے کہ رکھ دو جنس انکی وہ جو مول مین اناج کے دی ہے اونکے
بوجہون مین یعنے اونہون کی جنس بہی اناج مین چہپا کر اونہون کے اونٹون پر رکھ
دی کہتے ہین کہ وہ جنس بودار کی کہالین تہین اور کئے جوڑے پاپوش کے تہے یہ
اسواسطے کیا کہ نجانا حضرت یوسف نے کہ بہائیون کے ہاتہ اناج بیچے اور دوسرے
اس واسطے کہ لَعَلَّهُمۡ یَعۡرِفُوۡنَهَاۤ اِذَا انۡقَلَبُوۡۤا اِلٰۤی اَهۡلِهِمۡ لَعَلَّهُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ ۝ شاید کہ یہ
پہچانین جنس اپنی کو جب پہرین یعنی جب جاوین طرف اپنے کنبے کے اور کہولین
بوجہونکو شاید کہ یہ پہر پہرین میری طرف اور بہائی کو لاوین یعنی جب یہ اپنے وطن مین
پہنچین اور اونٹون پر سے اوتار کے بوجہونکو کہولین اور اپنی جنس پہچانین جانین کہ بہولے
سے یہ ہماری چیزین پہر آئی ہین یہ حق اونکا ہی اس سبب پہر آوین یہان تو بہائی کو
لیتے آوین فَلَمَّا رَجَعُوۡۤا اِلٰۤی اَبِیۡهِمۡ قَالُوۡا یٰۤاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الۡكَیۡلُ فَاَرۡسِلۡ مَعَنَاۤ اَخَانَا نَكۡتَلۡ
وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ ۝ پہر جب گئے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کے اپنی باپ کی طرف کہا انہون نے
کہ اے بابا منع کیا ہے ہمسے اناج ماپنا یعنی مصر کے پادشاہ نے کہا کہ پہر مین نہ دیونگا
کا اناج اگر تم اوس بہائی کو نلاؤ گے تو پہر بہیج ساتہ ہمارے بہائی کو یعنی بنیامین کو
ہمارے ساتہ بہیج تو ماپ لاوین اناج کو اور بیشک ہم اوسکے رکہوالے ہین اور خبردار
ہین اوسکی ہر بات سے قَالَ هَلۡ اٰمَنُكُمۡ عَلَیۡهِ اِلَّا كَمَاۤ اَمِنۡتُكُمۡ عَلٰۤی اَخِیۡهِ مِنۡ قَبۡلُ
فَاللّٰهُ خَیۡرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ ۝ کہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہ اے فرزندو کیون نہ اعتبار کرون مین
تمہارا بنیامین پر جیسے کہ اعتبار کیا تہا مین نے اوپر یوسف کے پہلے اس سے جو تمنی کہا تہا کہ ہم اوس کے نگہبان اور رکہوالی ہین اور پہر کیا

مین تمہارا اعتبار نکیجیو ان پہر خدا تعالی بہت اچہا رکہوالا ہے اور خبردار اور وہی بخشنے والون اور رحم کرنے والون سے بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے مجہے سوائے خدا تعالی کے کسی کا بہروسا نہین وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ اور جب حضرت یعقوب کے فرزندون نے کہولے بوجہ اپنی پایا اوسمین جنس اپنی کو جو مصر کے بادشاہ کو آناج کے مول مین دی تہی اور اوس نے چہپا کر پہیر دی تہی یعنی چہپا کر رکہدی تہی قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ اور کہا اونہون نے کہ بابا کیا چاہین ہم یعنے کیا کیا تعریف کرین ہم اوس کے احسان کی اور یہ دیکہہ جنس ہماری جو ہم آناج کے مول مین دی آئے تہے پہیر دئے ہمکو اب لازم ہے ہمکو سبب اس کرم اور احسان کے جو پہر جاوین ہم اوس بادشاہ پاس ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ یہ ایک اونٹ کا غلہ سہل تہوڑا ہے بادشاہ اتنا نہین دیویگا اوس کے آگے کچہ چیز نہین قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ کہا حضرت یعقوب نے کہ ہرگز نہین بہیجنے کا بنیامین کو تمہارے ساتہ جب تک کہ دو تم مجکو قول خدا تعالی کا اور قسم کہاؤ آخر ہی زمانے کی پیغمبر کی یعنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم کہاؤ اس بات پر لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلَّا أَن يُحَاطَ بِكُمْ کہ مقرر لاؤ پہر مجہے بنیامین کو اگر کچہ اوسمین بہانہ کروتو اور تمہیں کچہ نہو مگر یہ کہ گرد تمہارے ہووے عذاب خدا تعالی کا اور تم سب مرو انہون نے قبول کیا اور قسم کہائی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ ہم بنیامین کو پہیر لاوین گے اور کچہ بہانہ نکرین گے فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ پہر جسوقت دیا باپ کو قول اور قسم کہائی تب کہا حضرت یعقوب نے کہ خدا تعالی ہے اوپر اوس کے جو کہتا ہون مین نگہبان خبردار یعنی ہمارے قول اور قسم پر خدا تعالی گواہ اور شاہد ہے اور بنیامین کے بہیجنے پر راضی ہوئے اور محبت فرزندونکی نے جوش کیا اور وَقَالَ يَا بَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا مِن بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ اور کہا اے فرزندو مت جائیو مصر کے شہر مین ایک دروازے سے تم سب کہ ایسا نہووے جو کسو کی نظر لگی تمکو کہ ایک باپ کے ایسے جوان خوبصورت شاندار بیٹے ہین اور جائیو جدے جدے دروازون سے اول تو محبت اور پیار سے بیٹونکو یہ نصیحت کی پہر اپنے عاجزی بیان کرنے لگے کہ تقدیر کے آگے تدبیر نہین چل سکتی

وَمَآ اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ ؕ اور کہا کہ مین دور نہین کر سکتا تمسے قضا خدا تعالیٰ
کی سے ذرا بہی یعنے جو مرضی خدا تعالیٰ کی ہوگی وہی ہوگا مین اپنی تدبیر سے اوسے
ہرگز نہین پہیر سکتا اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ط نہین حکم اور فرمان مگر خدا تعالیٰ کا یعنی وہی
حاکم ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے سوائے اوس کے کسیکا کچہ کہنا نہین ہوتا عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ
وَعَلَیْہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ ۝ اوسے پر بہروسا کیا مین نے اور اوسی پر چاہئے کہ
بہروسا کرین بہروسا کرنیوالے اور اوس کے سوا کسی پر نکرین وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَیْثُ
اَمَرَھُمْ اَبُوْھُمْ ؕ اور جب اندر شہر کے آئے فرزند حضرت یعقوب کے جہان سے فرمایا
تہا باپ اون کے نے یعنی جدے جدے دروازون سے مصر کے اندر گئے مَا کَانَ
یُغْنِیْ عَنْھُمْ مِّنَ اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ نہ تہے جو دور کرے اونسے تدبیر باپ کی قضا خدا تعالیٰ
کے سے کچہ بہی یعنے حضرت یعقوب نے تدبیر بتائی تہی واسطے دور ہونے برائی کے جو
کہا تہا کہ ایک دروازے سے اکٹہے نجانیو شہر مین سو وہ کچہ تدبیر کام نہ آئے ہونا تہا
سو ہوا جو آگے قصہ سے معلوم ہوگا اِلَّا حَاجَۃً فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ قَضٰھَا ؕ پر وہ جو غرض
تہی دل مین یعقوب کے سو ظاہر کی یعنے دل مین جو محبت اور شفقت فرزندونکی تہی
حضرت یعقوب کی دل مین اوس کے سبب بیٹونکو نصیحت کی وَاِنَّہٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰہُ
اور بیشک یعقوب علیہ السلام عقلمند تہا اور جانتا تہا اوس چیز کو جو ہمنے سکہایا تہا اُسے
ہینام پوشیدہ سے یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمارے سکہائے سے اوس نے کہا تہا
کہ مین دور نہین کر سکتا قضا کو اپنی تدبیر سے وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اسے پر
بہت آدمی نہین جانتے بہید تقدیر کا یا نہین جانتے کہ تدبیر ہرگز پیش نہین جاتی
تقدیر کی آگے وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ اور جب آئے فرزند حضرت یعقوب کے
آگے حضرت یوسف کے اور نقاب منہہ پر رکہی اندر چلون کے تخت پر بیٹہے تہے
پوچہا کہ یہ کون ہین اونہون نے کہا کہ ہم کنعان کے رہنے والے ہین ہمین جو کہا تہا کہ
بہائی کو لاؤ ہم باپ سے قول اور قسم کرکے لائے ہین حضرت یوسف نے کہا کہ معلوم
ہوا بہہ گرد چہوٹے پر ادب سے بیٹہے حضرت یوسف نے کہا کہ چہ طباق کہانے کے لاؤ
جب لاکر رکہے تو فرمایا کہ جو دو بہائی ایک ماں سے ہون ساتہ ایک طباق مین کہاؤ
اور دو بہائی ایک طباق پر بیٹہے کہانیکو بنیا مین ایک طباق پر رہا تو بے اختیار روتے

ع ۱۱ ۲

روتے بیہوش ہوا تو کہا کہ اسکے منہہ پر گلاب چہڑکو تو بارے فرا ہوش مین آیا حضرت یوسف نے پوچہا کہ اے جوان کنعانی تجہے کیا ہوا جو تو بیہوش ہو بنیامین نے کہا اے بادشاہ تو نے فرمایا کہ ایک مان سے جو وہ بہائی ہون ایک طباق مین ساتہ کہا وین میرا بہی بہائی یوسف ایک مان سے تہا مجہے یاد آیا کہ اگر آج وہ ہوتا تو مین بہی اوس کے ساتہ کہاتا اکیلا نرہتا اسواسطے کہ میرا یہ حال ہوا حضرت یوسف نے کہا کہ آگے آ تیرا بہائی مین بہی میرے ساتہ کہا جب بنیامین کو ہمیت طباق کے پردے کے اندر لائے اس بہانے سے اٰوٰی اِلَیۡہِ اَخَاہُ جگہ دی پاس اپنے بہائی کو حضرت یوسف نے یعنے اس بہانے سے اپنے بہائی کو پاس بلاکر بہٹایا اور نقاب بند ہی ہوئی ہاتہ باہر نکالا کہانیکو بنیامین نے جو مین وہ ہاتہ دیکہا پہر بے اختیار رونے لگا حضرت یوسف نے پوچہا کہ اب کیون روتا ہے اوس نے کہا کہ میرے بہائی کا بہی ہاتہ ایسا ہی تہا کچہ تفاوت نہین حضرت یوسف یہ بات سنتے ہی بیطاقت ہوئے اور نقاب منہ سے سرکاکر بنیامین کو اپنا جمال دکہایا اور قَالَ اِنِّیۡۤ اَنَا اَخُوۡكَ فَلَا تَبۡتَىِٕسۡ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ کہا بیشک مین ہون تیرا بہائی دیکہہ لے اور غم مت کہا اوس سب جو بہائیون نے کیا ہمارے ساتہ جب بنیامین نے دیکہا پہر بیہوش ہوا جب ہوش مین آیا تو دونون بہائی گلے ملے اور بنیامین اونکا دامن پکڑکر کہا کہ مین اب تمسے جدا نہین ہونیکا یعنے تمہین اب نہین چہوڑنے کا حضرت یوسف نے کہا کہ تاکید باپ کی جو تیرے واسطے کی ہے تو جانتا ہے اب بغیر بہانے کے تجکو مین نہین رکہہ سکتا اگر تو کہے تو تجہے تہمت چوریکی لگاکر رکہون بنیامین نے کہا کہ کیا مضائقہ ہی حضرت یوسف نے کہا تو اس بات کو بہائیون سے نکہیو کہ یہ بادشاہ یوسف ہمارا بہائی ہے پہر اسنے کہا کہ اچہا حضرت یوسف نے کہا اپنے نوکرون کو کہ ان مسافرونکی رخصت کی تیاری کرو فَلَمَّا جَهَّزَهُمۡ بِجَهَازِهِمۡ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِىۡ رَحۡلِ اَخِيۡهِ پہر جب تیاری کی انکی واسطے تور کہا چہپاکر کٹورا سنہری جڑاؤ بادشاہ کے پانی پینے کا بوجہ مین بنیامین کے یعنے حضرت یوسف نے اپنے نوکر کو کہا چہپاکر کٹورا بنیامین کے اونٹ کے بوجہ مین رکہہ دی اوس نے اوسی طرح کیا اور سب اونکی تیاری کرکے رخصت کیا جب شہر سے باہر نکلے پیچہے اون کے حضرت یوسف کے نوکر گئے اور ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الۡعِيۡرُ

اِنَّکُمْ لَسٰرِقُوْنَ پہر پکارا ایک پکارنے والا یعنی آواز کی آواز کرنیوالے نے کہ اے قافلہ والو اونٹون کے سوار
بیشک تم چور ہو جب اونھون نے یہ آواز سنی تو قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَیْہِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ
کہا اور اونکی طرف منہہ پہیرا یعنے اولاد نے حضرت یعقوب کی انکی طرف منہ پہیر کر
کہا کہ تمہارا کیا کہویا گیا ہے جو ڈہونڈہتے ہو قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ
بَعِيْرٍ کہا خدمتگارون نے حضرت یوسف کے کہ کہویا ہے بادشاہ کے پانی پینے کا
کٹورا اور جو کوئی لا دیوے اوسے ایک اونٹ کے بوجھ کا غلہ دینگے وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ
اور ہم اوس کٹورے کے رکہوالے ہین یعنی وہ ہمارے سپرد کیا ہوا ہے کہتے ہین اوس عہد
کو واسطے شان اور نام بادشاہ کے جڑاؤ بنایا تہا اور بڑا تہا جو اوسی سے اناج ناپ کر دیتے
تھے اور سہم ترازو کی وہان نہ تھی قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ
وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ کہا حضرت یعقوب کے فرزندون نے کہ قسم ہے خدا
تعالی کے بیشک تم جانتے ہو کہ ہم بہلے آدمی ہین اور نیک ہین جو تمنے پہلی بار ہماری
جنس ہمارے اونٹون کے بوجہون مین رکہہ دی تہی اب ہمنے پہیر تمکو لادی اور یہ دیکہتے
ہو کہ اونٹون کے مونہہ ہمنے باندہ رکہے ہین تو کسیکا کچہ نکہاوین اور ہم نہین آئے ہین
مصر مین خرابی کرنے کو یعنی برائی کرنے اور ہمارا کام چوری نہین قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗٓ اِنْ
كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ اونہون نے کہا اگر تمہارے پاس سے نکلے تو پہر اوسکا بدلہ کیا ہو
اور اگر تم ہو جہوٹے یعنے اگر تم جہوٹے نکلو اور وہ تمہارے پاس سے نکلے تو تمہارا کیا حال
کرین قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ٥
کہا حضرت یعقوب کی اولاد نے بدلہ اوسکا جس کے بوجہ مین سے نکلے پہر وہی ہے بدلہ
اوسکا جیسا بدلہ دیتے ہین ہم چورونکو یعنے سزا دیتے ہین یعنی جو چور کا حال کرتے ہین ہم
وہی حال اوسکا ہوگا حضرت یعقوب کے دین مین جو کوئی کسیکی چیز چراتا تہا چوری جنس
کے مالک کا غلام ہوتا تہا جب یہ بات اونھون نے کہی حضرت یوسف کے نوکرون
نے کہا کہ اچہا پہر چلو اور جہاڑا دو یہ سب پہر آئے حضرت یوسف کے آگے فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ
قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ پہر ڈہونڈہنے لگے اوس کٹورے
کو اون کے گٹہون اور گونون مین سے پہلے بنیامین سے شروع نکیا جہاڑا لینا اس
واسطے کہ سمجہا نہین انہون نے رکہہ دیا ہوگا جب اون سب کا جہاڑا لے چکے تب

بنیامین کا جہاڑا لگے لینے تو اوسمین سے نکلا وہ پیالہ اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کَذٰلِكَ
كِدْنَا لِيُوسُفَ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ اوسی طرح سکھایا ہمنے
یوسف کو وحی سے یعنی اوسکے جان کے کانون مین کہا جو نہ تہا لایق یوسف کو یہ کہ پکڑتا
اپنے بہائی کو بادشاہ مصر کے دین مین یعنے مصر کے بادشاہ کے دین مین چور کو مارنا
اور قید کرنا مقرر تہا نہ غلامی مین لینا اور نہ کیا کچہ کام یوسف نے مگر وہ جو مرضی اور
حکم خدا تعالیٰ کا تہا اوسی کے فرمانے سے سب کام کیا نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ
وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ اور فرماتا ہے خدا تعالیٰ کہ بلند اور اونچا اوٹھاتا ہون مین
درجہ اور مرتبہ جسکا چاہتا ہون مین یعنے جسکا مرتبہ چاہتا ہون مین بلند کرتا ہون اور اوپر
کرتا ہون مین سب عقلمندون سے عقلمند اور دانا یعنے جسکو چاہتا ہون مین سب
داناؤن سے دانا کرتا ہون مین جب وہ پیالہ بنیامین کے بوجہ مین سے نکلا تب حضرت
یوسف علیہ السلام نے بہائیونکو کہا کہ یہ کیا کام کیا تمنے اور ہینے تمسے وہ سلوک کیا
اوسکے بدلے تمنے یہ کیا اور تم تو کہتے تہے کہ ہم پیغمبر زادے ہین قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ
سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ کہا اونہون نے کہ اگر چوری کی بنیامین نے تعجب نہین بیشک
چوری کی تہی اسکے سگے بہائی یوسف نے پہلے اس سے قائل کہتے ہین کہ بچپن
مین حضرت یوسف نے اپنی خالہ کی مرغی لیکر فقیر کو دی تہی بغیر خالہ کے کہے اسواسطے
کہا کہ یوسف نے بہی چوری کی تہی فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ
پہر حضرت یوسف نے یہ بات سنکر چہپایا اپنی دل مین اوس بات کو اور ظاہر نکیا
اون پر یعنے اس بات کا جواب کچہ ندیا قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ
کہا حضرت یوسف نے کہ تم بہت برے ہو سبب چوری کرنے کے اور خدا تعالیٰ
جانتا ہے وہ جو تم کہتے ہو اور بیان کرتے ہو یہ کہکر اپنے نوکرون کو کہا حضرت یوسف
نے کہ بنیامین کو لیجا کر رکہو پہر سب بہائیون نے اوسکے چہڑانیکے واسطے بہت کچہ
کہا لیکن ہرگز پیش نگیا تد روبیل کو غصہ آیا اور اوسکے رونگٹے کہڑے ہوکر کپڑون سے
باہر نظر آنے لگے اور روبیل نے کہا کہ اے بادشاہ ہمارے بہائی کو چہوڑ دے اور
نہین تو ایسی ایک چیخ اور نعرہ مارونگا کہ اوسکے ڈر سے حاملہ عورتون کے پیٹ
گر پڑینگے حضرت یوسف نے دیکہا کہ روبیل کو غصہ آیا اپنے چہوٹے بیٹے کو کہا کہ

چپکے سے روبیل کے پیٹھ پر ہاتھ پھیر دے اُس نے جاکر جو ہین ہاتھ پیٹھ پر پھیرا غصہ اُس کا جاتا رہا
روبیل نے بھائیون سے کہا کہ تمنے میرے تئین ہاتھ لگایا اُنہون نے کہا کہ نہین روبیل نے کہا کہ قسم ہے
خدا تعالیٰ کی یہان کوئی ہمارے باپ کی نسل سے ہے کسواسطے کہ دستور تھا کہ جب اُن مین سے کسی کو
غصہ آتا تھا اور کوئی حضرت یعقوبؑ کی اولاد سے اُس کے بدن پر ہاتھ پھیر دیتا تھا غصہ اُس کا
جاتا رہتا ۔ کہتے ہین کہ روبیل کو دوسری بار غصہ آیا اور چاہا اُن نے کہ حضرت یوسفؑ کو
سمیت تخت کے اُٹھا لیوے اُنھون نے نقاب بندھی ہوئی تخت پر سے اُتر کر روبیل کی
پٹکے مین ہاتھ ڈال کر زمین سے اُٹھا لیا اور سر سے اونچا کیا اور بیچ مین رکھ دیا اور کہا کہ اے
کنعانیو تم اپنے زور پر مغرور ہو نہین جانتے کہ قدرت خدا تعالیٰ کی ہے ایک سے ایک زور آور ہے
جب اُنہون نے دیکھا کہ زور سے کچھ نہین ہوتا اب منت کرنے لگے اور قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ
اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ
کہا اے عزیز یعنی مختار بادشاہ مصر کے کہ بیشک **بنیامین** کا باپ بہت بوڑھا اور بزرگ ہے
اور جب سے یوسفؑ بیٹا اُس کا موا ہے بنیامین کو بہت چاہتا ہے اگر تیری خوشی یونہی ہے تو
ہم مین سے اُس کے بدلے رکھ لے اور اُسے چھوڑ دے بیشک ہم تجھے دیکھتے ہین احسان کرنیوالون سے
او تو ہم پر بہت احسان تو نے کئے ہین یہ ایک اور بھی احسان کر قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ
اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ کہا حضرت یوسف علیہ السلام نے کہ پناہ
مانگتا ہون مین خدا تعالیٰ سے جو پکڑ رکھون مین سوائے اُس شخص کے کہ جس کے پاس سے پایا ہے
ہمنے جنس اپنی کو اگر سوائے اُس کے دوسرے کو پکڑون بیشک ہون مین اُسوقت ظلم کرنیوالون سے
تمہارے دین کے موافق فَلَمَّا اسْتَيْــَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ۭ پھر جب نا امید ہوئے
حضرت یوسفؑ سے اور چاہا کہ بنیامین کو نہین دینے کا ایک گوشہ مین جا کر مصلحت کرنے لگے
قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ
مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ کہا بڑے نے جو اُنہون سے تھا یعنے روبیل جو سب سے عمر مین بڑا تھا
یا عقل مین بڑا تھا کہا اُس نے کہ اے نہین جانتے تم وہ جو باپ تمہارے نے مقرر لیا ہے تمسے قول
خدا تعالیٰ کا اور قسم پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو بنیامین کو صحیح بسلامت پھیر لادین
اور کچھ بہانہ نکرین اور تمنے اُس سے پہلے تقصیر کی ہے یوسفؑ کے کام مین یہ سب باتین کیا
بھول گئے تم سبھون نے کہا کہ یاد ہے پھر اب کیا کرین پھر کہا اُس نے کہ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ

ع ۹ ۱۳

حَتّٰی یَاْذَنَ لِیْۤ اَبِیْۤ اَوْ یَحْكُمَ اللّٰهُ لِیْ وَ هُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ میں ہرگز جدا نہیں ہونے کا اس زمین سے یعنے مصر سے ہرگز جانے کا نہیں جب تلک رخصت دے مجھے باپ میرا یا حکم کرے خدا تعالی واسطے ہمارے کہ باپ پاس جاوین یا باپ چھڑا دین بنیامین کو اور خدا تعالی بہت اچھا ہے سب حکم کرنے والوں سے جو کچھ غرض اور لالچ نہیں رکھتا اور کہا کہ اب صلاح یہ ہے کہ اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤى اَبِیْكُمْ فَقُوْلُوْا یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ وَ مَا شَهِدْنَاۤ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَ مَا كُنَّا لِلْغَیْبِ حٰفِظِیْنَ پھر جاؤ تم اپنے باپ کے پاس اور کہو اے بابا صاحب بیشک بیٹے تیرے بنیامین نے چوری کی اور ہم شاہد نہیں اس کی چوری کے مگر اتنا جانتے ہیں ہم کہ کٹورا بادشاہ کا اس کے بوجھ میں سے نکلا اور ہم نہیں چھپی بات پر نگہبان یعنی خبردار کہ ظاہر میں تو چوری اس پر ثابت ہوئی ہے اور در اصل ہم نہیں جانتے کہ اس نے چرایا ہے یا تہمت ہے اگر ہمارے کہنے کا یقین نہیں تو وَ سْـَٔلِ الْقَرْیَةَ الَّتِیْ كُنَّا فِیْهَا وَ الْعِیْرَ الَّتِیْۤ اَقْبَلْنَا فِیْهَا وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ اور پوچھ گانون کے لوگون سے جس میں تھے ہم یعنے مصر میں بھیج کسی کو تو پوچھے وہاں کے لوگون سے اور ان قافلہ والون سے پوچھ جنکے ساتھ ہم کنعان میں آئے ہیں اور وہ کنعان میں حضرت یعقوب علیہ السلام کے ہمسایہ تھے اور بیشک ہم سچ بولنے والے ہیں جب روبیل نے یا یہودا نے یہ مصلحت بتائی انہون نے قبول کیا اور وہان سے چلے اور باپ کی خدمت میں آنکر وہ جو بھائی نے بتایا تھا کہا قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ حضرت یعقوب علیہ السلام نے یہ سنکر کہا کہ مجھے یقین نہیں یہ جو تم کہتے ہو بلکہ بنایا تمہارے واسطے تمہارے جی نے کام کو جو چاہا تمنے اور تمنے مصلحت کی آپس میں اور نہیں تو مصر کا بادشاہ کیا جانتا تھا کہ چور کو غلامی میں لیتے ہیں پھر اب صبر بھلا ہے میں نے صبر اختیار کیا اور قبول کیا آگے اور عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ بِهِمْ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ شاید کہ خدا تعالی لا لاوے مجھسے ان سب کو اکٹھا یعنی یوسف کو اور بنیامین کو اور اسکو جو مصر میں ہے بیشک خدا تعالی واقف ہے اور جانتا ہے حال میرا اور وہ کام مضبوط کرنے والا ہے یہ کہکر نہایت غم اور غصہ سے وَ تَوَلّٰى عَنْهُمْ اور پھیرا منھ اپنا فرزندون سے اور اپنے مکان میں عبادت کی جا بیٹھے وَ قَالَ یٰۤاَسَفٰى عَلٰى یُوْسُفَ اور کہا ہے ہزار غم اور افسوس اوپر جدائی یوسف کے یہ کہکر بیقرار ہوئے اور رونے لگے **ف** کہتے ہیں کہ چالیس برس یا اسی برس تک جدائی میں حضرت یوسف علیہ السلام کے روتے تھے اور آنسو سوکھنا اور غم کے بوجھ سے پیٹھ جھک گئی اور

وَابْیَضَّتْ عَیْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَھُوَ کَظِیْمٌ سفید ہوئین آنکھین اُن کی غم اور رونے سے
اور وہ یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام غصہ تھے فرزندون پر اور کچھ کہتے نہ تھے اُن کو اے پر
جب فرزندون نے دیکھا نہایت بیقرار باپ کو قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْکُرُ یُوْسُفَ حَتّٰی تَکُوْنَ
حَرَضًا اَوْ تَکُوْنَ مِنَ الْھٰلِکِیْنَ ۝ کہا قسم ہے خدا تعالیٰ کی جو ہمیشہ رہیگا تو
یوسف کو یاد کرتا یہان تک کہ ہووے تو بیمار سخت یا ہووے تو مرنے والون سے یعنے مرنے کے
وقت تلک تو یوسف کو یاد کرتا ہی رہیگا قَالَ اِنَّمَآ اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْٓ اِلَی اللّٰهِ
کہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے سوا اسکے نہین کہ گلہ کرتا ہون مین غم۔ اور غم اپنے سے طرف
خدا تعالیٰ کی نہ تمسے اور کسی سے کچھ گلہ ہے یعنے مین تمھین تو کچھ نہین کہتا اپنے خدا سے فریاد
کرتا ہون مین اپنے غم کی ۔ **ف** کہتے ہین جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے
کہا اِنَّمَا اَشْکُوا بَثِّیْ وَحُزْنِیْٓ اِلَی اللّٰهِ خدا تعالیٰ نے وحی یعنے پیغام پوشیدہ بھیجا کہ اے
یعقوب قسم ہے اپنی بزرگی اور خدائی کی کہ اگر یوسف اور بنیامین مر گئے ہوتے تب بھی مین
اُن کو پھر جلا کر تجھسے ملاتا اِس خوشخبری سے حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ
مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اور مین جانتا ہون خدا تعالیٰ کی وحی سے زندگانی یوسف کی جو تم نہین
جانتے ۔ **ف** کہتے ہین کہ ایک دن حضرت عزرائیل واسطے ملنے حضرت یعقوبؑ کے
آئے اُنھون نے پوچھا کہ یا عزرائیل تمھین قسم ہے پروردگار کی جو تمنے میرے یوسفؑ کی جان
قبض کی ہے اُنھون نے کہا نہین حضرت یعقوب علیہ السلام کو اُمید ہوئی اور کہا یٰبَنِیَّ اذْهَبُوْا
فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُّوْسُفَ وَاَخِیْهِ اے میرے فرزندو جاؤ اور ڈھونڈھو اور معلوم کرو
یوسفؑ کے احوال کو اور اُس کے بھائی بنیامین کو وَلَا تَایْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا یَایْئَسُ
مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ ۝ اور نا امید مت ہو رحمت اور فضل خدا تعالیٰ کے سے
اور بیشک چاہیے کہ نا امید نہووے کوئی فضل اور رحمت خدا تعالیٰ کی سے مگر قوم جماعت
کافرون کی یعنی جو خدا تعالیٰ کو ایک نجانے وہ اُس کی رحمت سے دور ہووے یہ کہا اور خط

مصر کے بادشاہ کو لکھا

مضمون خط کا

یعقوب اسرائیل کے بیٹے اسحاق ذبیح اللہ کے پوتے ابراہیم خلیل اللہ کی طرف سے مصر کے
بادشاہ کو معلوم ہو کہ ہم اُس گھرانے کے ہین جو دادا میرے ابراہیم خلیل اللہ کو ہاتھ پانو باندھکر

نمرود نے آگ میں ڈالا اور خدا تعالی نے اُس کو امان دی اور اُس آگ کو گلزار کیا اور باپ میرے اسحاق کے حلق پر چھری رکھی اور خدا تعالی نے اُس کے بدلے دُنبہ بھیجا اور میرا ایک بیٹا تھا سب بیٹوں سے خوبصورت اور میرا پیارا اُس کو بھائی جنگل میں لے گئے تھے اور کرتہ اُس کا لہو بھرا میرے پاس لاکر کہا کہ اُسے بھیڑیے نے کھایا۔ میں اُس کی جدائی میں ایسا رویا کہ آنکھیں میری سفید ہوئیں اور نظر کچھ نہیں آتا اور غم اُس کا میرے دل سے جاتا نہیں یہ بھائی اُس کا سگا تھا اپنے دل کی تسلی کے واسطے اپنے پاس رکھا تھا سو تو نے اُسے چوری لگا کر رکھا اور ہم اُس گھرانے کے نہیں جو چوری کریں اگر تو اُس بیٹے میرے کو بھیج دے تو تیرے حق میں اچھا ہے نہیں تو بد دعا کروں گا میں تجھکو جو نشانی اُس کی ساتویں اولاد تلک تیری پہنچے گی یہ خط تمام کرکے بیٹوں کو دیا اور تھوڑی سی اُون دُنبوں کی اور گھی اور پنیر اور کچھ ایسا ہی تیار کرکے دیا اور بیٹوں کو مصر کی طرف رخصت کیا یہ وہاں سے روانہ ہوئے راہ تمام کرکے مصر میں آئے۔ اور جس بھائی کو مصر میں چھوڑ گئے تھے اور اُسکے مشورے سے باپ کے پاس گئے تھے اُس سے ملے اور احوال کہا اور خط باپ کا بادشاہ کے واسطے لائے ہیں پھر سب نے ملک حضرت یوسف کے پاس کا قصد کیا فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ پھر آئے جب فرزند حضرت یعقوب علیہ السلام کے دربار میں حضرت یوسف کے یعنے حضرت یوسف کے روبرو آئے اور قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ کہا اے عزیز پہنچی ہمکو اور ہمارے کنبے کو سختی اور مصیبت بھوک اور غم کی یہ جنس ہم لائے تھوڑی سی کم قیمت سست مولی اس پر مت دھیان کر اور ناپ دے میانہ پورا ہمکو اور اپنی طرف سے اور زیادہ دے اُس کے مول سے بیشک خدا تعالی بدلہ دیتا ہے زیادہ دینے والوں کو یعنی جو کوئی بغیر بدلے کچھ کسی کو دیتا ہے تو خدا تعالی اُس کا عوض بہت اچھا دیتا ہے یہ کہا اور خط باپ کا حضرت یوسف کے تخت کے کنارے پر ادب سے رکھا حضرت یوسف ع نے وہ خط پڑھا محبت نے باپ کی بے اختیار کیا۔ تب قَالَ هَلْ عَلِمْتُم مَّا فَعَلْتُم بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنتُمْ جَاهِلُونَ ○ کہا اے جانتے ہو تم جو سلوک کیا تم نے یوسف ع اور اُسکے بھائی سے سلوک کہ جو حضرت یوسف علیہ السلام سے کیا تھا سو بیان ہو چکا اور بنیامین کو ایسا خوار رکھتے تھے جو اُسے طاقت نہ تھی کہ اُن سے بات کرسکتا سوائے عاجزی

اور بڑے کے سوا وہ حضرت یوسف علیہ السلام نے پوچھا کہ تمنے جو اُن دونون بھائیون سے سلوک
کیا تھا جانتے ہو اُن باتون سے توبہ بھی کی ہے یا نہیں جو اُسوقت تم نادان تھے سبب
جوانی کے اور نجانتے تھے حق باپ کا اور رحم چھوٹے بھائیون پر اُن دنون مین جوانی کی اپنے
جی کی خوشی کی تہی اُس کام سے اب پچھتا کر توبہ کی ہے یہ بات حضرت یوسف علیہ السلام نے نصیحت سے
کہی نہ کچھ غصہ سے یہ کہہ کر نقاب اپنی مُنھ پر سے اُٹھائی جب اُنھون نے صورت دیکھی اور وہ حسن
اُنکو نظر آیا قَالُوٓا ءَاِنَّكَ لَاَنۡتَ يُوۡسُفُ کہا ای مقرر تو یوسف ہے جو ایسا حسن رکھتا ہے
قَالَ اَنَا يُوۡسُفُ وَهٰذَاۤ اَخِىۡ کہا حضرت یوسف علیہ السلام نے کہ ہان مین یوسف ہون اور
یہ میرا بھائی بنیامین ہے قَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيۡنَا اِنَّهٗ مَنۡ يَّتَّقِ وَيَصۡبِرۡ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيۡعُ
اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ٭ بیشک احسان رکھا خدا تعالیٰ نے ہم پر جو جیتا رکھا اور یہ نعمت بخشی بیشک
جو کوئی کہ ڈرتا ہے خدا تعالیٰ سے اور صبر کرتا ہے بندگی کے کرنے مین اور گناہ کے نکرنے مین
پہر مقرر خدا تعالیٰ نہیں کہوتا مزدوری بہلا کام کرنے والون کی جب بہائیون نے حضرت
یوسف علیہ السلام کو پہچانا چاہا کہ پاس تخت کے جا کر حضرت یوسف علیہ السلام کے پانو چومین
حضرت یوسف علیہ السلام نے تخت سے اُتر کر بھائیون کو گلے لگایا قَالُوۡا تَاللّٰهِ لَقَدۡ اٰثَرَكَ
اللّٰهُ عَلَيۡنَا وَاِنۡ كُنَّا لَخٰطِـئِيۡنَ ٭ کہا بھائیون نے قسم ہے خدا تعالیٰ کی اے یوسف کہ بیشک
حسن مین اور دولت مین اور احسان کرنے مین چُنا اور اختیار کیا اور بڑا کیا تجکو خدا تعالیٰ نے
ہم پر اور ہم سب مقرر گنہگار ہین جو ویسے سلوک کئے ہمنے تمسے قَالَ لَا تَثۡرِيۡبَ
عَلَيۡكُمُ الۡيَوۡمَ کہا حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیون کو کہ کچھ طعن اور گلہ نہیں آج کے دن
تم پر یعنی تمہارے سلوک کا کچھہ ذکر نہیں کرونگا يَغۡفِرُ اللّٰهُ لَكُمۡ وَهُوَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ
بخشے گا خدا تعالیٰ تمکو جو اپنے گناہ کا اقرار کیا تمنے اور وہ خدا تعالیٰ بہت اچھا بخشنے والا ہے
سب بخشنے والون سے ٭ **ف** کہتے ہین کہ خدا تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو
وحی بھیجی کہ وہ جُبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جسکو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کنوئین مین بازو سے
کھول کر پہنایا تھا اُسے حضرت یعقوب علیہ السلام پاس اپنی نشانی بھیج حضرت یوسف نے
موافق امر الٰہی کے بھائیون سے کہا کہ اِذۡهَبُوۡا بِقَمِيۡصِىۡ هٰذَا فَاَلۡقُوۡهُ عَلٰى وَجۡهِ اَبِىۡ
يَاۡتِ بَصِيۡرًا ۚ لیجاؤ یہ جُبہ میرا کنعان مین پھر ڈالو اُس جُبہ کو اوپر مُنھ باپ میرے کے
تو ہووے دیکھنے والا یعنے اِس جُبہ کی برکت سے آنکہین اُسکی روشن ہونگی پھر جب اُسکی

آنکھیں اچھی ہوں سب وَاْتُوْنِیْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِیْنَ ٥ اور تم سمیت اپنے سارے کنبے کے
یعنے سارے کنبے اپنے کو کنعان سے لے آؤ اور مصر میں وطن اور رہنا اختیار کرو ٥

ف کہتے ہیں کہ یہودا نے کہا کہ اے یوسف یہ جبہ مجھے دے کہ اُسکو پھر اُٹھا کر آگے باپ کے میں لے گیا تھا تو یہ خوشی بدلہ اُس غم کا ہو دے حضرت یوسف علیہ السلام نے جبہ اُسی کو دیا اور راہ خرچ جو چاہتا تھا اور سواریاں جو ضرور تھیں سب تیار کر کے اُن کو دیں یہودا سب بھائیوں کے ساتھ مصر سے روانہ ہوا وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِیْرُ اور جس وقت جدا ہوا قافلہ مصر سے یعنی جب فرزند حضرت یعقوب علیہ السلام کے مصر کے شہر سے نکلے اور جنگل میں پہنچے باد حکم خدا تعالیٰ کے سے اُس جبہ کی بو حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس لے گئے جب اُنکو وہ بو پہنچی تو قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ کہا اُن کے باپ نے پوتوں سے اور جو کوئی اُسوقت اُن کے پاس تھا کہ بیشک پاتا ہوں میں یعنی آتی ہے مجکو یوسف کی بو اگر تم مجھے بیعقل نہ کہو کہ بڑھاپے سے اُسکے حواس درست نہیں قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلِكَ الْقَدِیْمِ ٥ کہا اُنہوں نے کہ قسم ہے خدا تعالیٰ کی جو بیشک اب تک تو اُسی حیرانی میں ہے پہلے یعنی وہ جو ہمیشہ سے یوسف کی محبت کا خیال جو تیرے دل پر بندھا ہوا ہے چالیس برس یا اسی برس ہوئے ہیں جاتا نہیں یاد اور ذکر اُسکا بھولتا نہیں تجکو فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰهُ عَلٰی وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا ٥ پھر جب آیا خوشخبری دینے والا یعنے یہودا کہتے ہیں کہ یہودا بھائیوں کے ساتھ سے راستے سے آگے دوڑ کر کنعان میں آیا باپ کے پاس اور ڈالا وہ جبہ باپ کے منھ پر پھر ہوا باپ اُن کا سب کچھ دیکھنے والا یعنے اُس کرتے کے ڈالنے سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھیں روشن ہوئیں اور قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ٥ کہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے اے میں نے نہ کہا تھا تمکو کہ مقرر میں جانتا ہوں خدا تعالیٰ کے چھپے پیغام سے کہ یوسف جیتا ہے اور مجھے اُمید تھی اُسکے ملنے کی اور میں نے کہا تھا کہ مجھے یوسف کی بو آتی ہے تم مانتے نہ تھے اور میں کہتا تھا جو میں جانتا ہوں وحی اللہ کی سے اور تم نہیں جانتے پھر تیاری کی کوچ کی اور جتنے اُن کے کنبے اور زمانے کے تھے سب کو ساتھ لیکر مصر کی طرف چلنے کا قصد کیا اور بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کے آنکر باپ کے پاؤں میں گرے اور قَالُوْا یٰۤاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕیْنَ ٥ کہا کہ اے بابا صاحب بخشوا ہمارے گناہوں کو خدا تعالیٰ سے اور بیشک ہم

گنہگار رہیں یعنے ہمارے حق میں دعا مانگ تو خدا تعالیٰ ہمارے گناہ بخشے قَالَ سَوْفَ
اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ کہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے بھلا بخشوانا چاہونگا
میں تمہارے واسطے پالنے والے اپنے سے بیشک وہ بخشنے والا ہے گناہونکا گنہگاروں کے
اور مہربانی کرنے والا ہے اپنے بندوں پر ؁ ف کہتے ہیں کہ حضرت یعقوب
علیہ السلام جب حضرت یوسف علیہ السلام سے آنکر ملے تب ایک رات پچھلے پہر تہجد کی نماز
پڑھکر بیٹوں کو بخشوانے کو کھڑے ہوئے آگے آپ اپنے پیچھے حضرت یوسف کو کھڑا کیا اور
اُن کے پیچھے اُن کے سب بھائیوں کو کھڑا کیا اور آپ دعا مانگی اور سب بیٹوں نے آمین کہا
تو خدا تعالیٰ نے اُن کو بخشا غرض کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام سارے کنبے سمیت
کنعان سے مصر کے نزدیک پہنچے حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے بادشاہ ریان کو اور سب
امراؤں کو فوج سمیت بڑے ٹھاٹھ سے سوار ہو کر باپ کو پیشوا لینے آئے جب حضرت
یعقوب علیہ السلام کو خبر ہوئی تو ایک اونچے ٹیلے پر بیٹوں سمیت کھڑے ہوئے اور حضرت
یوسف علیہ السلام کی سواری کا تماشہ دیکھنے لگے جب سواری اُس ٹھاٹھ سے دیکھی تب
حیران ہوئے کہ خدا تعالیٰ نے کیا احسان کیا جو ایسی دولت اور نعمت حضرت یوسف علیہ السلام کو
دی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آنکر کہا کہ اے یعقوب اِس لشکر کو دیکھکر کیا حیران ہوا ہے
اوپر دیکھ جو لشکر فرشتوں کا آسمان سے زمین تلک تیری خوشی ہونے سے خوش ہیں جب تلک
تو غم میں تھا یہ فرشتے بھی تیرے واسطے غم کھاتے تھے ؁ ف کہتے ہیں کہ جب
حضرت یوسف علیہ السلام نزدیک باپ کے آئے چاہا کہ گھوڑے سے اُترکر باپ کو سلام کریں
حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ صبر کر تو باپ تیرا تجھسے سلام علیک کرے جب حضرت
یعقوب علیہ السلام نے اپنے پیارے بیٹے کو دیکھا تو کہا السلام علیکم یا مذہب الحزن یعنی اے
دور کرنے والے غم کے اُنہوں نے سلام کا جواب دیا اور دونوں گلے ملکر خوشی کا رونا روئے
حضرت یوسف علیہ السلام نے بادشاہ کو باپ سے ملایا اور ایک تحفہ مکان جو پاس مصر کے
حضرت یوسف علیہ السلام نے بنایا تھا کہا اُس میں چلو فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ
اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ پھر جب اندر آئے اُس مکان میں حضرت یوسف علیہ السلام نے جگہ دی
اپنے پاس باپ اور خالہ کو جو خالہ ماں کی جگہہ تھی یعنی جب اُس مکان میں آئے تو پھر دوبارہ
ملے اور باپ اور خالہ سے اور احوال پوچھا اور بھائیوں پر مہربانی کی وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ اور کہا کہ اب مصر کے اندر چل کر رہو اگر خدا تعالی چاہے تو بے ڈر امن سے یعنی ایک دو دن باہر کے مکان میں رکھا پھر کہا اب شہر کی حویلی میں چل کر خاطر جمع سے رہو خدا تعالی کے فضل سے بے فکر تنگی سے اناج کی اور محنت سے سب بات کی بیغم رہو جب یہ مصر کے شہر کے اندر آئے اپنے محل میں حضرت یوسف علیہ السلام نے اُن کو رکھا اور ضیافتیں کیں وَرَفَعَ اَبَوَیْہِ عَلَی الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَہٗ سُجَّدًا اور چڑھایا خالہ اور باپ کو اپنے تخت پر یعنی بٹھایا تخت پر اور وہ اوندھے ہوئے یعنے جھکے اُس کے سجدہ کرنے کو اُس وقت میں دستور بادشاہوں اور بزرگوں ان تعظیم سجدہ تھا یعنے حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ اور بھائیوں کو اور خالہ کو حرمت اور عزت سے اپنے تخت پر بٹھایا اُنھوں نے نہایت خوشی سے تعظیم کا سجدہ کیا جب حضرت یوسف ع نے یہ حال دیکھا تو بہت خوش ہوئے اُن کے خوش ہونے سے وَقَالَ یٰۤاَبَتِ ھٰذَا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ مِنْ قَبْلُ اور کہا اے بابا صاحب یہ سجدہ کرنا تم سب کا تعبیر میرے اُس خواب کی ہے جو میں نے دیکھا تھا بچپن میں قَدْ جَعَلَھَا رَبِّیْ حَقًّا بیشک کیا اُس خواب میری کو پروردگار میرے نے سچا وَقَدْ اَحْسَنَ بِیْۤ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِکُمْ مِّنَ الْبَدْوِ اور بیشک نیکی کی مجھسے پروردگار میرے نے جو نکالا مجھکو قیدخانے سے اور لایا تمکو جنگل سے یہاں یہ جنگل کنعان سے باہر تھا جہاں حضرت یعقوب علیہ السلام کا گھر تھا یعنی تمکو اور مجھکو ملایا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ اِنَّہٗ ھُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ پیچھے اُس سے جو ڈالی دشمنی شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں بیشک پروردگار میرا نیکی پہچانے والا ہے جسکو چاہتا ہے مقرر وہ واقف اور جاننے والا ہے سب کے حال کا اور مضبوط کام کرنے والا ہے ہر ایک کام اُس کے لائق

ف کہتے ہیں کہ اس احوال کے چوبیس برس پیچھے حضرت یعقوب علیہ السلام نے دنیا سے رحلت کی اور پیچھے اُس کے تیئیس ۲۳ برس کے حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب میں دیکھا باپ کو جو کہتے ہیں کہ اے یوسف علیہ السلام بہت تیرے دیکھنے کو جی چاہتا ہے آؤ اور تین ۳ دن کے پیچھے مجھسے آن ملے گا یہ خواب دیکھہ کر چونکے اور بھائیوں کو بلایا اور بہت وصیتیں کیں اور یہودا کو اپنی جگہہ بٹھایا اور اپنے بیٹے اُن کو سونپے پھر خدا تعالی کی جناب میں اس طرح سے مناجات کرنے لگے کہ رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْکِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ

اے پالنے والے میرے بیشک دیا تو نے بادشاہی کا ملک اور تو نے سکھایا مجھکو علم خواب کی تعبیر کا فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۝ اے پیدا کرنے والے آسمان اور زمین کے تو ہی ہے یار میرا دین اور دنیا میں مار مجھکو مسلمان حکم بردار یعنی مرنے کے وقت تلک تیرا فرمانبردار رہوں اور ملا مجھکو نیکبختوں میں یعنے میرے باپ دادا کے پاس پہنچا مجھے ف کہتے ہین کہ اس خواب کے تین دن پیچھے حضرت یوسف کا وصال ہوا اور ان کی وفات کی طرح یون کہتے ہین کہ ایک دن حضرت یوسف علیہ السلام کہین جایا چاہتے تھے سواری کو گھوڑا منگوایا اور چاہا کہ سوار ہو وین کہ اسی وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک سیب بہشت کا لیکر آئے اور کہا اے یوسف دنیا میں بہت رہے عیش اور سیرین اور سواریان کین اب حکم یون ہے کہ چلو اور بہشت کا تماشا دیکھو حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا حاضر ہون جو کچھ حکم خدا تعالیٰ کا ہو پر اتنی فرصت ہے کہ مین بی بی اور فرزندون کو رخصت کرون انہون نے کہا کہ حکم نہین اس سیب کو سونگھو حضرت یوسف علیہ السلام نے وہ سیب سونگھا اور جان ان کے بدن کی پنجرے سے اڑکر بہشت کے درخت کی ڈالیون پر لگی پھرنے انا للہ وانا الیہ راجعون اب آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْۤا اَمْرَهُمْ وَهُمْ یَمْكُرُوْنَ ۝ یہ قصہ جو یوسف کا کہا غیب کی خبرون سے ہے ہمنے بھیجا ہے تجکو واسطے ظاہر کرنے معجزے تیرے کے اور نہ تھا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوسف کے بھائیون کے پاس جسوقت وہ اکٹھے ہوکر یوسف کے کنوئین مین ڈالنے کی مصلحت کرتے تھے اور آئے باپ کے جھوٹی باتین بناتے تھے یعنے اے حبیب تو اسوقت ان کے پاس نہ تھا جو تجھے خبر ہوتی یہ جو بیان کیا ہمنے غیب کی خبر تجھے بھیجی ہے تو یقین ہو لوگون کو کہ بیشک نبی بھیجا ہوا خدا تعالیٰ کا ہے وَمَاۤ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِیْنَ ۝ اور نہین ہین بہت لوگ اگرچہ بہتیرا چاہے تو سچ جاننے والے یعنے بہتیرا چاہے تو کہ سب تیری بات مانین بہت لوگ ہین کہ ہرگز سچ نہین جاننے کے تیرے کہنے کو وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ اور نہین مانگتا تو ان سے پہنچانے حکم الٰہی کی مزدوری نہین ہے یہ قرآن مگر نصیحت ہے خدا تعالیٰ سے واسطے خلقت کے وَكَاَیِّنْ مِّنْ اٰیَةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَمُرُّوْنَ عَلَیْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ۝ اور بہت نشانیان ہین خدا تعالیٰ

کی قدرت کی بیچ آسمان اور زمین کے یہ پھرتے ہین اور دیکھتے ہین اور نشانیون کو اور یہ
اُن نشانیون سے منھ پھیرنے والے ہین یعنے اُن کو دیکھ کر انجان سے ہوتے ہین اور غور اور
دہیان کرکے اُن ہین نہین دیکھتے وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ اور
نہین مانتے بہت لوگ مکے کے رہنے والون سے خدا تعالی کو ایک کرکے اور یہ خدا تعالی
کے ساتھ شریک کرنے والے ہین یعنے مکے کے لوگ فرشتون کو خدا تعالی کی بیٹیان کہتے ہین
اور یہودی حضرت عزیر کو بیٹا خدا کا کہتے ہین اور نصاری حضرت عیسے علیہ السلام کو بیٹا خدا کا
کہتے ہین اور اولاد باپ کے ملک کی وارث ہوتی ہین اور خدا تعالی کے ملک کا کوئی وارث
نہین سب اُس کے بندے اور محتاج ہین اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ
اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ اب کیا بے ڈر ہوئے اُس سے
جو آوے پٹنے والا عذاب خدا تعالی کی طرف سے یا آوے اُن پر قیامت ایکایک
اچانک اور اُن کو خبر نہو اُس کے آنے کی چاہیے کہ امیدوار ہین عذاب اور قیامت کے

وقف النبی صلعم

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ
اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ کہو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے کے لوگون کو کہ یہ ایک جانب
خدا تعالی کا راہ میری ہے جو بلاتا ہون مین اِس راہ سے خدا تعالی کی طرف اوپر دکھلاوے
روشن کھلی ہوئی کی ہین اور جو کوئی میری راہ پر چلا بلاتے ہین طرف خدا تعالی کے اور پاک ہی
خدا تعالی شریک اور فرزندون سے کافر کہتے ہین کہ خدا تعالی کے پاس فرشتے ہین فرشتون
کے ہوتے آدمیون کے ہاتھ پیغام کیون بھیجا اگر وہ چاہتا تو فرشتون کے ہاتھ بھیجا اسکا
جواب خدا تعالی نے بہیجا وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ
اَهْلِ الْقُرٰى اور نہین بہیجا ہمنے پہلے تجھسے سی پیغمبر کو مگر بہیجا مردون کو جو وحی بہیجی ہمنے
اُن کی طرف جو شہر یا گانون کے رہنے والے تھے یعنے تجھسے آگے اے محمد صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم جتنے نبی ہمنے بھیجے سب آدمی ہی اشراف بھیجے فرشتہ کبھی بھیجا ہی نہین اَفَلَمْ
يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ط ای کیا سیر
نہین کرتے اور نہین پہرتے شام کی زمین مین جو وہ شہر ہے ہود پیغمبر اور لوط پیغمبر کی اُمت
اس مین رہتے تھے پہر دیکہو اور ڈرو جو کیسا ہوا آخر کام اُن کا جو پیغمبرون کو جہوٹا کہتے تھے
اور وہ تم سے پہلے تھے اُن کے مکانون کا حال دیکھ کر ڈرو اور پیغمبر کو جھوٹا اور جادوگر نہو

وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ہ اور سب طرح گہر آخرۃ کا یعنے بہشت اور نعمتین اُس کی اچہی ہین اس دنیا کے مزون سے اُن کو جو دور رہتے ہین شرک سے اور پیغمبر کے کہنے کو سچ جانتے ہین اے نہین سمجہتے اور غور کرتے تم اب چاہیئے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافر تیرے وقت کے اپنی دولت پر اور بڑی عمرون پر غرور اور بہروسا نکرین کہ اگلے نبیون کی امت کو ہمنے بہت ڈہیل اور رفرصت دی تہی + حَتّٰۤى اِذَا اسْتَايْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا یہان تک کہ ناامید ہوئے پیغمبر ایمان لانے اُن کے سے اور جانا کافرون نے کہ یہ جہوٹے تہے جو کہتے تہے کہ ہم پیغمبر ہین تم ہمارا کہنا نمانوگے تو تم پر عذاب آویگا اس بات کو کافرون نے جہوٹھ جانا اور جب وقت اُس عذاب کے آنے کا پہنچا تو جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ہ آیا پیغمبرون کو مدد کرنا ہمارا یعنی عذاب اُن کافرون پر اُترا پہر چہڑایا جسکو چاہا ہمنے یعنے پیغمبرون کو اور اُن کے یارون کو چہڑایا اُس عذاب سے اور کافرون کو ہلاک کیا اور پہرتا نہین عذاب ہمارا کافرون پر آیا ہوا جب اُتر چکتا ہے لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ؕ بیشک ہے بیچ قصہ پیغمبرون کے ڈرانا اور نصیحت واسطے عقلمندون کے اور عقلمند وہ ہین جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہنا مانین اور اُن کو سچا جانین مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ نہین ہے یہ قرآن بات بنائی ہوئی بلکہ ہے یہ سچ کرنیوالا اور موافق توریت انجیل کے یعنے حکام کی ہے اور بیان جدا جدا ہے سب چیز کا اس ہین اور راہ دکہلانے والا ہے سیدہی اور بخشش ہے خدا تعالی کی طرف سے اُن لوگون کو جو سچ خدا تعالی کا فرمان جانتے ہین اُسکو اور وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیشک بہیجا ہوا اُس کا جانتے ہین

ع ۱۲ / ۶

سورۃ الرعد مکیۃ وہی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | ثلث واربعون اٰیۃ

الٓمّٓرٰ تفسیر ایک تفسیر کرنیوالے نے ان چار حرفون کے معنے علیحدہ کہے ہین اور ایک عالم نے کہا کہ معنے یون ہین کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ مین خوب جانتا ہون اور دیکہتا ہون سب جو کچہہ کہ ساری عالم کی خلقت کرتی ہے اور کہتی ہے اور یہ بہی خوب جانتا ہون مین کہ

تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَالَّذِي أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ
یہ آیتین قرآن کی ہین اور وہ جو اترا ہے تیری طرف اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے
پروردگار کے پاس سے سب سچ ہے اور درست ہے کچھہ شک نہین اُس مین پر بہت
لوگ نہین مانتے اور سچ نہین جانتے اُسے اللَّهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا
ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ خدا تعالی وہ ہے جس نے بہت اونچا بنایا آسمان کو بغیر ستون
کے جو دیکھتے ہو تم اُسے پھر ارادہ کیا عرش کے بنانے پر وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي
لِأَجَلٍ مُّسَمًّى اور تابعدار بنایا اپنے حکم کا سورج اور چاند کو یہ دونون چلے جاتے ہین ایک
حد مقرر پر جو وقت ٹھیرایا ہوا ہے گرمی جاڑے کا یا وقت قیامت کا تب تلک پھرا
کرین گے يُدَبِّرُ الْأَمْرَ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُم بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ تدبیر کرتا ہے
اور کام بناتا ہے اپنے بندون کے کھول کر بیان کرتا ہے اپنے قرآن کی آیتون کو جو اچھی طرح
سمجھہ مین آوین اسواسطے کہ شاید تم ساتھ ملنے اپنے پروردگار کے شک نہ رکھو اور یقین لاؤ
یعنے سچ جانو کہ قیامت کے دن گورون سے اٹھہ کر خدا تعالی کی حضور جا کر سب تم کھڑے
ہوگے حساب دینے کو وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهَارًا اور
خدا تعالی وہ ہے جس نے پھیلایا زمین کو لنبا اور چوڑا اور پیدا کئے زمین مین پہاڑ بڑے
مضبوط اور ندیان پیدا کی زمین مین جو بہتی ہین وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ
اثْنَيْنِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ اور سب طرح کے میوے پیدا کئے زمین مین دو طرح کا
جوڑا جیسے بعضا زرد سرخ اور سیاہ سفید اور جیسے کھٹا میٹھا اور بعضا گرم سرد اور تر
خشک اسی طرح جوڑا پیدا کیا اور دیکھو قدرت خدا تعالی کی جو ڈھانکتا ہے رات کو
دن پر یعنی دن کی گرمی اور روشنی پر اندھیرا اور سردی لاتا ہے تو سب خلقت دن کی
محنت سے کار و بار کے آرام کرین تو پھر کو تازہ دم اُٹھین ماندگی اور سستی سب جاتی
رہی إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ بیشک ان چیزون مین ہر طرح
نشانیان ہین خدا تعالی کی قدرت کی واسطے ان لوگون کے جو سوچ کرتے ہین ان باتون مین وَفِي الْأَرْضِ
قِطَعٌ مُّتَجَاوِرَاتٌ اور پیدا کئے خدا تعالی نے زمین مین ٹکڑے زمین کے ملے
ہوئے آپس مین جو یہ ہے ایک نشانی ہے قدرت کی کہ ایک زمین ہے بعضا ٹکڑا اُس مین
لائق کھیتی اور باغ بنانے کی ہے اور اسی کے پاس زمین کھاری ہے جو اُس مین کھیتی نہین

ہوتی اور بعضی زمین نرمی ریتی ہے اور پیداکی زمین مین وَجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ
وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَّنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِى الْاُكُلِ اور باغ ہین انگورون
اور کھیت ہین اور کھجورون کے درخت ہین کسو درخت کی جڑ مین کئی شاخین ملی ہین اور
کوئی درخت جدی ہے جڑ سے　　یعنے ایک شاخ ہے جڑ سے نکلی ہے اور ایک
پانی پیتی ہین سب درخت اور کھیت اور بڑائی دیتے ہین ہم بعضے میوے کو بعضے میوے پر
مزے مین اور رنگ مین یعنی کوئی بہت میٹھا مزے دار خوشبو ہے کوئی کھٹا بیمزہ بدبو ہے
اور وہ قدرت کی نشانی ہے جو ایک پانی سب درختون مین جاتا ہے کوئی میوہ کھٹا کوئی
میٹھا کوئی پھیکا ایسا کہ نیل نکلے کوئی کڑوا ہوتا ہے اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ
بیشک اِن چیزون مین ہر طرح نشانیان ہین کھلی ہوئی خدا تعالیٰ کی قدرت کی اُن لوگونکے
واسطے جو سمجھتے ہین اور غور کرتے ہین اُن چیزون مین وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا
تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِىْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ اور اگر اچنبا کرے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافرون
کے ایمان نلانے پر پھر زیادہ اچنبا ہے اُن کی بات کا جو کہتے ہین یہ کافر کہ اے کب
جب ہم ہووین گے مر کر گورون مین خاک پھر کیا ہم ہووین گے نئی خلقت مین یعنی کیا ہم
مٹی ہو کر نئے سرے سے بنکر پیدا ہون گے یہ نہین سمجھتے کہ جس خدا تعالیٰ نے پہلے پیدا کیا ہے
اور تمہے ایسی قدرتین ہین جو بیان کیا اور تم دیکھتے ہو اُن چیزون کو پھر اُس کے آگے دوبارہ
بنانا کیا بڑا کام ہے یہ لوگ جنکو یقین نہین ہے کہ قیامت مین پھر گورون سے اُٹھین گے وہ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِىْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وہی لوگ ہین جو کافر ہوئے اپنے پروردگار سے اور اُنہین لوگون کے
گلے مین طوق ہین گمراہی کے دنیا مین جو اُس طوق مین سے کبھی نہ نکل سکین گے مرنے کے
وقت تلک اور بعد مرنے کے آگ کا طوق ہو گا اُن کے گلے مین اور وہی لوگ دوزخ کی
آگ مین رہنے والے ہین وہ لوگ اُس مین ہمیشہ رہین گے وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ
الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ط اور جلد مانگتے ہین تجھسے اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم برائی کو جو عذاب ہے پہلے بھلائی سے جو عذاب سے امن مین ہین
خدا تعالیٰ نے اس امت کے کافرون پر عذاب کرنا قیامت کے دن مقرر رکھا ہے اور
دنیا مین مرنے تلک عذاب صورت بدل جانے کے سے امن مین ہین سو وہ کہے کے کافر

اس امن سے پہلے عذاب مانگتے ہیں اور بیشک گذر چکے پہلے ان سے بہت قومون پر عذاب اور اُس بات کو یہ مکے کے لوگ بھی جانتے ہین اُس پر عذاب مانگتے ہین وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ اور بیشک پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرح بہت بخشش کرنے والا ہے لوگون پر اگر توبہ کرین کفر سے اُس پر بھی جو یہ ظلم اور کفر کرتے ہین اگر اب بھی سمجھین اور کفر سے توبہ کرین اور ایمان لاوین اور جو کفر کو نچھوڑین اور اُسی حال مین مرین تو پھر بیشک پروردگار تیرا ہر طرح سخت عذاب کرنے والا ہے جو ایسا نکوئی کر سکے وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ اور کہتے ہین وہ لوگ جو ایمان نہین لائے کہ کیون نہین اُتری نشانی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اُس کے پروردگار کے پاس سے جیسے کہ چاہتے ہین یعنی کافر مکے کے کہتے تھے کہ جیسے حضرت موسی علیہ السلام کا عصا اژدہا ہوتا تھا اور حضرت عیسے علیہ السلام مُردے کو زندہ کرتے تھے ویسا ہی کام یہ کیون نہین کرتے سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مقرر تو ڈرانیوالا ہے یعنے تیرا کام ڈرانا ہے فقط اور کہنا ہے زبان سے اور واسطے ہر قوم کے راہ بتانے والا ہے جدا یعنی ہر پیغمبر کا معجزہ جدا تھا اور تیرا معجزہ قرآن ہے جو ان مکے کے لوگون کی زبان مین ہے لیکن کسی قابل اور عالم کا مقدور نہین جو اس کے برابر کہہ سکے اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ خدا تعالی جانتا ہے جو کچھ اُٹھاتی ہے ہر پیٹ والی اپنے پیٹ مین بچے کو کہ اُس کے پیٹ مین نر ہے یا مادہ ہے اور خدا تعالی ہی جانتا ہے جو کچھ کم ہوتا ہے پیٹ مین اور جو کچھ زیادہ ہوتا ہے یعنی ایک بچہ ہے یا زیادہ ہین کوئی بچہ یا پورے دنون مین پیدا ہوگا یا اُس سے کچھ کم زیادہ دنون مین ہوگا ان باتون کو سوائے خدا تعالی کے کوئی نہین جانتا وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ اور سب چیز کی خدا تعالی کے پاس حد ہے جو نہ اُس حد سے زیادہ ہوتا ہے اور نہ کم ہوتا ہے اور خدا تعالی ہے عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ جاننے والا ہے چھپے ہوؤن کا اور کھلے ہوؤن کا اور بڑا ہے سب کے دھیان اور سمجھ سے اور سب چیز سے اوپر ہے جو اُس کی حد نہین اور نہایت بڑا ہے یعنے جو تم دل مین خیال یا مذکور ہوا اور جو زبان پر نہین نکالتے خدا تعالے اوس کو بھی جانتا ہے سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ

برابر ہے خدا تعالیٰ کے آگے جو کوئی تم مین سے چھپ کر بات کرے یا پکار کر کہے وہ سب جانتا ہے اور جو کوئی چھپا چاہے کام اپنا رات کو یا ظاہر کرے دن کو خدا تعالیٰ کے آگے یکسان ہے لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ واسطے آدمی کے رکھوالے آگے پیچھے نگہبانی کرتے ہین اُس کی خدا تعالیٰ کے حکم سے یعنے ہر بندے کے ساتھ رکھوالے آگے اور پیچھے رکھوالی کرتے ہین اُس کی نیک اور بدکارونکی یا کر لکھتے جاتے ہین رات دن جو کچھہ وہ کرتا ہے اور وہ کہتا ہے اُن کا کام نام کراماً کاتبین ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ بیشک خدا تعالیٰ نہین بدلتا اُس چیز کو جو کسی قوم کے پاس ہے جیسے جمعیت اور تندرستی جب تلک کہ وہ قوم بدلڈالین اُس چیز کو جو اُن کے دلون مین ہین اچھی باتین جیسے شکر اور انصاف اور خیرات یعنی خدا تعالیٰ کسی کو جمعیت بدلے مفلسی اور تندرستی کے بدلے بیماری نہین دیتا جب وہ خیرات اور انصاف اور شکر کرتا ہے پھر جب آدمی یہ باتین چھوڑتا ہے تب اُس پر مصیبت آتی ہے وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝ اور جب چاہتا ہے خدا تعالیٰ کسی قوم پر برائی یعنے عذاب اور مصیبت پھر وہ پھرنے والے نہین اُس سے اور نہین ہے اُس قوم کو سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی والی جو اُس سے مصیبت اور عذاب دور کرے خدا تعالیٰ ہی سب کا والی ہے هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝ وہ ہے خدا تعالیٰ جو وہ دکھلاتا ہے تمکو بجلی جو اُس مین ڈر ہے اور اُمید ہے اور امیدوار ہو مینھ کے جو وہ مینھ کی نشانی ہے اور وہی خدا تعالیٰ ہے اُٹھاتا ہے بدلیان بھاری مینھ کی بھری ہوئی وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ۝ تسبیح پڑہتا ہے رعد جو گرجتا ہے ساتھ تعریف خدا تعالیٰ کے رعد نام ایک فرشتے کا ہے وہ بدلی کا رکھوالا ہے وہ خدا تعالیٰ کی تعریف کی تسبیح ہمیشہ پڑہتا ہے اور فرشتے سب تسبیح پڑہتے ہین خدا تعالیٰ کی تعریف کے ڈر سے یعنی سب خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہین اور بھیجتا ہے خدا تعالیٰ آسمان سے آگ کو پھر اُس سے پہنچاتا ہے جس پر چاہتا ہے یعنی جس شخص کو چاہتا ہے اُسے اُس آگ سے ہلاک کرتا ہے

ف کہتے ہین نوین برس ہجرت سے عامر بیٹا طفیل کا اور اربد بیٹا ربیعہ کا دونون نے

آپس مین مصلحت کی یہ کہ عامر نے کہاکہ ہم دونون پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کرنے کو
چلتے ہین مین اُنہین باتون مین لگاؤن گا تو پیچھے سے ایک تلوار ماریو جو دوسرے کی حاجت
نہ ہے یہ بات مقرر کرکے آئے اور باتون ہین مشغول ہوئے آخر کو بڑی دیر پیچھو کہا کہ یا
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اب جاکرین ایک بڑا لشکر سوار اور پیادے کا لاکر تم سے
سمجھون گا یہ کہکر دونون چلے آئے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا اے پروردگار
تو سمجھ لے ان دونون سے پھر عامر نے باہر آکر اربد کو کہا وہ مصلحت جو کی تھی وہ کیا ہوئی
تونے تو کچھ نکیا اُس نے کہاکہ جب تلوار مارنے کا ارادہ کرتا تو بیچ مین آجاتا تھا غرض کہ
جب وہ دونون مدینہ سے باہر آئے ایکایک صاعقہ یعنے ایک آگ آسمان سے آئی جو اربد تو
اُسی وقت جل موا اور عامر اپنے گھر جاتے تک برے حال سے وہ بھی موا اور ایک یہودی
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور لگا پوچھنے کہ اے ابو القاسم بتا جو تیرا خدا
جواہر کا ہے یا موتی کا ہے یا سونے کا ہے اُسی وقت غضب آلہی سے ایک بدلی پیدا
ہوئی اور بجلی نے اُسے جلاکر مار ڈالا سو خدا تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ جس پر چاہتا ہے
خدا تعالی صاعقہ بھیجتا ہے اور یہ لوگ جھگڑتے ہین خدا تعالی کی شان مین جو وہ کیا ہے
اور کاہے کا ہے کیا احمق ہین جو ایسی باتین کرتے ہین اور وہ خدا تعالی تو بہت بڑا ہے
عذاب کرنے والا جھگڑنے والون پر لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ خدا تعالی ہی کا بُلانا ہے
اور پکارنا ہے سچ اور درست ہے یعنے اُسی سے دعا مانگنا ہے اور اُسی کا یاد کرنا
لائق ہے جو وہ سنتا ہے اور روا کرتا ہے حاجت پکارنے والے کی وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ
اور وہ لوگ جو بلاتے ہین اور پکارتے ہین سوائے خدا تعالی کے بتون کو جو
اُنہین خدا تعالی کا شریک کہتے ہین وہ بُت اُن کا پکارنا اور بُلانا نہین مانتے
اور نہین سنتے اور اُن کی حاجت روا نہین کرتے ذرا بھی لیکن اُن کی مثل ویسی ہے کہ جیسے
کوئی پیاسا اپنے دونون ہاتھ پسارے کنوئے کے پانی کی طرف اور پکارے پانی کو جو پانی
اُس کے منھ کو پہنچ جاوے بغیر ڈول رسّی کے اور پانی بغیر اسباب کے نہین پہنچنے والا
اُسکے منھ کو اسیطرح بتون کی بھی قدرت نہین جو کسی کا کچھ کام کرسکین وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ
اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ اور نہین ہے بلانا اور پکارنا کافرون کا بتون کو مگر بیچ بہلاوے کے

اور بھنکا دے کے پڑے ہین کچھ فائدہ نہو گا کبھی ان کو بتون سے کسی طرح وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۞ اور خدا تعالی ہی کو سجدہ کرتا ہے جو کوئی کہ ہے آسمانون مین اور جو کوئی کہ ہے زمین مین خوشی سے مطیع مسلمان اور اور لاچاری سے کافر وقت مصیبت کے اور سجدہ کرتا ہے پرچھانوا اُن سب کا فجر کو مغرب کی طرف اور شام کو مشرق کی طرف یعنی ہمیشہ پرچھانوا سب کا سجدہ کیا کرتا ہی قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ کہو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پوچھ مشرکون سے کہ کون ہے پیدا کرنے والا آسمانون کا اور زمین کا کہو اُن کی طرف سے کہ خدا تعالی ہے کسواسطے کہ اُن کو سوائے اسکے اور کوئی جواب نہین پھر تو قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا کہو کہ پھر تم یہ جانکر پکڑتے ہو اپنا وسیلہ سوائے خدا تعالی کے اور دوست جانتے ہو ایسونکو جو نہین کر سکتے اپنا بھلا اور نہ برا یعنے بتون کو جو اپنا نفع اور نقصان کہ نیکی قدرت اور خبر نہین تمھین کیا فائدہ ہوگا اُن کے پوجنے سے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ کہہ کہ اے کیا برابر ہے اندھا اور دیکھنے والا یا برابر ہے اندھیرا اُجالا بُت پوجنے والے اندھے ہین جو اُن کو نظر نہین آتا کہ بُت آپ عاجز ہین اَور کی مدد کیا کر سکین گے اور مومن جو خدا تعالی کی قدرت کی نشانیان دیکھہ کر پہچانتے ہین اور اندھیر الکفر کا اور روشنائی اسلام کی کیا برابر ہین یہ باتین اور کہو کہ یہ جو تم بتون کو پوجتے ہو اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ کیا مشرکون نے بنایا ہے خدا تعالی کے ساتھہ شریک تو کہ شاید کچھہ بتون نے پیدا کیا ہے جیسے خدا تعالی نے پیدا کیا ہے پھر شُبہ پڑا بُت پوجنے والون کو اس پیدا کی ہوئی چیز مین کہ پہچانا نہین جاتا اُن سے کہ یہ چیز بتون کی پیدا کی ہوئی ہے یا خدا تعالی کی پیدا کی ہوئی ہے یعنے شریک تو اُسے کہتے ہین جو برابر کا ہو قدرت مین جیسا خدا تعالی نے پیدا کیا ہے چاہئے کہ ایسا ہی بُت بھی پیدا کرین سو یہ الزام دیا خدا تعالی نے بُت پوجنے والون کو کہ اے احمقو کیا سمجھکر تم بتون کو خدا تعالی کا شریک کہتے ہو وہ تو ایسے عاجز ہین جو اپنا برا بھلا نہین کر سکتے اگر نہین گرا دو تو اُٹھہ نہ سکین اور کہہ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ کہ خدا تعالے ہی ہے پیدا کرنے والا سب چیز کا اور وہ خدا تعالی ایک ہے بڑا زبردست جو کوئی اُسکا

شریک نہین اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتۡ اَوۡدِیَۃٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحۡتَمَلَ السَّیۡلُ زَبَدًا رَّابِیًا اُتارا خدا تعالیٰ نے آسمان کی طرف سے پانی مینھ کا پھر بہ کر چلا پانی جنگلون مین موافق ہر ایک جنگل کے پھر اُٹھایا اُس پانی نے کف اور جھاگ اونچے اونچے وَمِمَّا یُوۡقِدُوۡنَ عَلَیۡهِ فِی النَّارِ ابۡتِغَآءَ حِلۡیَۃٍ اَوۡ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثۡلُهٗ ؕ اور اُس چیز کو بھی جو اُسی آگ کی بھٹی مین رکھ کر دہونکتے ہین سنار یا لہار واسطے گہنا بنانے کے یا ہتھیار بنانے کو کف آتا ہے اُس پر جیسے پانی پر کف آتا ہے یعنے تانبے پیتل کو جو کٹہائی مین رکھ کر بھٹی مین آگ کی دہکاتے ہین گہنا یا کچھ چیز بنانے کو تو میل اُس کا جدا ہو کر آگ کے زور سے اوپر آتا ہے جیسے پانی کے کف اوپر آتے ہین کَذٰلِکَ یَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡحَقَّ وَالۡبَاطِلَ ایسی ہی مثلین مارتا ہے خدا تعالیٰ سچ کی اور جھوٹھ کی یعنی خدا تعالیٰ مثل بیان کرتا ہے سچی بات کو مینھ کے پانی اور سونے روپے تانبے پیتل کے ساتھ جو انسے ہزارون طرح کی نفعے اور فائدے ہین اور جھوٹی بات کی مثل کف پانی کے اور تانبے پیتل اور سونے روپے کے مثل سے ماری ہے جو کسی کام کا نہین فَاَمَّا الزَّبَدُ فَیَذۡهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ پھر وہ جو کف ہے پانی کا اور سونے روپے اور تانبے پیتل پر کا پھر وہ جاتا رہتا ہے جلدی اکر کر اور میل ہو کر اُسے ٹھیراؤ نہین ایسے ہی جھوٹی بات کو ٹھیراؤ نہین اور وہ جو فائدہ دیتا ہے لوگون کو جیسے پانی مینھ کا اور جیسے سونا اور روپا پھر وہ رہتا ہے دیر تلک ملک مین ایسے ہی سچی بات کو مضبوطی ہے کَذٰلِکَ یَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡاَمۡثَالَ ؕ ایسی ہی مثلین مارتا ہے خدا تعالیٰ یعنے ایسی طرح سمجھاتا ہے کہول کہول کر جو تم سمجھو اور دہیان کرو اور بھلی بری کو اور سچ جھوٹھ کو پہچانو لِلَّذِیۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِرَبِّهِمُ الۡحُسۡنٰی ؕ وَالَّذِیۡنَ لَمۡ یَسۡتَجِیۡبُوۡا لَهٗ لَوۡ اَنَّ لَهُمۡ مَّا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا وَّمِثۡلَهٗ مَعَهٗ لَافۡتَدَوۡا بِهٖ ؕ واسطے اُن لوگون کے جنہون نے اپنے پروردگار کا حکم مانا نیکیان اور بھلائیان ہین بہشت اور اُس کی نعمتین اور وہ لوگ جنہون نے نمانا حکم اپنے پروردگار کا اون لوگون کے واسطے اگر ساری دنیا کا مال دولت ہووے اور اُتنا ہی اور ہووے اور وہ لوگ اُس سب مال اور دولت کو دیوین اسواسطے کہ عذاب سے چھوٹین یعنی ساری دنیا کا مال دولت اور اُتنا ہے اور بھی ہو سو کافر وہ سب مال دولت دیوین اور کہین کہ یہ سب لو اور ہمین چھوڑو اور عذاب نکرو انکی بات کوئی نہ سنے گا

وقف النبی علیہ السلام

اُولٰئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ وہی لوگ ہین جنکے واسطے اُن لوگون کے ہے بہت بری طرح سے حساب لینا اور اُن کے رہنے کی جگہہ دوزخ ہے اور بہت بری ہے دوزخ رہنے کی جگہہ اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ اب پھر جو کوئی کہ جانتا ہے کہ وہ جو اترا ہے تجھہ پر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پروردگار کے پاس سے وہ درست ہے اور سچ ہے کیا برابر ہے وہ کوئی جو اندہا ہے یعنے جس شخص نے قرآن کو سچ جانا برابر نہین ہے اُس شخص کے جسکو خوبی اور کیفیت قرآن کی نظر نہین آتی اور کہتا ہے قرآن کو کہ شعر ہے بنایا ہوا شاعر کا اور پچھلے لوگون کا قصہ ہے سوائے اِس کے نہین یعنے مقرر نصیحت جانتے ہین قرآن کو صاحبِ عقل یعنی احمقون نے قصہ سمجہا ہے اور عقلمند نصیحت سمجھتے ہین قرآن کو اَلَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۝ وہ لوگ جو پورا کرتے ہین خدا تعالی کے قول کو جو پہلے دن کیا تھا اور نہین توڑتے اُس قول کو وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ اور وہ لوگ جو ملائے رکھتے ہین اُس چیز کو جو خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ اُس چیز کو ملائے رکھو یعنے ایمان سب پیغمبرون پر لاؤ اور سب کو برحق جانو اور خدا تعالی کی بھیجی ہوئی کتابون کو سچ جانو سو وہ لوگ سب پیغمبرون کو اور سب کتابون کو سچ جانتے ہین اور ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے اور دہشت کھاتے ہین بری طرح کے عذاب دینے سے یعنے ڈرتے ہین اس بات سے کہ کہین ایسا نہو جو ہمین گناہون کے واسطے عذاب کرین اور اپنے کرم سے نہ بخشے تو بڑی خرابی ہو وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ اور وہ لوگ جو صبر کرتے ہین بندگی کی محنت مین اور چاہتے ہین اور آرزو کرتے ہین اپنے پروردگار کی خوشی کی اور قائم رکھتے ہین نماز کو۔ اور بانٹتے ہین اور دیتے ہین حقدارون کو اور محتاجون کو اُس چیز سے جو روزی دی ہم نے اُن کو اُس مین سے دیتے ہین چھپ کر اور سب کے روبرو اور ہٹاتے ہین ساتھ نیکی کے بدی کو یعنی برائی کے بدلے بھلائی کرتے ہین لوگون سے جنکا یہ بیان ہوا وہی لوگ ہین جو اُن کے واسطے آخرت کا گھر ہے سو وہ آخرت کا گھر ۔

ع ۱۱ / ۲ نصف

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ
عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ باغ ہین ہمیشہ رہین گے اندر آوین گے ان باغون مین وہ لوگ
جنکا پہلے مذکور ہوا اور جو کوئی نیکبخت ہوگا اُن کے باپ دادا سے اور اُن کی نکاحیون سے
اور اُن کی اولاد سے جتنے نیکبخت ہون گے سب آوین گے اُن کے باغون مین اور فرشتے
اُن پاس آوین گے ہر دروازے سے بہشت کے سلام علیک کرینگے اور کہین گے
سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝ سلامتی ہو تم پر یعنی ہمیشہ یہان تم
سلامت رہوگے سبب اُس کے جو تمنے صبر کیا تھا دنیا مین جو بندگی کی محنت پر جیسے
گرمیون مین روزے رمضان کے اور جاڑون مین راتون کو اُٹھ کر وضو کرتے تھے تم
پھر کیا خوب ہے واہ وا عاقبت کا گھر جو ملے گا اُن کو وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ
بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ
اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝ اور وہ لوگ جو توڑتے ہین قول
خدا تعالی کا مضبوط قول کرکے یعنے پہلے روز قول مضبوط کرکے توڑتے ہین اور
کاٹتے ہین اُس چیز کو جسکو فرمایا ہے خدا تعالی نے کہ جوڑو اُسے یعنے خدا تعالی نے
فرمایا کہ قرآن اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اور دوستی کرو یہ اُس کا اُلٹا
دشمنی کرتے ہین اور خرابی کرتے ہین ملک مین یعنی اور غیر لوگون کو بہکاتے ہین کہ یہ جو کہتا ہے
کہ مین پیغمبر ہون سو جھوٹا ہے اُس کا کہا نمانیو یہ لوگ جو ایسی باتین کرتے ہین یہ دور
ہین خدا تعالی کی رحمت اور بخشش سے اور اُنہین کے واسطے بہت بُرا ہے آخرت کا
گھر سو وہ دوزخ ہے اور وہان کے بڑے عذاب ہین ہمیشہ کے اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ
لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝
خدا تعالی روزی کھولتا ہے جس کی چاہتا ہے اور تنگ روزی کرتا ہے جس کی
چاہتا ہے وہ حاکم اور خوش ہین یہ مکے کے لوگ دنیا کے زندگی سے جو اُن کو
جمعیت اور تھوڑی سی دولت ہے اور نہین ہے یہ جینا اور دولت دنیا کی
عاقبت کی دولت اور زندگی کے آگے مگر ذرا سا فائدہ یعنی عاقبت کی دولت
اور زندگی کبھی تمام نہوگی اور دنیا کی دولت اور جینے کا بھروسا نہین وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۝

۳ ع ۸ ۶

اور کہتے ہیں وہ لوگ جو ایمان نہیں لائے کہ کیوں نہیں اُتر تا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نشانی یعنی معجزہ سے جیسے کہ ہم چاہتے ہیں کہو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بیشک خدا تعالیٰ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اگر ہزاروں معجزے اور نشانیاں قدرت کی دیکھی ہر گز سچ نہیں جانتا اور ایمان نہیں لاتا اور دکھاتا ہے راہ سیدھی یعنے توفیق ایمان کی دیتا ہے بغیر معجزہ دکھائے اُس کو جو کوئی اُس کی طرف عاجزی کرتا ہے اور پھرتا ہے خدا تعالیٰ کی طرف سب کو چھوڑ کر اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ۝ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سچ جانا پیغمبر اور قرآن کو اور آرام پاتا ہے دل اُن کا خدا تعالیٰ کی یاد سے جانو اس بات کو کہ خدا تعالیٰ کی یاد سے آرام پاتے ہیں دل اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور اچھے کام کئے ہیں دنیا میں اُن کی خوشی ہے زندگانی میں اگرچہ مفلس غریب ہوں اور بہت اچھا پھر کر جاتا ہے عاقبت میں جو کچھہ عذاب نہو گا اُن کو اور بہشت اور اس کی نعمتیں ملیں گی خدا تعالیٰ کے فضل سے كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِیْۤ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَاۤ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟ عَلَیْهِمُ الَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ وَهُمْ یَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ۝ جیسے اور پیغمبروں کو بھیجا تھا اسی طرح بھیجا ہمنے تجکو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قوم میں جو بیشک گذریاں پہلے ان لوگوں سے بہت قومیں اور تجھے بھیجا اسواسطے جو تو پڑھے مکے کے لوگوں کے آگے اُس چیز کو جو ہم بھیجتے ہیں تیری طرف یعنے قرآن سُنا مکے کے لوگوں کو اور یہ مکے کے لوگ منکر ہیں رحمن سے یعنے نہیں جانتے کہ رحمن کون ہے قُلْ هُوَ رَبِّیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْهِ مَتَابِ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ رحمن میرا پروردگار ہے جو نہیں ہے کوئی لائق جو اُس کی بندگی کیجئے مگر وہی اُسی کی طرف مجھے پھر جانا ہے

ف کہتے ہیں کہ بعضے مکے کے لوگوں نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر تو چاہے کہ ہم تیرے تابعداری کریں تو تو کہہ قرآن کو جو یہ سب مکے کے گرد کے پہاڑ دور ہوں اور زمین کھیتی کے لائق نکلی اور زمین پھٹ کر تالاب پانی کے بہیں اور دادا پردادا جی اُٹھ کر ہمیں کہیں کہ یہ پیغمبر سچا ہے تب ہم ایمان لاویں خدا تعالیٰ نے اُنکی جواب میں یہ آیت بھیجی کہ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ

اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا اگر ہوتا کوئی قرآن ایسا جو اُس کے پڑھنے سے پہاڑ چلنے لگتے یا زمین پھٹ جاتی یا اُس کے پڑھنے سے مردے باتین کرنے لگتے تو ایسا معجزہ اسی قرآن کا ہوتا یہ جو کافر کہتے ہین کہ اگر ویسے معجزے دیکھین تو ایمان لاوین یہ غلط کہتے ہین بلکہ خدائتعالی کے اختیار ہین ہین سب کام یعنے ایمان لانا اور نلانا خدائتعالی کی تقدیر سے ہے کافر ہونا اور اُسی کی توفیق سے ہے ایمان لانا لوگون کا اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا کیا نہین ہوئے نا امید مسلمان اِن کافرون کے ایمان لانے سے یعنے ابہی امیدوار ہین مسلمان کہ یہ ایمان لاوین گے اور نہ سمجھے وہ کہ اگر چاہتا خدائتعالی تو ہر طرح راہ دکہاتا سب لوگون کو ہمیشہ کے عذاب سے چھوٹنے کے وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اور ہمیشہ پہنچا کرے گا کافرون کو عذاب سخت سبب اُسکے جو یہ دشمنی کرتے تھے خدائتعالے کے رسول کی یا اُترے گا تو یعنی اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تیری فوج اُتریگی نزدیک اُن کے گہرون کے اور لوٹ مار کیا کرے گی فوج تیری جب تک کہ آوی وعدہ خدائتعالی کا جہوٹھ نہین کرتا وعدہ یعنے جو وعدہ خدائتعالی کا ہے سچا ہے اب خدائتعالی اپنے حبیب کی تسلی کرنے کو فرماتا ہے جو اِن کافرون کی باتون سے آزردہ دل مت ہو کسواسطے کہ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ؁ بیشک مزاح اور ٹھٹھے کرتے تھے اگلے لوگ اپنے وقت کے پیغمبرون سے پہلے تجہسے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے تیری قوم تجہسے سلوک کرتی ہے پہر ڈہیل دی مین نے اُن لوگون کو جو کافر تہے یعنے اُن پر اُسی وقت عذاب نہ بہیجا اور دولت اور عیش مین رکہا پہر جب وقت آیا تو پکڑا مین نے اُن کو عذاب مین پہر کیسا ہوتا ہے کرنا عذاب میرا جو سب جانتے ہو کہ اُن کا کیا حال ہوا ویسا ہی اِن کا حال ہوگا جب وقت آوے گا اَفَمَنْ هُوَ قَاۗىِٕمٌ عَلٰي كُلِّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ اے جو کوئی کہ ہووے رکھوالا آدمی پر اور بدلہ دینے والا ہو اُن کامون کا جو اُس نے کئے ہون بہلے یا برے کیا برابر ہوتا ہے اُس کے جس سے کچھ نہو سکے یعنے خدائتعالی سب بندون کے کامون سے واقف ہے

اور موافق اُن کاموں کے بدلہ ہر ایک کو دے سکتا ہے کیا برابر بتوں کے ہے
جو وہ ایسے عاجز ہیں اور بیخبر ہیں جو گریں تو آپسے نہ اُٹھ سکیں یہ سب باتیں
جانکر پھر اور بناتے ہیں بتوں کو شریک خدا تعالیٰ کا اور پوجتے ہیں اُن کو اور
قُلْ سَمُّوهُمْ ۚ أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ أَم بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۝
کہو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بت پوجنے والوں کو کہ نام رکھو اور تعریف
بیان کرو اُن کی جنکو شریک مقرر کیا ہے تمنے خدا تعالیٰ کا یعنے جیسے خدا تعالیٰ
کے نام ہیں حیّ اور رزّاق اور خالق اور سمیع اور بصیر اور علیم
ایسا نام کوئی بتوں کا بھی بتاؤ یا بتلاتے ہو اور خبر دیتے ہو خدا تعالیٰ کو اس چیز کی
جو اُسے خبر نہیں کہ شریک اُس کے زمین پر ہیں یا نام رکھتے ہو بتوں کا شریک
ظاہر کہنے سننے کو یعنی یونہی نام رکھ لیا ہے اور در اصل وہ اُس نام کے لائق ہرگز نہیں جیسے کالے نام کو رکھا ہے یہ بھی نہیں
بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝
بلکہ اچھا رکھا ہے کافروں کے واسطے مکر اور جھوٹ اُن کا اور انکار کیا ہے سیدھی
راہ سے یعنے راہ سیدھی اسلام کی میں جانے نہیں دیتے یعنے توفیق ایمان کی نہیں
پاتے اور انہیں بتوں کو شریک بنانا خدا تعالیٰ کا اچھا لگتا ہے اور جو کوئی ایسا ہے
جو اُسے خدا تعالیٰ سیدھی راہ سے بہلا دے یعنے توفیق اسلام کی نہ دیوے پھر
نہیں کوئی راہ بتانے والا اُسے جو وہ مسلمان ہووے لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَقُّ ۖ وَمَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِن وَاقٍ ۝ کافروں مشرکوں کو
عذاب ہے زندگانی میں دنیا کی جیسے قتل اور قید ہونا اور لوٹے جانا اور قحط
میں گرفتار ہونا اور ہر طرح عذاب آخرت کا تو بہت سخت ہے اور بہت بڑا کبھی
اُس عذاب سے چھوٹنے کے نہیں اور نہیں ہے کوئی اُن کو خدا تعالیٰ کے
عذاب سے بچانے والا مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ أُكُلُهَا
دَائِمٌ وَظِلُّهَا ۚ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوا ۖ وَّعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ ۝ تعریف اور
خوبی ہے بہشت کی وہ بہشت جس کا وعدہ دیا ہے پرہیزگاروں کو اُس میں
رہنے کا سو وہ بہشت کیسا ہے جسمیں بہتی ہیں اُس کے درختوں اور مکانوں
کے نیچے نہریں میوے اُس بہشت میں سب طرح کے ہمیشہ رہیں گے۔ اور

چھاؤ بھی وہان ہمیشہ ہوگی یہ بہشت جس کی تعریف کی آخر کو ملے گا اُن کو جو پرہیزگار ہین ڈرتے ہین خدا تعالی کے عذابون سے اور آخر کو کافر آگ ہین رہینگے ہمیشہ

وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ

اور وہ لوگ جنکو دی ہمنے کتاب توریت یعنے وہ یہودی جو مسلمان ہوئے خوش ہوتے ہین اُس چیز سے جو تیری طرف بھیجی ہے یعنے قرآن سُنکر خوش ہوتے ہین اور یہودیون کی قوم سے کوئی شخص ہے جو نہین مانتا قرآن کی آیت کو کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مقرر مجھے حکم ہوا ہے وہ کہ بندگی کرون مین صرف خدا تعالے کے ایک جان کر اُسے اور کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہراؤن اُسی کی طرف بلاؤن خلقت کو یعنی سب کو کہون کہ اُس کی بندگی کرو اور اُسی طرف پھرنا ہے مجھے بھی اور سب کو

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ

ع ۵ ۱۱

اور ایسا ہی بھیجا ہے ہمنے قرآن کو حکم کرنے والا عربی زبان مین جو بہ مکے کے لوگ جلد سمجھین اور اگر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تابعداری کرے گا تو مکے کے لوگون کی آرزو کی یعنے اگر تو ان کا کہا مانے بعد اُس کے جو آچکی تیرے پاس خبر کہ بتون کو ہرگز نہ پوجیو جو بہت برا کام ہے یا بیت المقدس کی طرف سجدہ کرنا موقوف ہوا یہ بات جانکر جو پھر اُن کی خوشی کے واسطے کرے گا اُن کا کہا تو پھر نہین کوئی تجھے خدا تعالے کے عذاب سے چھڑانیوالا اور نکوئی یار ایسا جو تجھہ پر عذاب نہ آنے دیوے یعنے پھر کوئی عذاب سے بچانیوالا نہین ۞ کہتے ہین کہ بعضے یہودی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طعنے دیتے تھے کہ یہ نکاح بہت کرتے ہین اور ہمیشہ عورتون مین مشغول ہین اگر یہ پیغمبر ہوتے تو اُن کو عورتون کا خیال نہوتا سو یہ آیت خدا تعالی نے بھیجی

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً

اور مقرر ہمنے بھیجا پیغمبرون کو پہلے تجھسے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بنائیان ہمنے اول پیغمبرونکے واسطے نکاحیان اور اولاد یعنی اگلے پیغمبرونکی بھی قبیلہ اور فرزند تھے کچھ انہون نے نئی بات نہین کی

وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ

بنچا ہے پیغمبر کو اور نہین کرتا پیغمبر وہ کہ لاوے معجزے مگر حکم خدا تعالیٰ کے سے یعنے بغیر مرضی خدا تعالیٰ کے پیغمبر معجزہ نہین دکہاتا اور دکہلانا معجزہ کا وقت پر لکہا ہوا ہے جب وہ وقت آویگا البتہ معجزہ ظاہر ہوگا یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْکِتٰبِ مٹاتا ہے خدا تعالیٰ جو چاہتا ہے اور ثابت رکہتا ہی یعنی ٹہیرا رکہتا ہے جسے چاہتا ہے اور اُس کے آگے ہے اصل سب کتابون کا یعنے لوح محفوظ جو سب کتابین اور سب احوال اُس مین ذرا ذرا لکہا ہوا ہے سو وہ خدا تعالیٰ کے پاس ہے جو چاہتا ہے لکہتا ہے اُس مین اور جو چاہتا ہے موقوف کرتا ہے مختار ہے مالک ہے وَاِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ وَعَلَیْنَا الْحِسَابُ اور اگر ہم دکہاوین تجہے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی اُس چیز سے جو وعدہ کیا ہے ہمنے کافرون کو عذاب کا یا تمام کردین تجہے پہلے اُن کے عذاب دکہلانے سے ہم مختار ہین چاہین سو کرین یہ مقرر تیرا ذمہ پیغام پہنچا دینا ہے ہمارا کافرون کو اور ہمارا ذمہ ہے حساب لینا اور بدلہ دینا موافق اُنکے کامون کے اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا وَاللّٰهُ یَحْکُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُکْمِهٖ وَهُوَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ کیا نہین دیکہتے کافر کہ جو ہم گہٹاتے آتے ہین زمین کو اُس کے کنارون سے یعنے تہوڑا تہوڑا ملک کافرون کے قبضے مین سے نکلتا ہے اور مسلمانون کے قبضے مین آتا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ حکم کرتا ہے جو ملک اُن پاس کم ہوتا جاوے اور مسلمانون کے پاس زیادہ ہوتا جاوے اور مسلمان زور آور ہوویں اور کافر کم زور ہوتے جاوین نہین ہے کوئی رد کرنے والا خدا تعالیٰ کے حکم کا اور خدا تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے وَقَدْ مَکَرَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَکْرُ جَمِیْعًا اور بیشک مکر اور فریب کیا اُن لوگون نے جو اُن سے پہلے تہے یعنے ہر پیغمبر کی اُمت نے اپنے اپنے وقت کے پیغمبر سے فریب کیا پہر خدا تعالیٰ کے پاس ہے بدلہ دینا تمام مکرون کا یعنے اون سب کو اُن کے فریب کا بدلہ دیوے گا یَعْلَمُ مَا تَکْسِبُ کُلُّ نَفْسٍ وَسَیَعْلَمُ الْکُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَی الدَّارِ جانتا ہے خدا تعالیٰ جو کچہہ کرتا ہے ہر ایک آدمی بہلائی یا برائی سب کے کامون کی خبر ہے اُسے اور جلد ہوگا جو جانینگے کافر

جو کس کو ملے گا آخرت کا گھر یعنے اب تو کافر اپنی بڑائی اور شیخی کرتے ہین اور اپنی دولت پر مغرور رہین مسلمانون کو مفلس جانکر خاطر مین نہین لاتے لیکن وہ وقت بھی نزدیک ہے ہو جاوینگے کہ بہشت مین کون جاتا ہے وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ۝ اور کہتے ہین کافر کہ نہین تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیجا ہوا خدا تعالی کا کہہ اُن کے جواب مین کہ کفایت کرتا ہے خدا تعالی گواہ میرے اور تمہارے بیچ اور وہ شخص کفایت کرتا ہے شاہدی دینے کو جس کے پاس ہے اصل سب کتابون کا یعنے جبرئیل علیہ السلام میرے پیغمبر ہونے کا گواہ بس ہے جو اُس کے آگے لوح محفوظ ہے اُس مین سب احوال سب کا اول سے آخر تک لکھا ہے

سورۃ ابراہیم مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | اثنان و خمسون آیات

الٓرٰ ان تین حرفون کے کئی معنے لکھے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ نام قرآن کا ہے یعنی كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝ یہ قرآن ایک کتاب ہے جو بھیجا ہے ہمنے اُسے تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو نکالے تو لوگون کو اندھیرے کفر کے سے طرف اُجالے دین اسلام کے ساتھ حکم اور توفیق پروردگار اُنکے کی یعنی تو راہ دین اسلام کی سب کو بتلا پر جسکو توفیق نصیب ہوگی وہ تیرا کہا مانے گا لیکن تو بتا راہ خدا تعالی زبردست تعریف کی گئی کی اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ خدا تعالی وہ کوئی ہے جو اُس کا ہے سب جو کچھ کہ آسمان اور زمین مین ہے سب کا مالک ہے خدا تعالے وَوَيْلٌ لِلْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ۝ اور مصیبت اور محنت ہوئی گی کافرون کو بڑے عذاب سخت سے الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وہ کافر جو بے سمجھے اور احمق پنے سے چاہتے ہین دنیا مین جینے کو آخرت کو چھوڑ کر اور پھیر رکھتے ہین لوگون کو خدا تعالی کی راہ سے یعنے منع کرتے ہین لوگون کو کہ مسلمان نہو اور ڈھونڈھتے ہین خدا تعالی کی راہ مین پھیر اور مروڑ یعنی لوگون کو بہکاتے ہین کہ یہ مسلمانون کا دین راہ ٹیڑھی ہے سیدھی نہین أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۝ یہ کافر جو منع کرتے ہین

لوگون کو مسلمان ہونے سے وہی بھولے ہوئے ہین راہ سیدہی سے بھولنا دور دراز بہت کیتے ہین کہ مکے کے لوگ کہتے تھے کہ جتنی کتابین جو خدا تعالی نے بھیجی ہین اُن مین سے کوئی کتاب عرب کی زبان مین نہین آئی یہ قرآن کیون اس زبان مین آیا ہے خدا تعالی نے اُن کے جواب مین یہ آیت بھیجی وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ط اور نہین بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر اپنی قوم کی زبان بولنے والا یعنے جو پیغمبر آیا ہے اپنی قوم کی زبان بولتا اور سمجھتا آیا ہے یعنے جس قوم مین نبی آیا اُسی قوم مین سے پیدا کر کے اُس قوم پر بھیجا تو بیان کرے اور اچھی طرح سمجھاوے حکم خدا تعالی کا فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ٥ پھر راہ بھلا دیتا ہے خدا تعالی جس کو چاہتا ہے اور سیدہی راہ دکہاتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ خدا تعالی زبردست مضبوط کام کرنے والا ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ٥ اور بیشک ہمنے بھیجا موسی علیہ السلام کو ساتھ اپنے نشانیون کے اس واسطے جو نکالے اپنی قوم کو اندہیرے کفر کے اور بے سمجھے کے اور لاوے طرف روشنائی دین کے اور عقل کے اور یاد دلا اُن کو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا تعالے کے دنون کو جن دنون مین خدا تعالی کا عذاب کا فرون پر آیا تھا اور مقرر اُن دنون کی یاد کرنے مین نشانیان ہین خدا تعالی کی قدرت کی سب صبر کرنے والون کو جو لوگ کہ بلا مین صبر کرتے ہین اور نعمتون کا شکر کرتے ہین اور کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی اسرائیل کو کہ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ٥ اور جب کہا موسی علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہ اے قوم یاد کرو تم اُس نعمت کو جو احسان کیا خدا تعالی نے تمہارے اوپر اور وہ احسان یہ تھا کہ جب چھڑایا تمکو فرعون کے لوگون سے جو چکھاتے تھے تمکو بڑا عذاب یعنے تم پر بڑا عذاب کرتے تھے یہ کہ جو تمہارے بیٹون کو مار ڈالتے تھے اور تمہارے بیٹیون کو جیتا چھوڑتے تھے اپنے کام خدمت کے واسطے اُس بات مین بڑی آزمائش ہے تمہارے رب سے یعنے ویسی بلا سے چھڑانا بڑا احسان ہے خدا تعالی کا تم

ع ۱۶ ۱۳

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝ اور یاد کروا ے بنی اسرائیل کہ جب خبردار کیا تمکو اس بات سے رب تمہارے نے کہ اگر نعمتون کا شکر کروگے یعنی احسان مانوگے تو مقرر زیادہ کرونگا نعمت تم پر اور اگر ناشکری کروگے تو مقرر میرا عذاب سخت ہے ناشکر کرنے والون پر وَقَالَ مُوْسٰى اِنْ تَكْفُرُوْا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ اور کہا موسی علیہ السلام نے اپنے قوم کو کہ اے قوم اگر ناشکری کروگے تم اور جو کوئی زمین پر رہتا ہے یعنے اگر سارا عالم ناشکری کرے تو پھر بیشک خدا تعالی بے پرواہ ہے اور تعریف کیا ہوا ہے سب بھلائیون سے اور سب برائیون سے یعنے کچھہ تمہارے شکر کرنے سے نفع اور تمہارے ناشکری سے نقصان اسے نہین بلکہ شکر کرنا تمہارے حق مین بہتر ہے جو خدا تعالی نعمت زیادہ دیگا اور ناشکری تمہارے ہی حق مین بری ہے جو اس سے عذاب مین پڑوگے اور کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ اے کیا نہین پہنچی تمہین خبر یعنی کیا تمنے نہین سنا احوال ان کا جو تمسے پہلے تھی امت حضرت نوح پیغمبر کی اور خبر قوم عاد اور ثمود کی اور خبر ان کی جو ان کے پیچھے تھی جنکو کوئی نہین جانتا گنتی ان کی کہ عاد اور ثمود کے پیچھے کتنے ہزارون خلقت ہو چکی جو ان کی گنتی سوا ے خدا تعالے کے کوئی نہین جانتا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝ آئے ان لوگون کے پاس پیغمبر ان کے خدا تعالی کی طرف سے ساتھ نشانیون کے یعنے ساتھ معجزون کے پھر ان کافرون نے ہاتھ پھیر کر ان کے منہ دی کہ چپ رہو اور کہتے تھے کافر پیغمبرون کو کہ ہم نہین مانتے اس کو جسواسطے تمہین بھیجا ہے یعنی تم جو کہتے ہو کہ ہمین بھیجا ہے خدا تعالی نے جو دین سکھا دین ہم تمکو سو ہم یہ تمہارا دین نہین سیکھتے اور ہم شبہ مین ہین اس چیز سے جو تم بلاتے ہو ہمکو اس کی طرف یعنے تم جو دین کی طرف ہمکو بلاتے ہو ہم شبہ مین ہین کہ تم اور دین تمہارا سچ ہے یا جھوٹھ ہے ہم تمہارا کہنا نہین مانتے اور تمکو سچا نہین جانتے قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ

وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ط کہا اُن کے پیغمبرون نے اُن کو کہ ہم تمکو خدا تعالے کی طرف بلاتے ہین اسے کیا تم خدا تعالے کو جھوٹھ جانتے ہو اور شبہ ہے تمکو خدا تعالیٰ کی ذات مین جس خدا تعالیٰ نے پیدا کیا آسمان اور زمین کو وہ بلاتا ہے تمکو تو بخشے تمکو گناہ تمہارا جو اگر اُس کی طرف تم جاؤ تو یعنے اگر ایمان لاؤ تو بخشے جاؤ گے اور ڈھیل دی تمہین اور عذاب نکرے تم پر ایک وقت مقرر تلک یعنی جب تلک تم جیتے رہو تم پر عذاب نہ آوے قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۭ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ کافرون نے جواب دیا پیغمبرون کو کہ نہین ہو تم مگر آدمی ہم جیسے یعنے جیسے ہم آدمی ہین ویسے ہی تم ہو چاہتے ہو تم کہ پھیر رکھو ہمکو اُس چیز سے جسکو پوجتے تھے باپ دادا ہمارے پھر اگر تم اپنی بات مین سچے ہو تو کچھ سند لاؤ کھلی ہوئی جس سے ہم جانین کہ تم سچے پیغمبر ہو قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ کہا کافرون کے جواب مین پیغمبرون نے اُن کی کہ ہے تو یونہی کہ ہم آدمی تمہین جیسے ہین پر خدا تعالے احسان اور فضل کرتا ہے جس پر چاہتا ہے اپنے بندون سے اور نہین ہے ہمارے تئین قدرت اور نہین کر سکتے جو لاوین تمہارے واسطے سند مگر ساتھہ حکم خدا تعالیٰ کے یعنے ہماری قدرت نہین کہ بغیر حکم خدا تعالیٰ کے کچھہ معجزہ دکھا سکین اور چاہیئے کہ اللہ تعالے پر بھروسا کرین مسلمان یعنی جو کوئی کہ ایمان لاوے سوائے خدا تعالیٰ کے کسی پر بھروسا نکرے وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ۭ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰي مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ اور کس سبب ہم بھروسا نکرین خدا تعالیٰ پر یعنے ہم مقرر بھروسا کرین کہ بیشک اُس نے راہ دکھائی ہمکو راہ سیدھی ہماری یعنے جس راہ سے ہمنے پہچانا خدا تعالیٰ کو اور اُس کی بزرگیون کو جانا ہمنے وہ راہ اُسی نے ہمکو دکھائی اور مقرر ہم صبر کرین گے جو تم دُکھ دو گے ہمکو اور خدا تعالیٰ پر چاہیئے کہ بھروسا کرین بھروسا کرنے والے اور نہ کسی پر اُس کے سوا بھروسا کرین وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ط اور کہا اُنھون نے جو کافر تھے اپنے پیغمبرون کو کہ ہم مقرر نکال دین گے اپنے شہر سے تمکو

ثلث الربع

ع ۲ ۱۴

یا پھر آؤ تم ہمارے دین میں یعنے کافروں نے پیغمبروں کو کہا کہ تم یہ باتیں چھوڑ دو
اور نہیں تو ہم تمہیں شہر بدر کرینگے یہ بات سُنکر پیغمبر اُن کے مسلمان ہونے سے
ناامید ہوئے تو فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ
بَعْدِهِمْ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ پھر حکم بھیجا طرف پیغمبروں کے
پروردگار اُن کے نے کہ تم خاطر جمع رکھو کہ مقرر ہم مار کر خراب کر دینگے کافروں کو
جو تمہارا کہا نہیں مانتے اور بسا دینگے اور آباد کرینگے تمکو اس ملک میں
ان کے ویران کرنیکے پیچھے یہ بات مقرر ہی اُس کے واسطے جو کوئی ڈرے گا
میرے آگے کھڑے رہنے سے اور ڈرے گا میرے ڈرانے سے وَاسْتَفْتَحُوْا
وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ اور قضیہ فیصل ہونا چاہنے لگے یعنے پیغمبر اور کافر
کہنے لگے کہ جو کوئی ہم میں سے جھوٹا ہے اُس پر عذاب آوے خراب اور ناامید
ہوئے سب غرور اور تکبر کرنے والے اور جھگڑنے والے پیغمبروں سے یہاں تو
دنیا میں ایسا بدحال اور مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ آگے اُسکے
دوزخ ہے یعنے قیامت میں اُنکو دوزخ میں لیجائینگے جہاں ہوینگے پانی ملا ہوا
پیپ کا اور زرد پانی کا ملا ہوا ہوگا جو وہ دوزخ کے رہنے والوں کے بدن سے
بہا ہوگا يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ
وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ۝ ایک ایک گھونٹ پیوینگے اور پیا نجاویگا
اور حلق سے نہ اُترے گا وہ پانی جو نہایت کڑوا اور بدبو اور گندہ اور بیمزا ہوگا
اور پیاس نہ بجھیگی اور آوے گی اُس پانی پینے سے سختی مرنے کی ہر طرف سے
اور مرے گا نہیں جو عذاب سے چھوٹے اور آگے ہوگا اُس کے سوائے اُس
عذاب کے اور عذاب سخت اور بڑا جو ہمیشہ اُسے حال میں رہینگے مَثَلُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُوْنَ
مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝ مثل اُن لوگوں کے جو کافر ہوئے
اپنے رب سے یہ کہ کام نیک اُن کے ایسے ہیں جیسے راکھ جو اُس راکھ پر زور سے
چلی باد آندھی کے دن یعنے نیک کام کافروں کی مثل جیسی راکھ کا ڈھیر ہے جو آندھی
کے دن زور سے کی باد اُس راکھ کے ڈھیر پر چلے تو سب کو اُڑا لیجاوے اور پھر

کچھہ ہاتھہ نہ آوے جو کافرون نے نیک کیا ہو دنیا مین اُن کامون پر بھروسا
کرنا بھولنا ہے دور دراز یعنے کافرون کی نیک عمل کچھہ کام نہ آوین گے عمل موقوف
ایمان پر ہے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ
وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۞ اے کیا نہین دیکھتا تو اے دیکھنے والے وہ کہ خدا تعالی
نے پیدا کیا ہے آسمان اور زمین کو درست اور ثابت اگر چاہے خدا تعالے تو دور
کرے تم لوگون کو اور پیدا کر لاوے خلقت نئی تمہارے بدلے وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ
بِعَزِيْزٍ ۞ اور نہین ہے یہ کام خدا تعالی پر مشکل یعنی تمہارا کھودینا اور نئی
خلقت کا پیدا کرنا خدا تعالی کے آگے سہج ہے وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا
لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ
اور نکل کر قبرون سے باہر آوین گے خدا تعالے کے آگے قیامت کو سب جتنے
دنیا مین پیدا ہو کر مرین گے پھر کہین گے غریب اور کم زور جو تھے کافر دنیا مین
سردارون کو اور دولتمند کافر جو تھے دنیا مین کہ مقرر ہم تھے دنیا مین تمہارے
تابعدار یعنے جو دین تمنے کہا تھا سو ہمنے قبول کیا تھا پھر اب بچاؤ ہمکو خدا تعالی کے
عذاب سے کچھہ تو یعنے جو کچھہ تمسے ہو سکے ہم پر سے کم کرواؤ پھر وہ سنکر دنیا
کے دولتمند اور سردار کافر اُن کے جواب مین یہ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ
کہین گے کہ اگر راہ دکھاتا ہمین خدا تعالے تو مقرر راہ دکھاتے ہم تم کو یعنی اگر خدا تعالی
ہم پر عذاب نکرتا تو ہم تمہین بخشواتے اب تو ہم آپہی عذاب مین گرفتار ہین
تمہین کیونکر بخشواوین تو پھر وہ کہین گے کہ آؤ ملکر فریاد اور شور کرین شاید
عذاب سے چھوٹین ❊ ف کہتے ہین کہ پانچ سو برس تلک کافر فریاد اور شور
کرین گے کچھہ فائدہ نہوگا کہین گے اب صبر کرو شاید صبر سے عذاب کم ہو پانچسو برس
چپ رہینگے اور عذاب سے نچھوٹین گے تب کہین گے سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ
صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ۞ کہ برابر ہے ہم پر اگر شور اور فریاد کرین یا صبر اور
چپ کرین نہین ہے کوئی جگہہ بھاگنے کی اور کہین جگہہ امن کی نہین عذاب سے
وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اور کہے گا شیطان جب کام فیصل ہو چکے گا
یعنے جب قیامت کو حساب کتاب ہو چکے گا اور حکم الٰہی سے ❊ دوزخ کے جانے والے

ع ۳ ۹ ۱۵

دوزخ میں جاوینگے اور بہشتی بہشت میں جا چکینگے اور سب دوزخی اکٹھے ہوکر شیطان کو طعنہ اور اولہنا دینگے کہ تو نے ہمیں دنیا میں بہکایا اور اس جگہہ ہمیں پہنچایا اور نہیں تو ہم یہاں اس عذاب میں گرفتار نہوتے تب شیطان ایک اونچی جگہہ آگ میں چڑھ کر کہیگا اِنَّ اللّٰہَ وَعَدَکُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّکُمْ فَاَخْلَفْتُکُمْ وَمَا کَانَ لِیَ عَلَیْکُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُکُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِیْ فَلَا تَلُوْمُوْنِیْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَکُمْ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِکُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِیَّ اِنِّیْ کَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَکْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ کہ بیشک خدا تعالی نے وعدہ دیا تھا تمکو وعدہ سچا کہ قیامت ہوگی اور میں نے وعدہ کیا تمسے جھوٹا یہ کہ قیامت اور حساب کچھہ ہونے کا نہیں اور اگر شاید ہووے بہی تو میں تمکو بخشوا دیونگا تم ان پیغمبروں کا اور خدا کا کہنا نمانو سو یہ وعدہ جھوٹا دیا تھا تمکو اور نہ تہا میرا کچھہ تمپر زور اور حکومت مگر یہی کہ میں تمہیں کہتا تھا پھر تمنے کہا میرا مانا اگر نمانتے تم تو میں تمہارا کیا کر سکتا پھر تم اب طعنہ اور اولہنا مجھے ندو بلکہ اپنے تئیں طعنے اور اولہنے دو کہ ہمنے اسکا کہا کیوں مانا تہا اب میں نہ تمہیں چھڑا سکتا ہوں عذاب سے اور نہ مدد کر سکتا ہوں تمہاری اور نہ تم مجھکو چھڑا سکتے ہو عذاب سے یا مدد کر سکتے ہو میری اور مقر میں منکر ہوا اور نہیں مانتا جو تم دنیا میں مجھے شریک کرتے تھے خدا تعالی کا پوجنے میں یعنے میں بہی بندہ گنہگار ہوں خدا تعالی کا جو تم مجھے اسکا شریک سمجھتے تھے اور مقرر خدا تعالے کے شریک جاننے والوں کو ہے عذاب سخت اور بڑا دکھ دینے والا اور اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وَاُدْخِلَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلٰمٌ اور لاوینگے انکو جو لوگ ایمان لائے ہیں اور اچھے کام کئے ہیں باغوں میں جن باغوں کے درختوں کے نیچو بہتی ہیں نہریں وہاں وہ ہمیشہ رہینگے اپنے رب کے حکم سے اور آپس میں بہشتیوں کی دعا سلام ہوگا اَلَمْ تَرَ کَیْفَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا کَلِمَةً طَیِّبَةً کَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ تُؤْتِیْٓ اُکُلَهَا کُلَّ حِیْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ اے کیا نہیں دیکہا تو نے اے دیکہنے والے جو کیسی مثل کہی خدا تعالے نے خاصی پاکیزہ بات کی جو وہ ایمان ہے یہ کہ

کلمہ طیب جیسے درخت ہے بہت اچھا جو جڑ اُس کی زمین میں مضبوط ہے اور ڈالیاں
اُس کی آسمان میں ہیں جیسے کھجور اور وہ درخت دیتا ہے میوہ اپنا ہر وقت یعنی کسی
فصل میں کمی نہیں کرتا ساتھ حکم پروردگار اپنے کے اور کہتا ہے اللہ تعالے مثلیں
اور کہاوتیں لوگوں کی واسطے تو شاید یہ سمجھیں اور نصیحت پکڑیں وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ
كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ۝ اور مثل گندی
اور بری بات کی جو شرک ہے اور کفر ہے ایسے ہی جیسے کہ درخت ناپاک اور زبون
جیسے تھوہر اور ارنڈ جو اکھڑ جاوے اور دور ہو جاوے زمین پر سے اوسے مضبوطی
اور ٹھیراو نرہے زمین پر یعنے جلد جاتا رہے يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ج اور درست اور مضبوط کرتا ہے خدا تعالی
مسلمانوں کو اوپر بات درست اور مضبوط کے جو وہ توحید ہے بیچ زندگانی دنیا کے
اور آخرة میں بھی یعنے خدا تعالے مسلمانوں کو اوپر بات ایمان کے درست رکھتا ہے
دنیا میں مرنے کے وقت اور آخرت میں قیامت کو حساب کے وقت ان کے منہ
سے کلمہ نکلے گا اُس سے ان کی نجات ہووے گی وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ وَيَفْعَلُ
اللَّهُ مَا يَشَاءُ ۝ اور راہ بھلاتا ہے خدا تعالے کافروں کو تو وہ کلمہ نہیں پڑھ سکتے
ع ۱۶
اور کرتا ہے خدا تعالے جو چاہتا ہے أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ
دَارَ الْبَوَارِ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا وَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ اے کیا نہ دیکھا تو نے اُن کو اور
دھیان نکیا جنہوں نے بدلہ خدا تعالے کی نعمت کو ناشکری سے یعنے چاہیئے تھا
کہ خدا تعالے کی نعمت کا شکر کریں اور احسان جانیں سو اُس کے بدلے انہوں نے
ناشکری کی اور اُتارا اپنی قوم کو آفت کے گھر میں سو وہ گھر آفت کا دوزخ ہے اور
یہ دوزخ بری جگہ ہے رہنے کی وَجَعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِهِ قُلْ
تَمَتَّعُوا فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ ۝ اور بنایا اور ٹھیرایا ہے خدا تعالی کے
برابر اوروں کو تو بہکاویں لوگوں کو خدا تعالی کی راہ سے جو وہ اسلام ہے کہدے محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافروں کو کہ کر لو عیش اور آرام اور اپنے دل کی خوشی پھر تو آخر
مقرر پھر جانا ہے تمکو طرف آگ دوزخ کی قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَ
يُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ ۝

کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے اُن بندون کو جو ایمان لائے ہین کہ تو کہڑے رہین نماز پر مضبوط اور دیوین محتاجون کو اُس سے جو ہمنے دیا ہے اُنکو یعنے خیرات کرین چھپاکر لوگون سے اور دکہاکر لوگون کو یعنے دونون طرح خیرات کرین پہلے اُس سے جو آویگا ایکدن ایسا جو نہوگا اُس دن لینا اور بیچنا اور نہ دوستی کرے گا کوئی کسی سے یعنی کہلانا نہو کہے گا اور نہ پہنانا نگے گا اور نقد دینا کچھہ محتاج کو بڑا پیارا ہے اور جز دوستی کی ہے سو یہ دنیا ہی مین ہو سکتی ہے وہان کچھہ نہوگا اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ خداتعالیٰ وہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانون اور زمین کو اور بہیجا آسمان سے پانی مینہ کا پہر باہر نکالے اُس پانی سے میوے سب طرح کے تمہارے کہانے کو وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ اور تمہارے کہنے مین اور اختیار مین کیا ناو کو جو پہرتی ہے دریاؤ مین حکم خداتعالیٰ کے سے ہمیشہ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَیْنِ اور تابعداری کی تمہارے واسطے ندیان اور تابعدار کیا تمہارے واسطے چاند سورج کو خدمتگار جو اپنے کام مین موافق حکم الٰہی کے جاتے ہین ہمیشہ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ اور تابعدار کیا تمہارے واسطے تو تم رات کو آرام کرو اور دن کو تلاش روزی کی کرو وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ اور دیا تمکو جو کچھہ چاہا تمنے یعنے جو کچھہ تمہین ضرور تہا سب دیا خداتعالیٰ نے تمکو اور اگر احسان گنو گے خداتعالیٰ کے تو نہ گن سکو گے سب بیشک آدمی بڑا بے انصاف ہے اور ناشکر ہے وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ اور جب کہا ابراہیم علیہ السلام نے اور دعا مانگی یون کہ اے پروردگار میرے کر اس مکے کے شہر کو بے ڈر یعنے یا الٰہی مکے کو سب بلاؤن اور آفتون سے امان مین رکھہ اور دور رکھہ مجھکو اور میری اولاد کو بتون کے پوجنے سے رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اے پروردگار میرے بیشک اِن بتون نے بہکایا ہے بہت لوگون کو یعنی اُن کو دیکہہ کر بہت لوگ بہکے ہین پہر جو کوئی میرے دین پر چلے وہ مقرر میرا فرزند ہے اور جو کوئی میرا کہا نمانے اور میرے دین پر نرہے پہر بیشک تو

ع ۱۷

بخشنے والا ہے مہربانی کرنے والا یعنی تجہسے ہوسکتا ہے جو ان گنہگارون کو توفیق توبہ کی دیکر اُن کے گناہ بخش دے تو بخشنے والا ہے ❊

ف کہتے ہین کہ جب حضرت اسماعیل بی بی ہاجرہ سے پیدا ہوئے تب بی بی سارہ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قبیلہ تہین حضرت اسماعیل کو دیکہہ سکین اور کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہ اِس بچہ کو ماں سمیت لیجاکر ایسے جنگل مین ڈال آؤ جہان دانہ اور پانی نہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ بات سُنکر حیران ہوئے اتنے مین حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ جو کچہہ سارہ کہتی ہے سو کر تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُن دونون کو لیکر جس جگہہ مکہ بنا ہے وہان چہوڑ گئے اور یہ دعا مانگی رَبَّنَآ اِنِّیۡۤ اَسۡکَنۡتُ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ بِوَادٍ غَیۡرِ ذِیۡ زَرۡعٍ عِنۡدَ بَیۡتِکَ الۡمُحَرَّمِ ۙ کہ اے پروردگار میرے مین نے رکہا اور بسایا ہے اپنی اولاد کو اس جنگل مین کہ جہان کہیتی نہین ہوتی اور پانی نہین ہے پاس تیرے گہر کے جو بڑی حرمت اور عزت کا ہے اگرچہ وہان اسوقت کچہہ عمارت نہ تہی لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو معلوم تہا کہ یہان حضرت آدم علیہ السلام کے وقت بیت المعمور تہا اسواسطے کہا کہ تیرا گہر حرمت کا ہے اور کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ۔ رَبَّنَا لِیُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَہۡوِیۡۤ اِلَیۡہِمۡ وَ ارۡزُقۡہُمۡ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّہُمۡ یَشۡکُرُوۡنَ اے رب میرے اسواسطے رکہا ہے بیٹے یہان کہ تو نماز کو قایم رکہین اور تیری بندگی کیا کرین اور پہیر لوگون کے دلون کو جو محبت سے اُن کی طرف آوین اور روزی دی اُن کو میوؤن سے جو یہان اناج تو پیدا ہوتا نہین میوہ ہی کہاکر گذران کرین تو شاید اس نعمت کا احسان مانین رَبَّنَاۤ اِنَّکَ تَعۡلَمُ مَا نُخۡفِیۡ وَ مَا نُعۡلِنُ ؕ اے پروردگار میرے بیشک تو جانتا ہے جو کچہہ کہ مین کرتا ہون چہپاکر اور دکہاکر لوگون سے وَ مَا یَخۡفٰی عَلَی اللّٰہِ مِنۡ شَیۡءٍ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ اور نہین کچہہ چیز چہپی ہوئی خدا تعالی سے اور نہین چہپا ہوا خدا تعالی پر جو کچہہ کہ ہے آسمان مین اور زمین مین اور کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جناب کی طرف کہ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ وَہَبَ لِیۡ عَلَی الۡکِبَرِ اِسۡمٰعِیۡلَ وَ اِسۡحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ لَسَمِیۡعُ الدُّعَآءِ ۝ تمامی تعریفین اور بڑائیان اوّل سے آخر تلک خدا تعالی ہی کو لائق ہین جس نے بخشی مجکو بڑہاپے مین

دو بیٹے اسماعیل اور اسحاق بیشک رب میرا مقرر سننے والا ہے دعا کا اور قبول
کرنے والا ہے دعا کا رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ
اے رب میرے مجھے بہی ایسا کر جو مین نماز کو قایم رکہون اور میری اولاد مین سے بہی
نماز کو قایم رکہین اے پروردگار میرے قبول کر تو یہ دعا میری رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ
وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝ اے رب میرے بخش تو مجھکو
اور میرے ماںباپ کو اور ایمان لانے والون کو جس دن کہڑے ہون حساب دینے کو
اب خدا تعالے اپنے دوست کو فرماتا ہے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ
فِيهِ الْأَبْصَارُ اور مت جان اور نسمجھ کہ خدا تعالی نہین جانتا اُس کو جو کام کرتے ہین
گنہگار اور مقرر ڈہیل دیتا ہے اُن کو واسطے اُس دن کے جو ٹکٹکی لگجاویگی اُس دن آنکہون کو
یعنی مارے ڈر کے آنکہین ٹہرجاوینگی قیامت کو مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا
يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ ۝ ط جن لوگون کی ویسی آنکہین ہون گی
وہ دوڑے جائینگے سر اُٹھائے ہوئے اپنے اور پہر نہ پہرینگے اُن کی طرف آنکہین
اُن کی اور دل اُن کا ہوگا خالی عقل اور ہوش سے یعنے مارے خوف کے اپنے تئین
کوئی نہ دیکہہ سکیگا یعنے نہایت ڈر سے اپنے حال کی خبر نہ رہیگی کسی کو اور عقل شعور سب
جاتا رہیگا وَأَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ اور ڈرا مکے کے رہنے
والون کو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس دن سے جس دن آوے گا اُن پر عذاب
فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلٰى أَجَلٍ قَرِيبٍ نُجِبْ دَعْوَتَكَ وَ
نَتَّبِعِ الرُّسُلَ ط پہر کہین گے جنہون نے نمانا تہا کہنا پیغمبرون کا کہ اے پروردگار
ہمارے ڈہیل دے ہمین تہوڑے دنون یعنی پہر ہمین دنیا مین بہیج تو قبول کرین ہم
تیرا فرمانا اور تابعداری کرین ہم پیغمبرون کی اُن کے جواب مین فرشتے کہین گے کہ
أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُمْ مِنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِنْ زَوَالٍ ای کیا نہ تہے تم کہ وہ جو قسمین
کہاتے تہے اس سے پہلے دنیا مین کہ تم ہمیشہ رہوگے اور نہ ہوگا تمہین فنا اور تمام ہوجانا
یعنی تم وہی تو ہو جو قسمین کہاتے تہے کہ ہم کبہی مرنے کے نہین اور ہمیشہ اسی طرح رہین گے
وَسَكَنْتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ اور رہتے تہے تم اُن کے گہرون مین

ع ۷ ۱۸

جنہون نے ظلم کیا اپنے اوپر جیسے قوم عاد کی اور ثمود کی بستی اُس قوم کے مکانون مین
رہتے تھے تم اور تمہین اُن کا احوال معلوم تھا کہ جس سبب اُن پر عذاب آیا تھا وہ بات
جان کر بھی تم ایمان نلائے تھے وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ ۝
اور بیان کیا تمہارے واسطے جو کیسا کیا ہمنے سلوک اُن سے یعنے پیغمبرون کو تمہارے
پاس بھیجا ہمنے اور اُنہون نے تمہارے آگے بیان کیا کہ تمسے آگے وہ لوگ تھے جنکے
مکانون مین تم اب رہتے ہو اُنہون نے کہنا خدا اور پیغمبرون کا نمانا تھا اسواسطے
اُنہون پر عذاب آیا تھا تم ڈرو سو تمنے کہنا اُن پیغمبرون کا نمانا اور ایمان نلائے تم
وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ
مِنْهُ الْجِبَالُ ۝ اور مقرر فن اور فریب کیا بے نہایت مکر اُنہون نے اور خدا تعالے
کے پاس بدلہ ہے اُن کے فن فریب کا اور بیشک تہا فن فریب اُن کا حد سے زیادہ
یہان تک کہ اکہاڑ ڈالے پہاڑ کو فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ
ذُو انْتِقَامٍ ۝ پہر مت بوجھ او رسجان تو خدا تعالے کو جو بدلے اور نکرے اپنے
وعدہ کو اپنے پیغمبرون سے یعنے خدا تعالے نے جو اپنے پیغمبرون سے وعدہ کیا ہی
کہ تمہین کافرون پر غالب کرون گا سو وہ وعدہ جھوٹا نہو گا کہ بیشک خدا تعالے
زبردست ہے بدلہ لینے والا یعنے کچھہ عاجز اور کم زور نہین جو بدلہ نہ لے سکے خدا تعالے
بدلہ مقرر لیوے گا يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ وَبَرَزُوا
لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ جس دن بدلی جاوے گی زمین اور زمین سے اور آسمان بدلہ جاویگا
اور آسمان سے ✣ ف کہتے ہین کہ آسمانون کا بہشت بنے گا اور زمین کا
دوزخ بنے گا ✣ اور بعضے کہتے ہین کہ زمین روپے کی اور آسمان سونے کا ہوگی
اور ظاہر ہون گے یعنے اپنی اپنی گورون سے نکلین گے واسطے حساب دینے کے
خدا تعالے زبردست کے آگے حاضر ہون گے وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُقَرَّنِينَ
فِي الْأَصْفَادِ ۝ اور دیکہے گا تو کافرون کو اور مشرکون کو اُس دن
بندہے ہوئے اکٹھے طوق زنجیرون مین سَرَابِيلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ وَتَغْشَى
وُجُوهَهُمُ النَّارُ ۝ اور پوشاک اُن کی ہو گی قطران سے اور قطران ایک
دوا کا نام ہے جو رنگ کالا ہے اور گرم بہت ہے اسقدر کہ لکڑی کو جلا دیتی ہے

بیمار اونٹون کو لگاتے ہین سو کافرون کے پوشاک قطران کی او ڈہانکے گی آگ
مونہون کو آگ دوزخ کی لِیَجْزِیَ اللّٰهُ کُلَّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ
الْحِسَابِ اور حاضر ہون گے سب قیامت کو تو بدلہ دیوے خدا تعالے اُن کو
جیسا کچھ اُنہون نے کام کئے ہین بیشک خدا تعالے جلد حساب کرنے والا ہے
کہ ایک دن مین تمام خلقت کا حساب کرلے گا یعنے ایسا نہین خدا تعالے کہ ایک
کے حساب لینے مین دوسرے کا حساب نہ لے سکیگا جیسے آدمی بلکہ ایک حال مین
اور ایک وقت مین سب سے حساب لیویگا هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِیُنْذَرُوْا بِهٖ
وَلِیَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِیَذَّکَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ یہ قرآن پہنچانا ہے آدمیون کو
تو ڈرین لوگ اُسسے اور تو جانین وہ کہ خدا تعالی ایک ہے بیشک کوئی اُس کا شریک
نہین اور تو نصیحت پکڑین قرآن شریف سے عقلمند ÷ اور برے کلمون کو چھوڑ دیویں
اور ڈرین خدا تعالی کے عذاب سے اور اُس کی مہربانی کے اُمیدوار رہین ÷

سورۃ الحجر مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | تسع وتسعون آیۃ

الٓرٰ ان حرفان جدا جدا حرفون کے معنون مین تفسیر کرنیوالون نے کئی طرح کی بہت
باتین کہی ہین ÷ ایک فرقہ عالمون کا کہتا ہے کہ ان حرفون کے معنون مین بولنا بے ادبی
اور بعضے کہتے ہین کہ ہر حرف سے جدا اشارہ ہے جیسے کہ الف سے اشارہ ہے ساتھ نام
اللہ تعالے کے اور لام سے اشارہ ہے حضرت جبرئیل کے نام سے اور رٰ سے اشارہ ہے
ساتھ نام رسول اللہ کے یعنے اللہ تعالی کی طرف سے جبرئیل کے سبب رسول اللہ کے
پاس بھیجین تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِیْنٍ یہ آیتین ہین جو کہ لکھی ہوئین ۔ اور
قرآن روشن ہے

رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ

بہت چاہین گے کافر ایک وقت کہ کیا اچھا ہوتا جو ہم مسلمان ہوتے سو وہ وقت وہ ہوگا
جو مسلمان گنہگار دوزخ مین سے نکل کر بہشت مین آوین گے اور دروازے دوزخ
کے بند ہون گے جو پھر اب وہان سے کوئی نہ نکل سکیگا تب کافر نا امید ہوکر آرزو

کرین گے اور پچتاوین گے کہ ہم بھی اگر مسلمان ہوتے تو یہان سے البتہ نکلتے اور
عذاب سے چھوٹتے ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝
چھوڑ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافرون کو توکھاوین نعمتین اور فائدہ
اٹھالین دنیا کی دولت سے اور امید مین رہین جو ہم اسی طرح ہمیشہ رہین گے
اِس دولت مین اسی حال مین چھوڑ پھر سویرے اور جلد جانین گے اپنا حال جو
کیا ہوگا ان پر وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ اور نہین مار
کھپایا ہمنے کسی شہر والون کو مگر وقت ان کے مار کھپانے کا مقرر تھا لکھا ہوا
لوح محفوظ مین جو اُس وقت سے مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ۝
نہ بڑہا کسی قوم سے ہلاک کا وقت اور نہ پیچھے رہا جو وقت لکھا تھا اسی وقت عذاب
آیا ایک گھڑی کی بھی فرصت اور ڈھیل نہ ہو لی وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ
الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ۝ اور کہا مکے کے کافرون نے کہ اے وہ شخص جس کے اوپر اُترتا ہی
قرآن یعنی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو جو کہتا ہے کہ مجھ پر قرآن اُترتا ہے
خدا تعالی کی طرف سے بیشک تو دیوانہ ہے وہ بات دیوانگی سے کہتا ہے
جو ہرگز یقین نہین آتا اور کہتے ہین لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝
کیون نہین لاتا ہے ہمارے پاس فرشتون کو جو وہ آن کر ہمسے کہین کہ یہ پیغمبر سچا
اگر تو سچا ہے تو فرشتون کو لاکر انسے کہلا وے تب ہم جانینگے کہ تو سچا ہے خدا تعالی
اُن کے جواب مین یہ فرماتا ہے مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا
إِذًا مُنْظَرِينَ ۝ نہین بھیجتے ہم فرشتون کو ساتھ کام ٹھیک ہوچکے کے یعنے جب وقت
پورا ہوچکتا ہے اُس عذاب کا یا موت کا تب فرشتہ اُترتا ہے پھر جب اُتر چکتا ہی
تب نہین ہوتا راہ دیکھنے والا یعنے پھر ایکدم کی فرصت نہین ہوتی إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا
الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝ بیشک ہمنے اُتارا ہے قرآن اپنے رسول
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہم اُس کے رکھوالے ہین جو کوئی اُس مین کم زیادہ
نکر سکے وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ ۝ اور بیشک ہمنے بھیجا پیغمبرونکو
تجھسے پہلے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے قومون کے لوگون مین وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ
رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ اور نہ آیا کوئی پیغمبر ان لوگون مین مگر تھے وہ

لوگ اُس پیغمبر سے ٹھٹھے کرتے تھے یعنے سب پیغمبرون سے اُن کی قوم کے
لوگون نے ٹھٹھے اور مزاح اور بے ادبی کی اور ستایا ہے اور جھٹلایا ہے
كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۙ اسی طرح ہم ڈالتے ہین کافرون کے دل
مین جو پیغمبرون سے ایسا سلوک کرین تو عذاب کے لائق ہون اور عذاب کرنا
اُن پر مقرر اور لازم ہو لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ ایمان
نہین لاتے قرآن پر یہ مکے کے لوگ اور بیشک یہ پڑی ہے راہ اگلون کی
یعنی اِن مکے کے لوگون کا ایمان نہ لانا اور قرآن کو شعر اور قصہ کہنا یہ رسم
اگلی قومون کی ہے وہ اسی طرح کہتی تھی آخر کو اُن پر عذاب آیا اسی طرح
ان پر بھی عذاب آویگا + ف کہتے ہین کہ بعضے مکے کے لوگ کہتے
تھے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمین فرشتہ روبرو آنکر کہے کہ یہ مقرر
خدا تعالےٰ کا بھیجا ہوا ہے تب ہم جانین کہ تو سچا ہے سو خدا تعالےٰ نے اُن کے
جواب مین یہ آیت بھیجی وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ۙ
اگر کھولین ہم ان مکے کے لوگون پر ایک دروازہ آسمان پھر ہو وین سارا دن
ان کی نگاہ مین فرشتے آسمان مین چڑھتے اُترتے جب یہ حال دیکھین تو لَقَالُوْٓا
اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ۝ ہر طرح کہین کہ سوائے اسکے
نہین یعنے البتہ کہین کہ البتہ مقرر نظر بندی کی ہماری آنکھون کو یعنی جب آسمان کا
دروازہ کھولین اور کافرون کو وہان کا احوال نظر آوے تو حیران ہو کر کہین کہ
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نظر بندی کی ہے بلکہ ہم مین جادو کئے ہوئے
یعنی ہمین ایسا جادو کیا ہے جو ہمین ایسا کچھہ دکھائی دیتا ہے جو وہ در اصل نہین
وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ اور بیشک ہمنے پیدا کئے
آسمان مین بارہ برج بارہ شکل کے اور جدے جدے اُن برجون کے خواص
اور مزاج رکھے اور خوبصورت بنایا ہمنے آسمان کو چاند سورج اور تارون سے
دیکھنے والون کے واسطے جو دیکھین آسے اور خدا تعالےٰ کی قدرت پہچانین
وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۙ اور بچار کھا ہمنے آسمانون کو ہر دیو نکالے ہوئے
ہوئے سے جو نہین چڑھ سکتے اور وہان کی خبر معلوم نہین کر سکتے یعنے وہ دیو جنکو

نکال دیا ہے آسمانون سے پھر وہ دیو آسمانون مین ظاہر نہین آسکتے اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ لیکن وہ دیو کہ چرا دین باتین فرشتون کی آسمان کے پاس جاکر پھر آتا ہے اُن کے پیچھے انہین جلانے کو انگارا چمکتا ہوا ۔ نقل ہے حضرت عبداللہ بیٹے حضرت عباس کے سے رضی اللہ تعالے عنہ کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونیکے وقت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونیکے وقت تلک دیو آسمانون مین جاتے تھے اور فرشتے جو لوح محفوظ مین کی لکھی ہوئی باتین جو آپسمین کرتے تھے وہ باتین دیو سُنکر زمین پر آتے اور اپنے دوست کاہنون سے کہتے تھے پھر جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو دیو تین آسمانون مین سے منع ہوئے پھر جب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے تب سب آسمانون کے جانے سے بند ہوئے اور ان کے ہانکنے کے واسطے ایک تارا مقرر ہوا جو اُسکا نام شہاب ثاقب ہے تب سے کاہن جو غیب کی خبر بتاتے تھے سو موقوف ہوئے وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ اور زمین کو ہمنے یعنے پھیلایا زمین کو ہم نے پانی پر اور ڈالی ہمنے زمین مین پہاڑ بڑے اونچے اور مضبوط اور اُگایا ہمنے زمین مین ہر چیز کو تول کر یعنے اُس کا قدر سمجھ کر جتنا ضرور تھا اُتنا پیدا کیا وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ اور بنایا ہمنے تمہارے واسطے اے آدمیو زمین مین سب اسباب عیش کا یعنے پوشاک اور نعمتین سب طرح کی پیدا کیان ہین زمین مین سے خدا تعالے نے آدمیون کے واسطے اور اُسکو پیدا کیا تمہارے واسطے جو نہین ہو تم اُسے روزی دینے والے جیسے حیوان اونٹ گھوڑا بیل ہاتھی یا خدمتگار نوکر اور غلام یعنی سب کو روزی دینے والا خدا تعالی ہے پر سواری سے اور خدمتگار ہونے سے عزت دی ہے بعضے آدمیون کو بعضے لوگون پر وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ اور نہین کوئی چیز مگر ہمارے پاس ہے اُس کا خزانہ یعنی سب چیز کا خزانہ ہمارے پاس ہے اور نہین اُتارتے اُس چیز کو مگر جتنی چاہتے ہین اُس سے کم نہ زیادہ نہین پہنچی موافق ضرورت کے بھیجتے ہین وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ وَمَاۤ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ اور بھیجی ہین ہمنے باوین بادلون کے اُٹھانے والیان پھر اور نیچے بھیجا ہمنے آسمان کی طرف

پانی بھر پلایا تمکو یعنی تمہارے کھیت اور باغون کو پانی مینھ کا پلایا ہمنے اور نہین ہو تم رکھنے والے اُس پانی کے یعنے مینھ کا خزانہ تمہارے اختیار مین نہین کہ جب چاہو برساؤ اور جب چاہو موقوف کرو وَاِنَّا لَنَحۡنُ نُحۡیٖ وَنُمِیۡتُ وَنَحۡنُ الۡوٰرِثُوۡنَ ۝ اور ہم ہی جان ڈالنے والے ہین سب کے بدنون مین اور مارتے بھی ہم ہی ہین سب جینے والون کو اور ہم ہی وارث ہین یعنی سب لوگ مال اور دولت چھوڑ کر مر جاوینگے خدا تعالی کے سوائے کوئی نہین رہیگا وَلَقَدۡ عَلِمۡنَا الۡمُسۡتَقۡدِمِیۡنَ مِنۡكُمۡ وَلَقَدۡ عَلِمۡنَا الۡمُسۡتَاۡخِرِیۡنَ ۝ اور بیشک ہمنے جانا ہے اُن کو جو تم مین سے آگے بڑھے ہین دین مین یعنی جو مسلمان مر چکے ہین اور بیشک جانا ہے ہمنے اُن کو بھی جو اب آگے پیدا ہونگے یعنی ہمین سب معلوم ہے جو لوگ کہ آگے پیدا ہو کر مر چکے اور وہ لوگ جو ابھی پیدا نہین ہوے خدا تعالی کے آگے سب برابر ہین اور سب کا احوال جانتا ہے اور ہر ایک کو موافق اُسکے کامون کے بدلہ دیویگا وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحۡشُرُهُمۡ اِنَّهٗ حَكِيۡمٌ عَلِيۡمٌ ۝ اور بیشک پروردگار تیرا اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہی اکٹھا کریگا اُن کو جو آگے مر چکے ہین اور وہ جو اب آگے پیدا ہونگے سب کو قیامت کے دن اُٹھاویگا اور سب سے حساب لیویگا اور بدلہ موافق اُن کے کامون کے دیویگا بیشک خدا تعالے مضبوط کام کرنے والا ہے جاننے والا ہے سب چھپے ہوئے اور کھلے ہوئے کامونکا وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ۝ اور بیشک پیدا کیا ہمنے آدمی کو یعنی آدم علیہ السلام کو گارے سے سوکھے ہوئے ایسا کہ بجائیے سے آواز نکلے گوندھی ہوئی کالی سڑی مٹی سے یعنے خدا تعالی نے سوکھی مٹی پر اول مینھ برسایا جو وہ کیچڑ گارا ہوا اور مدت تلک سڑا اور بو اُٹھی اُس مین پھر اپنی قدرت سے حضرت آدم کا پتلا بنایا پھر وہ دھوپ مین ایسا سوکھا جو اگر اُسے ہاتھ سے بجائیے تو آواز نکلے وَالۡجَآنَّ خَلَقۡنٰهُ مِنۡ قَبۡلُ مِنۡ نَّارِ السَّمُوۡمِ ۝ اور جان کو پیدا کیا ہمنے پہلے آدم علیہ السلام سے جان نام ہے اُسکا جو سب جن اُسکی اولاد ہین اُسے پیدا کیا ہمنے آگ بغیر دھوئین کے سے سموم ایک لون کو کہتے ہین جو نہایت گرم باؤ چلتی ہے بہت گرمی کے موسم مین وَاِذۡ قَالَ رَبُّكَ لِلۡمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیۡ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ اور یاد کر یعنے بیان کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب فرمایا پروردگار تیرے نے سب فرشتون کو

ع ۱ / ۲

کہ واسطے بادشاہت کرنے کے زمین پر مین پیدا کرنے والا ہون آدمی کو سوکھے گارے
کے ہوئے سے ایسا جو بجائے سے آواز نکلے گوندہے ہوئے کالے سڑے ہوئے
ہنٹے سے صلصال اُسنے کہتے ہین کہ ایک چیز مٹی کی بناکر سکھائی ایسی کہ اگر اوسے ہاتھ
مارئے تو آواز نکلے اور حماء اُس مٹی کو کہتے ہین جو تالاب یا حوض مین نیچے بیٹھ کر سیاہ
ہوتی ہے اور مسنون گندی سڑی ہوئی بدبو مٹی کو کہتے ہین سو خدا تعالی فرماتا ہے
کہ ایسی مٹی سے آدم علیہ السلام کا پتلا بناؤن گا فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ
فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ پھر جب وہ بنکر تیار ہوگا تب پھونکون گا مین پیدا کی ہوئی جان اُسمین
اُس جان کے پہونچنے سے وہ جی اُٹھے گا تب پھر گریو تم اے فرشتو سب اُسے سجدہ
کرنے کو پھر خدا تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا اپنی قدرت سے اور جان
اُن کے بدن مین پہونکی اور زندہ ہوئے تب فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّآ اِبْلِيْسَ
اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ پھر سجدہ کیا سب فرشتون نے مل کر پر ایک ابلیس نے
نکیا اور نمانا وہ کہ ہوتا سجدہ کرنے والون کے ساتھ یعنے شیطان نے حضرت آدم کو
سجدہ نہ کیا تکبری سے تب قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ فرمایا
خدا تعالی نے کہ اے ابلیس کیا تھا تجھے یعنے کس سبب تو نہوا سجدہ کرنے والون کا
شریک یعنی سب فرشتون نے سجدہ کیا تو نے کیون نہ کیا قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ
خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ کہا ابلیس نے نہین ہون مین ویسا کہ
سجدہ کرون مین آدم کو جو بنایا ہے تو نے اُسے سوکھی گارا کی ہوئی کالی سڑی مٹی
سے یعنے ایسی گندی بدبو مٹی سے اُسے بنایا ہے اور مین ستھری پاکیزہ آگ کا بنا ہوا
ہون یہ کیون کر ہو کہ بہتر بدتر کے آگے عاجزی کرے شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کا
ظاہر دیکھا اور اُنکے باطن سے بیخبر رہا اور نجانا کہ خاک مین لعل چھپا ہے خدا تعالی کو
یہ ابلیس کی بات تکبری کی بری لگی اور قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ وَّاِنَّ
عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ فرمایا کہ دور ہو اور نکل آسمان سے یا بہشت مین سے جو تیری
رہنے کا مکان ہے پھر بیشک تو نکالا ہوا ہے اور بے عزت اور بے آبرو کیا ہوا ہے
تو اور بیشک تجھ پر پھٹکار ہے انصاف ہونے کے دن تلک یعنی قیامت تلک تجھے
خوش نہون گا اور بعد قیامت کے بھی نہایت عذاب کرون گا تجھ پر

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝ کہا ابلیس نے کہ اے پروردگار میرے
مجھے ڈہیل اور فرصت دے اُس دن تلک جس دن سب مُردے جی اُٹھین گے یعنی
قیامت تلک مجھے جیتا رکھ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝
فرمایا خدا تعالی نے کہ پہر بیشک تجھے اے ابلیس ڈہیل دی اُس دن مقرر کئے ہوئے
تلک یعنی اُس دن تلک کہ جس دن سب خلقت مرے گی سو وہ پہلی بار صور پہونکین گے
جو سب مرین گے تب شیطان بہی مریگا پہر چالیس برس کے پیچہے پہر صور پہونکین گے
جب سب مُردے گوروں سے یکبارہی اُٹہین گے یہ چالیس برس تلک شیطان موا
ہوا رہے گا پہر جی اُٹھ کر ہمیشہ دوزخ مین عذاب پاتا رہے گا جب یہ بات شیطان
نے سُنی تب قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَغْوَیْتَنِیْ لَاُزَیِّنَنَّ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَلَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ
کہا ابلیس نے کہ اے پروردگار میرے قسم کھاتا ہون مین اُس کی جو بہکایا تو نے
مجھے کہ ہر طرح خوبصورت کرکے لاؤن گا مین آدمیون کو واسطے گناہ زمین مین اور
ہر طرح بہکاؤن گا مین ان سب آدمیون کو جتنی اولاد آدم علیہ السلام کی ہے
سب کو بہکاؤن گا اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ۝ مگر اُن مین سے جو تیرے
بندے بندگی کرتے ہین تیری محبت سے اور کسی کو کسی طرح تیرا شریک نہین کرتے
اُن لوگون کو مین نہین بہکا سکنے کا قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَیَّ مُسْتَقِیْمٌ ۝ فرمایا
خدا تعالی نے کہ یہ اخلاص ایمان مین اور محبت سے بندگی کرنا راہ سیدہی ہے میری
طرف جو جلد میرے پاس پہنچتے ہین اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ
اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ۝ بیشک بندے اخلاص کرنے والے پر نہین چلے گا
تیرا زور اور اُن کو تو سیدہی راہ سے نہین پہیر سکنے کا مگر وہ جو تیری تابعداری
کرین گے راہ بہولے ہوؤن سے اُن لوگون پر تیرا زور چلے گا یعنے جو لوگ کہ
راہ بہولے ہوئے ہین اور ایمان نہین لاتے وہی تیرے تابعداری کرین گے وَاِنَّ
جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِیْنَ بیشک دوزخ کا وعدہ ہے اُن سب کا یعنی جو لوگ
تیرا کہا مانین گے اُن کو وعدہ دیا ہے دوزخ مین ڈالنے کا اُن سب کو دوزخ مین
ڈالین گے اور لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ۝ دوزخ کے سات
دروازے ہین واسطے ہر دروازے کے اُن گمراہون سے جنہون نے کہا تیرا مانا ایا

ع ۱۹ ۲ ۴

حطمہ ہے بانٹا ہوا دوزخ کے سات طبق ہین یعنی ایک کے اوپر دوسرا سب سے اوپر
جو ہے اُس کا نام جہنم ہے وہ جگہہ مسلمان گنہگارون کی ہے * دوسرے کا نام لظی
ہے وہ جگہہ نصاری کی ہے * تیسرے کا نام حطمہ ہے وہ جگہہ یہودیون کی ہے
چوتھے کا نام سعیر ہے وہ مکان اُن لوگون کا ہے جو چاند سورج تارون کو پوجتے
ہین * پانچوین کے نام سقر ہے وہ جگہہ آگ کے پوجنے والون کی ہے * چھٹے کا نام
جحیم ہے وہ مکان کافرون کے رہنے کا ہے * ساتوان جو سب سے نیچے ہے اُسکا
نام ہاویہ ہے وہ جگہہ منافقون کی ہے اوران دوزخ کے نام اوربھی ہین جیسے زمہریر
اورحاویہ اوراِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ بیشک خدائتعالی کے عذاب سے
ڈرنے والے شیطان کے مکرسے بچنے والے باغون ہین اوربھی ندیون ہین رہین گے
اورفرشتے کہین گے اُن کو کہ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ اندر آؤ اُنھین باغون ہین
خیروعافیت سے ہمیشہ امن ہین رہو سب آفتون سے وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ
غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ اورنکالین گے ہم بہشتیون کے دلون سے خفگی
اوربیر آپس ہین کا جو دنیا ہین ہوگیا تھا یعنے اگرکسو دو مسلمانون کو دنیا ہین کسو سبب
آپسہین ہین خفگی اور دشمنی ہوگئی ہوگی تو خدائتعالی اُن دونون کے دل سے دور کرے گا
دونون کے دل صاف ہون گے گویا کہ آپس ہین دو بھائی پیارے ہون جیسے کہ حضرت
مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ ہین اور طلحہ اور زبیر بھی اسی طرح بہشت ہین
ہوون گے اوروہ بہشتی محبت اور پیار سے روبرو ایک دوسرے کے بیٹھین گے جڑاؤ
تختون پر بادشاہون کی طرح لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ۝
نہ پہنچے گی بہشتیون کو کچھہ محنت اور نہ دکھہ اور نہ وہان سے نکالے جاوین گے یعنے
کوئی اُنھین بہشت سے نہ نکالے گا اور نہ کچھہ کسی طرح کی مصیبت ہوگی اور غم مطلق نہوگا
بہشت ہین رہنے والون کو نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ خبر دے اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندون کو کہ بیشک ہم بخشنے والے ہین اُسکو جو گنہ بخشوا دے
ہمسے اپنے رحم کرنے والے ہین اُس پر جو کوئی توبہ کرے اپنے گناہون سے اور
پھر گناہ نکرے وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ۝ اور وہ بھی خبر دے کہ عذاب
گنہگارون پر جو توبہ نکرین اور گناہ نہ بخشوا دین اُن پر وہ عذاب میری دوزخ کا

بڑا دکھ دینے والا ہے وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ۝ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ اور خبر دی اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے بندونکو ابراہیم علیہ السلام کے مہمانون کے جو وہ کئی فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ آئے تھے جب وہ فرشتے گھر کے اندر آئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے روبرو آئے پھر کہا اُن فرشتون نے سلام علیک حضرت ابراہیم انے جواب سلام علیک کا دیا اور کہا کہ مین ڈرتا ہون تمسے جو تم ایکا ایک بن پوچھے گھر مین چلے آئے ہو قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝ کہا ان فرشتون نے کہ مت ڈرا اے ابراہیم بیشک ہم خوشخبری لائے ہین تجہے ایک بیٹے عقلمند کی حکم خدا تعالی کے سے یعنے تیرے گھر بی بی سارہ سے ایک بیٹا پیدا ہوگا عقلمند اور حضرت اسحاق اُسکا نام ہو قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ۝ کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ اے خوشخبری دیتے ہو تم مجہے اسپر کہ پہر اب مجہے بڑھاپے نے نہایت اب کیا مین جوان ہونگا یا ایسے ہی بڑھاپے مین میرے بیٹا ہوگا پہر کس طرح کی خوشخبری دیتے ہو تم مجہے قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ۝ کہا فرشتون نے ہم خوشخبری دیتے ہین تجکو اے ابراہیم علیہ السلام سچی پہر مت رہ تو ناامید تجہے اس بڑھاپے مین خدا تعالی بیٹا دیوے گا یہ بات اُسکے آگے کچھ مشکل نہین قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ مین ناامید نہین ہون خدا تعالی کی رحمت اور انعام سے اور کون ناامید ہوا ہے خدا تعالی کی بخشش سے مگر گمراہ وہ لوگ جو نہین سمجھتے خدا تعالی کو وہ کیسا بخشش کرنیوالا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دل مین سوچ کیا کہ یہ کئی فرشتے ہین اس خوشخبری دینے کو ایک فرشتہ بہت تھا شاید کچھ اور بہی کام ہوگا یہ سمجھ کر قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پہر کس کام کو آئے ہو تم اے فرشتون بہیجے ہوئے یعنے تمہین کس کام کے واسطے بہیجا ہے خدا تعالے نے زمین پر قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۝ کہا ان فرشتون نے ہم بہیجے ہوئے ہین طرف ایک قوم کافرون کی جو انہین برباد کرینگے سب کو اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ لیکن حضرت لوط علیہ السلام کے لوگ جو ہین بیشک ہم بچا لینگے اُنکو خدا تعالی کے حکم سے پر ایک عورت نکاحی حضرت لوط کی جو خدا تعالی فرماتا ہے

ع ۴

کہ مقرر کیا ہمنے کہ وہ عورت ہوگی پیچھے رہے ہوؤن سے شہر مین عذاب ہونے کے واسطے یعنے
اُس عورت پر بھی عذاب ہوگا سب کافرون کے شامل جو وہ کافر تھی اور حضرت
لوط علیہ السلام کے کہنے سے باہر تھی یہ باتین کر کے فرشتے حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے رخصت
ہوئے فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ ۝ پھر جب آئے وہ فرشتے حضرت لوط ہی کے
لوگون مین یعنی انکے گھر مین آئے بھیجے ہوئے خدا تعالی کے قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ ۝
کہا حضرت لوط نبی علیہ السلام نے اُن فرشتون کو کہ بیشک تم ہو لوگ انجان اور غیر یعنی تم
نہ اس شہر کے رہنے والے ہو اور نہ مسافر معلوم ہوتے ہو قَالُوا بَلْ جِئْنَاكَ بِمَا كَانُوا
فِيهِ يَمْتَرُونَ کہا اُن فرشتون نے کہ ہم غیر اور انجان نہین ہین بلکہ آئے ہین ہم تیرے
پاس وہ چیز لیکر جو تھی تیری قوم اُس چیز سے بیشک مین یعنی ہم عذاب لیکر آئے ہین جو اس
شہر کے لوگون کو یقین نتھا کہ عذاب آویگا وَأَتَيْنَاكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ۝ اور
لائے ہین ہم تیرے پاس سچی بات کو یعنی عذاب اُن پر درست آیا ہے اور سچے ہین ہم باتین
فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ وَاتَّبِعْ أَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ وَ
امْضُوا حَيْثُ تُؤْمَرُونَ پھر باہر لیجا ای لوط نبی اس شہر سے اپنے لوگون کو تھوڑی سے رات گئے
اور تو بھی ہوا انکے پیچھو جلد تو جلدی سے نکل جاوین اس شہر سے اور چاہیے کہ پیچھا پھر کر
نہ دیکھین اُن مین سے کوئی اور جاؤ تم سب بلکہ جہان جانے کا حکم ہے تمہین یعنی شام مین
یا مصر مین جاؤ وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ ذَٰلِكَ الْأَمْرَ أَنَّ دَابِرَ هَٰؤُلَاءِ مَقْطُوعٌ مُصْبِحِينَ ۝
اور کہلا بھیجا ہمنے لوط علیہ السلام کی طرف یہ بات کہ جڑ سے اُکھڑ ینگے یہ لوگ یعنی تیری قوم
کی جڑ نبیاد کٹے گی صبح ہونے کے وقت جو ان سے کوئی نہ بچے گا

ف کہتے ہین کہ جب فرشتے حضرت لوط علیہ السلام کے گھر مین آئے تو انکی بی بی نے
جو کافرہ تھی اُسنے دیکھا کہ کئی شخص خوبصورت مہمان آئے ہین جلدی سے جا کر لوگون کو
خبر کردے لوگ یہ بات سُنکر وَجَاءَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ اور آئے
لوگ شہر کے حضرت لوط علیہ السلام کے گھر مین خوشیان کرتے ہوئے آپس مین کہ چلو
اُن خوبصورت مہمانون سے وہی بد کام کرین جو اُن کی عادت تھی قَالَ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ ضَيْفِي
فَلَا تَفْضَحُونِ ۝ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ ۝ کہا حضرت لوط
علیہ السلام نے اُن لوگون کو کہ یہ میرے مہمان ہین مجھے فضیحت نکرو انکو چھیڑکر اور ڈرو خدا تعالی سے

برا کام کرنے مین اور مجہسے آبرو نکرو ان کے سامنے قَالُوٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ؀
کہا اُن لوگون نے حکومت سے کہ ہمنے تجہے منع نہین کیا یعنے تجہے کئی بار منع کیاہے اے
کہ حمایت نکیا کر تو لوگون کی تجہے کیا ہمارا جی چاہیگا سو کرینگے پہر قَالَ هٰٓؤُلَاۗءِ بَنٰتِيْٓ
اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ؀ کہا حضرت لوط علیہ السلام نے قوم کو کہ یہ میری بیٹیاں ہین ان سے
تمہارا نکاح کردیتا ہون اگر تم ہو نکاح کرنے والے یعنے ان مہمانون کے بدلے اپنی
بیٹیان دیتا ہون اگر تم قبول کرو اب خدا تعالی اپنے دوست محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اس طرح فرماتاہے کہ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ؀ قسم ہے تیری زندگی
کی اے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لوط نبی علیہ السلام کی قوم بیچ اپنی مستی
اور گمراہی کے حیران اور بہک رہے تہے حضرت لوط نبی کی بات نہ انہ سنی اور اپنی
اوس بد فعلی پر مضبوط تہے جب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دیکہا کہ حضرت لوط
بہیر امنت کرکے سمجہاتے تہے اور وہ لوگ اپنی شرارت کو نہین چہوڑتے تب ایک اشارہ
اُن کی آنکہون کی طرف کیا وہ سب اندہے ہوگئے اور کہا اے لوط تو جاو گر اپنے گہر مین
بلانا ہے دیکہہ تو ہی فجر تیرا حال کیا کرینگے ہم یہ کہکر سب گئے تب حضرت جبرئیل
علیہ السلام نے حضرت لوط نبی سے کہاکہ اب تم اپنے لوگون کو جو مسلمان ہین ان سب کو
لیکر اس شہر سے جلد جاو حضرت لوط علیہ السلام سب مسلمانون کو اور اپنی بیٹیون کو
لیکر شہر سے باہر گئے اور بیٹیون کی ماں اُن کے ساتھ نہ گئے جب یہ سب شہر سے دور
جا چکے اور صبح کی روشنی شروع ہوئی تب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک آواز
ماری جو فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ پہر پکڑا اُس شہر کے لوگون کو حضرت جبرئیل
علیہ السلام کی اُس چنگہاڑ نے سورج نکلنے کے وقت اور اُٹھائی اُس شہر کی ساری
زمین حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اور بہت اونچی کی فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ
اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ؀ پہر کیا ہمنے یعنے ہمارے حکم سے جبرئیل نے کیا اور اُس
شہر کا نیچو یعنی اُلٹ دیا اور برسائے ہمنے اُن لوگون پر پتہر سے مٹی کے سخت جیسے اینٹین
کہتے ہین ہر ایک اس پتہر پر ایک آدمی کا نام لکہا ہوا تہا یہ پتہر اُن پر برسے جو اُس شہر کے
لوگ اور جگہہ مسافر تہے غرض وہ سب ہلاک ہوئے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ؀
بیشک اُس قوم کے اس طرح ہلاک کرنے مین ہر طرح نشانی ہے ہماری قدرت کے واسطے

عقلمندون کے جو بات کی بھید کو پہنچتی ہین وَاِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُّقِيمٍ اور وہ شہر جسے اُلٹ کر
سب اُس کے رہنے والون کو ہلاک کیا ہر طرح راہ مین ہے جو قافلہ آتے اور جاتے ہین اور
نشانیان ہلاک ہونیکی دیکھتے ہین اِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝ بیشک اس بات مین
نشانی ہے خدا تعالیٰ کی قدرت کی ایمان لانے والون کے واسطے وَإِن كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ
لَظَالِمِينَ ۝ اور مقرر ایکہ کے رہنے والے ظلم کرنے والے تھے **ف** ایکہ اُس جنگل کو
کہتے ہین جسمین بہت درخت ہون اور نزدیک اُسی جنگل مین ایک بستی تہی اُس بستی کے رہنے والونکو
اور مدین شہر کے رہنے والون کے راہ بتانے کو خدا تعالیٰ نے حضرت شعیب نبی علیہ السلام کو
بہیجا تھا اُن لوگون نے اُس نبی کا کہا نمانا اور خدا تعالیٰ کی نعمت کا شکر نہ کیا سو خدا تعالیٰ فرماتا
ہے کہ فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَإِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ ۝ پہر بدلہ لیا ہمنے اُن سے اُس ظلم اور ناشکری کا
جو وہ کرتے تھے اور بیشک مدین اور ایکہ یہ دونون بستیان رستے مین ہین آگے صریحا سب
قافلے چلنے والون کو نظر آتے ہین وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ ۝ اور بیشک
جھوٹا کہا حجر کے رہنے والون نے پیغمبرون کو حجر ایک شہر کا نام تھا جو اُس مین قوم ثمود رہتی
تہی اُس قوم مین خدا تعالیٰ نے حضرت صالح نبی علیہ السلام کو بہیجا تھا سو انہون نے اُس نبی کو
کہا کہ تو جھوٹا ہے وَآتَيْنَاهُمْ آيَاتِنَا فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۝ اور دین ہمنے یعنے دکھائین ہمنے
قوم ثمود کو نشانیان اپنی قدرت کی یعنی اُن کے نبی صالح علیہ السلام نے معجزے دکھائے کہ
اونٹنی پہاڑ مین سے نکلی اور پیدا ہوتے ہی بچہ جنی اور دودہ اتنا دیتی تہی کہ ساری اُس قوم کو
کفایت کرتا تھا یہ سب معجزے دیکھکر منہ پہیرنیوالے تھے ایمان سے اور پیغمبر پر یقین نلاتے تھے
اور وہ قوم ثمود ایسی زبردست تہی جو وَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا آمِنِينَ ۝
پہاڑون کو تراش کر بناتی تہی اپنے گہر امن کے سبب آفتون سے نہ مینہ سے گرے نہ چور کول سکے
یا ویسا پہاڑ کہود کر بناتی تہی اور بیغم ہوتی تہی کہ اب ہم پر عذاب نہ آسکیگا یہ پیغمبر کہتا ہے کہ تم پر
عذاب آویگا اگر شاید سچ ہو تب ہی کچھہ پرواہ نہین ایسے گہر مین فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ
پہر پکڑا اُن لوگون کو چیخ کے عذاب نے صبح ہونیکے وقت چیخ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی
آواز تہی غضب کی جو اُس آواز کو سنکر قوم ثمود کی ہلاک ہوئی فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا
يَكْسِبُونَ ۝ پہر دور نکیا اُن لوگون سے عذاب کو اُس چیز نے جو وہ آپسے بناتی تہی یعنی وہ
قوم ثمود جو تدبیرین کرتی اور گہر اپنے پہاڑون کو کہود کر بناتی تہی مضبوط جو عذاب آئے ہم پر

ع ۵

نہ آسکیگا اور اپنی خاطر جمع کر رکھی تھی کہ ہم اسی طرح ہمیشہ رہین نگے سو وہ اُن کے کچھ کام
نہ آیا اور سب ہلاک ہوئے وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاِنَّ
السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ۝ اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو
اور جو کچھ کہ اُن دونون مین ہے مگر ساتھ حکمت کے یعنے اِن سب کے پیدا کرنے مین حکمت ہے
انکو ناحق اور عبث اور نکما نہین پیدا کیا اور بیشک قیامت آنے والی ہے جو اُس دن خدا تعالے
سب کو جلا دیگا اور ذرہ ذرہ سب سے حساب لیکر موافق اُنکے کامون کے بدلہ دیویگا پھر
چھوڑ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اِن کافرون کو جو تیرا کہا نہین مانتے اور ستاتے ہین اچھی
طرح چھوڑنا یعنے یہ جو بے ادبی کرتے ہین اور دُکھ دیتے ہین صبر کر اور بخشش دے اور معاف کر
اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝ بیشک پروردگار تیرا وہی سب کا پیدا کرنیوالا ہے
جاننے والا سب کے احوال کا ۔ کہتے ہین مکے کے کافرون سردارون دولتمندون کے
سات قافلہ ایک دن داخل ہوئے تھے بھرے ہوئے مال سے طرح طرح کے حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے دل مین خیال آیا یا بعضے اصحابون کے جی مین آیا کہ مسلمان کیسی مصیبت مین ہین
اور کافرون کو ایسی دولت دی ہے خدا تعالی نے یہ آیت بھیج کر اپنے دوست کی تسلی کی ۔
وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ۝ بیشک دین ہمنے تجھکو
سات آیتین جو سورہ فاتحہ ہے یا سات سورہ اول قرآن کی یا سات سورہ حم اور قرآن
بھیجا تیرے پاس بہت بزرگ جو اُس کی بڑائی خدا تعالی کے نزدیک بہت ہے اور یہ بہت
بہتر ہے اُن سات قافلون سے مال کے لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا
وَّلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور مت پھیر تو اپنی دونون
آنکھون کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس چیز کی طرف جو فائدہ اور عیش دیا ہے ہمنے اور
طرح طرح کی خوبیان لوگون کو یعنی یہود اور نصاریٰ اور کافرون کو جو جمعیت دی ہے ہمنے
تو اُن کی طرف خیال نکر جو وہ عیش کئی دن کا ہے اُن پاس رہنے کا نہین اور غم نکھا غریب
مفلس مسلمانون کا جو وہ دُکھ مین ہین اور اپنے بازون کو نیچا کر یعنی تواضع اور مہربانی کر
مسلمانون سے وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ۝ اور کہہ لوگون سے کہ مین بیشک ڈرانیوالا
ہون کھلا ہوا صریحا جو پکار کر سب کو کہتا ہون کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ جو کوئی ایمان نلاویگا اُس پر
عذاب بھیجونگا كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ۝

جیسے کہ اُتارا ہمنے عذاب بانٹنے والون حصہ کرنے والون پر وہ حصہ کرنے والے جنہون نے
بنایا قرآن کو ٹکڑی ٹکڑی یعنے قرآن پر کس کس طرح طعنہ کرتے ہین جو شعر اور قصہ اور جادو
کہتے ہین اور آپس مین ٹھٹھے اور مزاح سے کہتے ہین سورہ بقر یعنی بیل اسکے حصہ مین ہے
اور سورہ عنکبوت یعنی مکڑی اُس کا حصہ ہے اور سورہ مائدہ یعنی خوان کھانے کا اسکا حصہ
ایسی طرح جو مزاحین اور طعنہ مارتے تھے اُن پر مقرر عذاب آیا ہے فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ
أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ پھر قسم ہے تیرے پروردگار کی یعنی خدا تعالی
فرماتا ہے کہ قسم مجھے کہ مقرر پوچھینگے ہم ان سب لوگون سے اُن چیزون کو جو یہ کرتے تھے دنیا مین
ف کہتے ہین کہ اول جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبری ہوئی تھی تو چپکے اور
چھپے لوگون کو مسلمان کرتے تھے اور کہتے تھے کہ خدا تعالی ایک ہے اُسی پر ایمان لاؤ اور بتون کا
پوجنا چھوڑ دو اور جب تین برس اس طرح گذرے تب حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لائے کہ
فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ۝ پھر ظاہر کر اور کھول کر کہہ اُس چیز کو
جو تجھے حکم ہوا ہے یعنی پکار کے سب کے روبرو بے ڈر ہو کر کہہ کہ ایمان لاؤ خدا تعالے
وحدہ لاشریک پر سے کہو اور مُنہ پھیر مشرکون کے اخلاص اور حجاب سے یعنے جو لوگ کہ خدا تعالی
کے ساتھ شریک کرتے ہین اُن سے بیزار ہو ۝ ف کہتے ہین کہ پانچ شخص عاص
وائل کا بیٹا حارث قیس کا بیٹا اسود عبد یغوث کا بیٹا ولید مغیرہ کا بیٹا اسود بیٹا مطلب کا
مطلب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا تھے ـ یہ پانچون اشراف تھے کے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت دُکھ دیتے تھے اور جہان ملتے تھے مسخری اور ٹھٹھا
کر کے آزردہ ذل کرتے تھے ایک دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبۃ اللہ کی زیارت کو
تشریف لے گئے تھے وہ پانچون شخص بھی آئے اور جو اُن کی عادت تھی ستانے کی
کرنے لگے اتنے مین حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ مجھے حکم آلہی
ہوا ہے کہ ان پانچون کا دکھ دینا تجھسے دور کرون یہ کہا اور اُن پانچون کی طرف اشارہ
کیا تھوڑے دنون مین وہ پانچون شخص ہلاک ہوئے اور یہ آیت اوتری کہ إِنَّا
كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ
بیشک ہمنے دور کیا تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ستانا اور دکھ دینا ٹھٹھا مسخری
کرنے والون کا وہ لوگ کہ بناتے ہین خدا تعالی کے ساتھ اور کسی خدا کی خوشی سے پھر جلد جانینگے

آخر کو کہ ہم کیا سمجھتے تھے اور کیا کرتے تھے اور در اصل کیا ہے وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ
بِمَا يَقُولُوْنَ ۝ اور بیشک ہم جانتے ہیں تیرا سینہ تنگ ہوتا ہے اُن باتوں سے جو
یہ کافر اور مشرک کہتے ہیں یعنی یہ لوگ جو تجھے مسخرگی کرتے ہیں اور ٹھٹھے سے دکھ دیتے ہیں
اور تو آزردہ دل اور خفا ہوتا ہے خدا تعالی کو سب معلوم ہے اُن کو اُس کا بدلہ دیوے گا
خاطر جمع رکھ اور صبر کر فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ پھر ستھرائی سے
یاد کر خدا تعالی کو ساتھ تعریف کے جو پروردگار تیرا ہے یعنی کہ سبحان اللہ وبحمدہ اور ہو
نماز پڑھنے والا اور سجدہ کرنے والا وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝ اور
بندگی کر اپنے پروردگار کی جب تلک پاس آوے تیرے موت یعنی جب تلک کہ جیتا ہے
بندگی خدا تعالی کی کیا کر دل اور جان سے ✤ ✤ ✤ ✤

سورة النحل مكية وهي مائة وثمان وعشرون آية　بسم الله الرحمن الرحيم

کہتے ہیں کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کو ڈراتے کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے
تو تم پر عذاب ہوگا تب کافر کہتے کہ ہم ایسی باتوں کو نہیں مانتے اگر تو سچا ہے تو بھلا اوس
عذاب کو لا کہاں ہے بھلا دیکھیں تو اور اگر شاید عذاب آوے ہی تو یہ بت اُس سے چھپا لیونگے
اور عذاب کو ہٹا دور کریں گے سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ
آیا نزدیک حکم خدا تعالی کا پھر جلدی مت کرو اُس کے آنے کی یعنی جلدی نہ کرو آتا ہی شتابی
وقت عذاب کے آنے کا اور سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ پاک ہے خدا تعالی
سب عیبوں اور نقصانوں سے اور بہت بلند ہے شان اُس کی اُس چیز سے جو یہ لوگ
اُس کے ساتھ شریک سمجھتے ہیں یعنی خدا تعالی ایسا نہیں جو اُس کا کوئی شریک ہو سکے اور
وہ ایسا نہیں کہ جو وہ چاہے سو نہ ہو سکے یعنی ایسا نہیں جو اُس کے عذاب کو کوئی پھیر سکے
کسی طرح یا اُسکی برابری کرے شریک بنکر کسی چیز میں يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ
عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اوتارتا ہے خدا تعالی فرشتوں کو سمیت
قرآن کے آیتوں کو اپنے حکم سے جو نسے اپنے بندے پر چاہتا ہے اور جسے اس لائق جانتا ہے
یعنی خدا تعالی مختار ہے جسے اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے اُسے پیغمبری دیتا ہے اور
اُس پاس فرشتے کو وحی لیکر بھیجتا ہے اور پیغمبروں کو فرشتوں کے ہاتھ یہ کہلا بھیجتا ہے کہ تم

اے پیغمبر وَاَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ڈراؤ اور خبر کرو لوگون کو اور
جتاؤ یہ بات سے کہ خدا تعالی تم کو کہتا ہے کہ نہین ہے کوئی خدا بندگی کرنے کے لائق مگر
ہم ہین ایسے کہ ہماری بندگی کرو اور ڈرو مجھی سے کہ پیدا کرنیوالا اور پالنے والا اور روزی
دینے والا سب کا مین ہون اور ہینے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ
پیدا کیا آسمانون اور زمین کو سچ اور درست یعنی بیشک خدا تعالی ہی نے پیدا کیا ہے
اُن کو جو بلند ہے شان اور ذات اُس کی اُس چیز سے جو یہ لوگ اُس کے ساتھ شریک
کرتے ہین کسی کو یعنی خدا تعالی ایسا ہے جو یہ پیدا کرنا آسمانون اور زمین کا نمونہ ہے اُس کی
قدرت کا کوئی ایسا کچھہ پیدا کر سکتا نہین جو شریک ہوسکے کوئی اُس کا اور خدا تعالی نے
خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝ پیدا کیا آدمی کو ایک بوند سے
جو کچھہ اُسے ہوش حواس صورت شکل نہ تھے جب پیدا ہوا اور بڑا ہوا اور عقل و شعور دیا
خدا تعالی نے اُسکو تب جھگڑنے لگا صریحا ۔ ف کہتے ہین کہ یہ آیت اُبی خلف کے
بیٹے کے حق مین ہے جو وہ جھگڑتا تھا اس بات پر کہ ایک دن پُرانی گلی ہوئی ایک ہڈی لے آیا
اور ہاتھ مین ملکر باریک کرکے پھونک سے اُڑا دی اور کہا کہ اسے کون پھر جلاویگا سو خدا تعالی
فرماتا ہے کہ اپنے مین غور کرکے نہین دیکھتا جو کس چیز سے بنا ہے اور دھیان نہین کرتا
کہ جس نے اِس طرح مجھے پیدا کیا ہے اُسکے نزدیک گلی ہوئی ہڈیون سے پھر آدمی بنانا اور جلانا
کیا مشکل ہے خدا تعالی کی قدرت دیکھو کہ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ
وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ اور چوپاؤن کو پیدا کیا تمہارے واسطے جیسے اونٹ
گھوڑا گائے بکری دنبے جو اُن مین جاڑے کی پوشاک ہے اُن کی پشم اور اون سے
جیسے کنبل لوئی شال نمدا اور نفع ہے تمکو سواری کا اور سوداگری کا اور بچہ ہونے کا
اُن سے اور اُن حیوانون سے بعضون کو کھاتے ہو جیسے دودہ گھی ملائی چربی اور گوشت
وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝ اور واسطے تمہارے اُن
جانورون مین خوبی اور بناؤ ہے اور عزت ہے وقت جنگل سے آنے کے گھرون مین
اور اُسوقت جو گھر سے نکل کر چرنے کو جاتے ہین جنگل مین تو دونون وقت تمہارے گھر کی
آرایش اور خوبی ہے وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ
اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ اور جو وہ چوپائے اُٹھا لیجاتے ہین تمہارا بوجھ بھاری یا نہین

اور پر سوار کر کے لیجاتے ہین ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف جو تم نہین پہنچ سکتے یا نہین پہنچا سکتے اُس بوجھ کو مگر ساتھ محنت بدن کے جو اگر سر پر اُٹھا لیجاؤ پھر دیکھو تو یہ کیا بڑا احسان اور نعمت دی ہے بیشک پروردگار تمہارا اس طرح مہربان ہے بخشش کرنیوالا وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ اور گھوڑے اور خچرین اور گدھے پیدا کئے ہین تمہارے آرام کو جو اُن پر سواری کرتے ہو تم اور آرائش کرتے ہو تم اُن سے اپنی اور پیدا کرتا ہے خدا تعالیٰ اُن چیزون کو جو تم نہین جانتے یعنے بے نہایت اور بیشمار خلقت ہے خدا تعالیٰ کی وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ وَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ۝ اور خدا تعالیٰ کی طرف یہ راہ سیدھی دین اسلام کی ہے اور ہر راہ اور بھی ہے ٹیڑھی جو لوگ سوائے دین اسلام کے راہ چلتی ہین اور اگر چاہتا خدا تعالیٰ تو راہ سیدھی دین اسلام کی دکھاتا سب کو هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَكُمْ مِنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ۝ خدا تعالیٰ وہ ہے جس نے بھیجا آسمان سے یا بدلی سے پانی واسطے تمہارے جو تم اُس سے پیتے ہو اور اُسی مینھ کے پانی سے پیدا ہوتے ہین درخت اور سب طرح کا گھانس زمین مین اُس گھانس مین چراتے ہو اپنے جانورون کو يُنْبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ اُگاتا ہے خدا تعالیٰ تمہارے واسطے اُس مینھ کے پانی سے کھیت اناج کے اور درخت زیتون کے اور درخت کھجورون کے اور انگورون کے اور سب طرح کے میوے جو دنیا مین پیدا ہوتے ہین بیشک اُن چیزون کے پیدا کرنے مین ہر طرح نشانی ہے خدا تعالیٰ کی قدرت کے واسطے سمجھنے والون کی جو غور کرتے ہین وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ اور تابعدار کیا تمہارے واسطے رات اور دن کو اور سورج اور چاند اور تارون کو تابعدار کر نا جیسے چاہتا ہے خدا تعالیٰ نے اپنے حکم سے تمہارے فائدے اور آرام کو بیشک اِن باتون مین ہر طرح نشانی ہے خدا تعالیٰ کی قدرت کے واسطے عقلمند لوگون کی وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ۝ اور وہ چیزین جو پیدا کین زمین مین تمہارے واسطے

ع ۷

ہر طرح اور ہر رنگ کی پوشاک اور لباس سے اور کھانے کی چیزون سے یعنی طرح طرح کے
اناج اور ہر رنگ کے پہننے کی چیزین زمین سے پیدا کین بیشک ان چیزون کے پیدا
کرنے مین ہر طرح نشانی ہے خدا تعالی کے قدرت کے واسطے ذکر کرنے والے لوگون کے
وہ لوگ کہ خدا تعالی کی نعمتون کا ذکر کرتے ہین وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا
طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ
فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ اور وہ ہے خدا تعالی جس نے
اختیار مین کر دیا دریاؤ کو جو اس مین سے شکار کر کے کھاؤ تم گوشت تازہ یعنی مچھلیان
شکار کر کے کھاؤ اور غوطے لگا کر نکالو دریا مین سے گہنا جو پہنو تم یعنی موتی اور مونگا
دریا مین سے نکال کر گہنا بنا کر اپنی عورتون کو پہناؤ اور دیکھتا ہے تو اے دیکھنے والے
کشتیون کو چلتے پہاڑتے پانی کو دریاؤ مین اور اختیار مین کر دیا کہ تو ڈھونڈھو کشتی پر چڑھ کر
خدا تعالی کے فضل سے نفع سوداگریون سے اور یہ سب چیزین اسواسطے پیدا
کر دی ہین کہ شاید تم شکر کرو خدا تعالی کی نعمتون پر وَأَلْقَى فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ
أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ اور ڈالے یا رکھے زمین مین
پہاڑ بڑے اور اونچے تو جھکی نہین زمین تم سمیت اور پیدا کین زمین مین نہرین یعنی
دریاؤ اور رستے پیدا کئے زمین مین شہر تلک تو شاید کہ تم راہ پاؤ اپنے مطلب اور مدعا کی
وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ۝ اور نشانیان ہین اور تارے ہین جن سے یہ لوگ
مسافری کی راہین پہچانتے ہین أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ ای کیا
وہ شخص جو پیدا کرے اپنی قدرت سے اسکے مانند جو پیدا نکرے ای پھر کیا نہین سمجھتے تم یعنے
خدا تعالی جسنے زمین آسمان دریاؤ پہاڑ سب کچھہ پیدا کیا ہی برابر ہی انکے جنکو تم خدا تعالی کا شریک
کہتے ہو جو انہون نے کچھہ پیدا نہین کیا اور نہ کچھہ پیدا کر سکتے ہین اتنا نہین سمجھتے کہ یہ کیونکر برابر اور
شریک خدا تعالی کے ہو وین وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝
اور اگر چاہو تم کہ گنو تم نعمتین خدا تعالی کی جو تمہین دین ہین اور اسکے احسانون کا شمار کرو جو تم پر کئی ہین
تو نہ گن سکو گے تم ان نعمتونکو بیشک خدا تعالی بخشنے والا ہی اور رحم کرنیوالا ہی وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ
وَمَا تُعْلِنُونَ ۝ اور خدا تعالی جانتا ہی جو تم چھپا رکھتے ہو بھید اپنے دلون مین اور وہ جو کھول کر سب کے روبرو کہتے ہو
وہ بھی خدا تعالی جانتا ہی وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۝

اور جنکو پوجتے ہین مکے کے لوگ سوائے خدا تعالی کے کوئی چیز نہین پیدا کی اونہین پیدا کر سکتے کیونکر
پیدا کرین جو وہ آپ پیدا کیے ہوئے ہین یعنی بنائے ہوئے ہین بت اور اَمۡوَاتٌ غَيۡرُ اَحۡيَآءٍ
(ع ۱۲) وَمَا يَشۡعُرُوۡنَ اَيَّانَ يُبۡعَثُوۡنَ مردے ہین جیتے ہوئے نہین ہین اونہین جانتے کہ ہر کب جی اٹھینگے
یا انکے پوجنے والے ۔ کہتے ہین کہ قیامت کے دن بتون کو جاندار اٹھاوینگے تو وہ اپنے
پوجنے والونکو جھٹلاوینگے اور بیزار ہونگے اور کہینگے کہ ہمین نہین پوجتے تھے بلکہ اپنے دل کی خوشی
کرتے تھے اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَالَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ قُلُوۡبُهُمۡ مُّنۡكِرَةٌ
وَّهُمۡ مُّسۡتَكۡبِرُوۡنَ پروردگار تمہارا سب کا ایک خدا تعالی ہے اکیلا پہر وہ لوگ جو سچ
نہین جانتے دوسرے جہان کو دل انکا نماننے والا ہے سچ کا اور جہوٹھ کا جاننے والا ہے
قیامت کا اور وہ آپ تکبر کرنیوالے ہین لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا يُسِرُّوۡنَ وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ
اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُسۡتَكۡبِرِيۡنَ ہر طرح سچ ہے وہ کہ خدا تعالی جانتا ہے جو کچھہ کہ تم
چھپاتے ہو اور جو کچھہ کہ ظاہر کرتے ہو بیشک خدا تعالی نہین چاہتا تکبر کرنیوالونکو وَاِذَا قِيۡلَ
لَهُمۡ مَّاذَاۤ اَنۡزَلَ رَبُّكُمۡ قَالُوۡۤا اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ اور جب کہین دولتمند اشراف تکبر
کرنیوالون سے غریب اور تابعدار انکے یعنی غریب لوگ جب دولتمند کافرون سے پوچھین
کہ کیا بھیجا ہے تمہارے پروردگار نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ بات اعتراض اور تعرض سے
پوچھین تو وہ انکے جواب مین کہین کہ بھیجا ہی قصہ اور گذرے ہوئے لوگون کا احوال یعنی کچھہ
نہین بھیجا یہ کہہ کر ان غریبونکو بدراہ کرتے تھے اور بہکاتے تھے اسواسطے جو ایمان نلاوین خدا تعالی
فرماتا ہے کہ یہ ایسا کام جو انہون نے کیا اسواسطے لِيَحۡمِلُوۡۤا اَوۡزَارَهُمۡ كَامِلَةً يَّوۡمَ الۡقِيٰمَةِ
وَمِنۡ اَوۡزَارِ الَّذِيۡنَ يُضِلُّوۡنَهُمۡ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوۡنَ تو اٹھاوین بھاری بوجھ اپنے
گناہونکا سارا قیامت کے دن اور اٹھاوین کچھہ بوجھہ انکے گناہونکا جنکو بہکایا انہون نے بغیر سمجھے
یعنے اپنے کفر کا عذاب تو سارا اٹھاوینگے اور کچھہ انکے سبب بہی عذاب اٹھاوینگے جنکو بہکایا ہے
یعنے دوہرا عذاب ہوگا بہکانے والونکو جانو اس بات کو کہ وہ بوجھہ بہت برا ہے جو بہکانیوالے
اٹھاتے ہین قَدۡ مَكَرَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَاَتَى اللّٰهُ بُنۡيَانَهُمۡ مِّنَ الۡقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيۡهِمُ
السَّقۡفُ مِنۡ فَوۡقِهِمۡ وَاَتٰٮهُمُ الۡعَذَابُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَشۡعُرُوۡنَ بیشک مکر کیا ان لوگون
نے جو تھے پہلے ان مکے کے لوگون سے یعنے اگلے پیغمبرون کی قوم نے پیغمبرون کو جھوٹا کیا
اور طرح طرح سے دکھہ دیا پھر آیا حکم خدا تعالی کیسے عذاب انکے عمارتون بنائی ہوئون پر

جو دیوارون کی یا ستونون کی جڑ سے ویران ہوئین پھر گرین ان دیوارون پر چھتین گھرون کی یعنے پہلے دیوارین گرین ان پر چھتین گرین جو خوب ویران ہوئے گھر ان کے اور آیا ان پر عذاب اس جگہہ سے جہان سے انھین خبر نہ تھی دنیا مین تو عذاب ایسے ہوئے ان پر اور ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ پھر قیامت کے دن خدا تعالی رسوا کریگا انکو اور فرماویگا کہ کہان ہین وہ میرے شریک جو تمنے مقرر کئے تھے اور جھگڑتے تھے پیغمبرون سے ان کی باتون مین تم کہتے تھے یہ خدا کے شریک ہین لاؤ تو وہ اب کہان ہین تب کہینگے اس دن جنکو دیا ہے علم خدا تعالی نے یعنی پیغمبر یا فرشتے یا اولیا کہ بیشک آج رسوائی ہے اور برا عذاب ہے کافرون پر اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وہ لوگ جنکی جان نکالتے ہین فرشتے خدا تعالی کے حکم سے مرنے کے وقت وہ لوگ ظلم کرنیوالے تھے آپ اپنے اوپر جب موت کو دیکھا تو عاجزی لگے کرنے کہ ہم تو نہ تھے برے کام کرنے والے خدا تعالی فرماتا ہے اسوقت کہ ہان تم ظلم کرتے تھے جھوٹے ہو تم بیشک خدا تعالی جانتا ہے جو کچھہ تم کرتے تھے دنیا مین اب ویسا بدلہ ملیگا تمکو جو ان کامون کی سزا یہی ہے کہ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ اندر جاؤ دوزخ کے دروازون مین سے جو تمہارے واسطے کہلے ہوئے ہین ہمیشہ رہوگے تم اسمین بہت بری جگہہ ہے رہنے کی تکبر کرنیوالون کو دوزخ وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوْا خَيْرًا لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اور جب کہین ان لوگون کو جو پرہیز کرتے ہین شرک سے یعنی مسلمانون سے پوچھتے ہین کہ کیا نیچے بھیجا تمہارے پروردگار نے تو وہ مسلمان کہتے ہین کہ نیکی اور بھلائی بھیجی خدا تعالی نے ان لوگون کے واسطے جو نیکی اور بھلائی کرتے ہین یعنی مومنون کے واسطے بھیجا ہے قرآن کو جو وہ اس پر عمل کرتے ہین اس دنیا مین بھلائی ہے اور ہر طرح دوسرے گھر مین جو آخرت ہے تو بہت ہی بھلائی ہے اور بہت اچھی جگہہ ہے پرہیز کرنیوالونکو شرک سے سو وہ بہشت ہے اور اس کی نعمتین ہین یعنی دنیا اچھی جگہہ ہے اسواسطے کہ یہان نیک کام کرے تو اس جہان مین اس کا فائدہ پاوین اور وہ جگہہ پرہیزگارون کی جَنّٰتُ

عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِينَ ۝ باغ ہین ہمیشہ کے رہنے کو جو اندر آوین گے وہ پرہیزگاراون باغون مین
جو بہتی ہین وہان بیٹھکون کے نیچے نہرین واسطے انکے باغون مین ہے جو کچھ چاہین سب کچھ
موجود ہے کسی چیز کی کمی نہین ایسی نعمتین بدلے مین دیتا ہے خدا تعالی پرہیزگارون کو
جو شرک سے بچے رہتے ہین الَّذِينَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ
ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ وہ لوگ جنکی جان نکالتے ہین فرشتے خدا تعالے
کے حکم سے وہ جانین ستھرے اور پاک ہین انکو عزت سے فرشتے کہتے ہین کہ سلام تم پر
اور خوش آمد ہو تم بہشت مین عیش کرو سبب اُن کامون کے جو تم دنیا مین کرتے تھے هَلْ
يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ أَمْرُ رَبِّكَ ۚ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ
وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ نہین راہ دیکھتے
یہ کافر مگر وہ کہ آوین فرشتے اُن کی جان لینے کو یا آوے حکم تیرے پروردگار کا جو اُن کا
کھوج مٹی عذاب سے ایسی ہے کام کرتے تھے وہ لوگ جو اُن سے پہلے تھے سو وہ عذاب سے
ہلاک ہوئے اور نہ ظلم کیا خدا تعالی نے اُن پر لیکن وہ آپ تھے جو ظلم کرتے تھے اپنے اوپر
یعنی کفر اور شرک کرتے تھے اس سبب اُن پر عذاب آیا جو اُن سے کوئی نہ بچا اور اُن کے
عذاب کی نشانیان موجود ہین فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ
مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝ پھر پہنچی اُن کو برائی اُن کی کامون کی جو کئے تھے اُنہون نے
اور اُترا اُن پر اور الٹا اُن سے وہ جو جس بات کا ٹھٹھا کرتے تھے یعنے وہ لوگ جو عذاب کے
آنے کو ہیچ نجانتے تھے وہی عذاب اُن پر آیا جو وہ سب ہلاک ہوئے وَقَالَ الَّذِينَ
أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ نَحْنُ وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ
اور وہ لوگ جو شریک مقرر کرتے ہین خدا تعالی کے ساتھ کہتے ہین کہ اگر چاہتا خدا تعالی تو
نہ پوجتے ہم اور ہمارے باپ دادا بھی کسی چیز کو سوائے خدا تعالی کے اور نہ کسی چیز کو حرام
ٹھیراتے بغیر اُسکے حکم کے مشرکون کا دستور تھا کہ اونٹ کے بچے بتون کے نام پر چھوڑتے
اُن پر نہ سواری کرتے اور نہ بوجھ لادتے ہین اُن پر کبھی اور اُن کا ذبح کرنا بھی حرام سمجھتے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھگڑنے کے وقت کہتے کہ ہم جو بتون کو پوجتے ہین اور
اونٹون کو حرام جانتے ہین یہ حکم خدا تعالی کا ہوگا اگر خدا تعالی نچاہتا تو نکرتے ہم سو خدا تعالی

ع ۹
۱۰

فرماتا ہے کو کَذٰلِکَ فَعَلَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہِمْ فَہَلْ عَلَی الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۝ ایسے کام کرتے تھے وہ لوگ جو انسے پہلے تھے اُنہون نے اپنے کامون کی سزا پائی یہی جیسا کچھہ کرتے ہین بدلہ اُسکا پاوین گے پہر نہین پیغمبرون پر مگر یہ کہ پہنچا دینا حکم خدا تعالیٰ کا کھولکر اور سمجہا کہ اگر کوئی مانے گا تو عذاب سے چھوٹے گا اور جو نمانے گا تو عذاب مین گرفتار ہوگا وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ فَمِنْہُمْ مَّنْ ہَدَی اللّٰہُ وَمِنْہُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَیْہِ الضَّلٰلَۃُ فَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الْمُکَذِّبِیْنَ اور بیشک اٹھایا یا بہیجا ہمنے ہر قوم مین پیغمبر کو جیسے تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قوم مین بہیجا اور فرمایا ہمنے پیغمبرون کو جو کہین لوگون کو کہ کرین خدا تعالیٰ ہی کی بندگی اور پرہیز کرو اور دور رہو سب چیزون سے جو سوائے خدا تعالیٰ کے پوجتے ہین پہر اُن لوگون سے کسی کو راہ دکھائی خدا تعالیٰ نے اور توفیق ایمان کی دی اور کوئی تھا اُن لوگون سے جو اُس پہ مقرر ٹھہرا گمراہ ہونا پہر مسافری کرو ملکو نمین پہر دیکھو جو کیسا آخر کو حال ہوا جھوٹھہ جاننے والون کا یعنے جو پیغمبرون کو جھوٹا کہتا تھا اُنکا کیا حال ہوا آخر کو نشانیان اُن کی موجود ہین جاکر دیکھو اِنْ تَحْرِصْ عَلٰی ہُدٰہُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَہْدِیْ مَنْ یُّضِلُّ وَمَا لَہُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ۝ اگر تو حرص کرے اور کوشش کرے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر اُسکے جو راہ پاوین یہ مشرک دین اسلام کے پہر بیشک خدا تعالیٰ راہ نہین دکھاتا اُسکو جسکو گمراہ کرتا ہے اور نہین ہے اُن کا کوئی یار مددکرنیوالا

ف کہتے ہین کہ ایک مسلمان کا کچھہ قرض ایک کافر کے اوپر آتا تھا ایک دن یہہ مسلمان اپنا قرض مانگنے آیا اور باتون مین کسی بات پر مسلمان نے کہا کہ قسم ہے مجھے اوس خدا تعالیٰ کی جو مرنے کے بعد اُمیدوار ہون اُسکے دیدار کا قیامت کے دن یہ سنکر کہا کافر نے کہ تجھی یقین ہی کہ مرکر پہر جیوے گا اُس نے کہا کہ ہان البتہ یقین ہی مجھے تب کافر نے اپنے مذہب کی سخت قسم کہائی کہ کوئی مرکر پہر نہین جینے کا خدا تعالیٰ نے یہ آیت بہیجی کہ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰہِ جَہْدَ اَیْمَانِہِمْ لَا یَبْعَثُ اللّٰہُ مَنْ یَّمُوْتُ بَلٰی وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ اور قسم کہائی ہین خدا تعالیٰ کی بڑی سخت قسم اپنے مذہب کی کہ نہ اُٹھاویگا خدا تعالیٰ اُس کو جسنے مارتا ہے یعنے کسی مُردے کو نہین جلانے کا سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ غلط سمجھے ہین ان اُٹھاویگا خدا تعالیٰ جو وعدہ دیا ہے مُردون کے اُٹھانے کا گورون سے خدا تعالیٰ پر ہے وعدہ پورا کرنا سچ اور

درست لیکن بہت لوگ نہیں جانتے اس بات کو اور یقین نہیں لاتے کہ سب مُوئے ہوؤں کو
پھر جلا کر اٹھاویگا خدا تعالیٰ اسواسطے کہ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ
كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ بیان کیے اٹھے جانے کے واسطے وہ چیز کہ جسمیں
وہ لوگ جھگڑتے تھے یعنے بحث کرتے تھے کہ مر کر پھر نہیں قیامت کے دن اٹھینگے اور اسواسطے
وعدہ سچا کر دکھا دیجاوین وہ لوگ جو منکر تھے قیامت کے ہونیکو وہ جھوٹے تھے یعنی کافر
جانیں کہ ہم جھوٹے تھے جو کہتے تھے کہ قیامت نہوگی إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ
نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ سوائے اسکے نہیں ہے بات ہماری جو کسی چیز کو پیدا ہمیں
پیدا کرنا ہوتا ہے ہمیں ہم اُس چیز کو کہ ہوجا پھر وہ چیز ہوجاتی ہے ۔ کہتے ہی اسی وقت یعنی خدا تعالیٰ
فرماتا ہے کہ جب کسی چیز کو کہا ہو بس وہ چیزیں کر تیار ہوجاتی ہے ہماری قدرت سے اور حکم سے
وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ
أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ اور وہ لوگ جنہوں نے چھوڑا وطن اپنا اور مسافری کی خدا تعالیٰ
کی خوشی کے واسطے ظلم اٹھانے کے پیچھے یعنی مکے کے لوگ مسلمانوں پر نہایت طرح طرح سے ظلم
کرتے تھے اور دکھ دیتے تھے اور مسلمان صبر کرتے تھے اور انکے ظلم اٹھاتے تھے پھر کتنی مدت پیچھے
لاچار ہو کر مکے سے نکل گئے اپنے گھر اور وطن کو چھوڑ کر سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو
ہر طرح اچھی جگہ اور مکان دینگے رہنے کو دنیا میں اور آخرت میں تو بہشت بہت بڑا بدلا ہے
ان لوگوں کو اگر ہوتے یہ مسلمان جانتے اس بات کو کہ ہمیں دو جہان میں خدا تعالیٰ نعمتیں دیگا
تو آزردہ دل غمگین نہوتے گھروں سے نکلنے کے وقت یا کافر جانتے اس بات کو جو
مسلمانوں کو دو جہان میں بھلائی اور بخشش ہوگی تو ظلم نکرتے ان پر ہرگز الَّذِينَ صَبَرُوا وَ
عَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ وطن چھوڑ کر مسافری کرنیوالے وہ لوگ ہیں جو صبر کرتے ہیں
مصیبت پر اور ظلم سہتے ہیں کافروں کا اور اپنے خدا تعالیٰ پر بھروسا رکھتے ہیں کہتے ہیں
مکے کے لوگ کہتے تھے جو خدا تعالیٰ کیا ایسا ہے جو آدمی کو اپنی طرف سے رسول کر کے بھیجے
اپنے آدمی کے ہاتھ پیغام بھیجے اگر وہ بھیجا چاہتا تو فرشتوں کو پیغمبر کر کے بھیجتا خدا تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی
ان کے جواب میں کہ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُوا أَهْلَ
الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ اور نہیں بھیجا ہمنے تجھ سے پہلے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سو پیغمبر کو مگر آدمی یعنی آگے بھی پیغمبر جتنے آدمی بھیجے ہیں سوائے آدمی کے کبھی فرشتہ

ع نصف

پیغمبر کیے کسی شہر کے لوگون مین نہین بہیجا و جیسے پیغام بہیجے ہمنے پیغمبرون کی طرف پہر پوچہو تم
کتاب والون سے یعنے یہود و نصاریٰ کے عالمون سے پوچہو کہ کبہی سوائے آدمی کے بہی فرشتہ
یا جن پیغمبر ہوا ہے اگر تم اس بات کو نہین جانتے اور وہ پیغمبر جو ہمارے بہیجے ہوئے آئے تہے تو
بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ
يَتَفَكَّرُوْنَ ۔ ہمیشہ معجزون روشن کے اور کتابین لکہی ہوئی لائے تہے جیسے توریت

نصف

اور انجیل اور بہیجا ہمنے تیری طرف اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن جو سبب خدا تعالیٰ
کی یاد کا ہے کہ تو بیان کرے لوگون کے سمجہانے کے واسطے وہ چیز جو اتری ہے اُن کے
واسطے شاید کہ وہ لوگ سنکر سمجہین اور دہیان کرین اور غور کرین اُسمین اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا
السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۔ کیا امن مین
رہے بے ڈر ہوکر وہ لوگ جنہون نے مکر کیا ہے بڑا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات سے
بے ڈر ہوے کہ دہسا دیوے اور غرق کرے خدا تعالیٰ اُنکو زمین مین جیسے قارون کا حال کیا
یا بے ڈر ہوئے اس بات سے کہ آوے اُنپر عذاب خدا تعالیٰ کا اُس جگہ سے جو وہ نجانتے ہون
یا بے ڈر ہوے اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۔ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ ۔
فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۔ اس بات سے کہ پکڑے عذاب خدا تعالیٰ کا اُنکو بیچ وقت
پہرنے چلنے کے پہر نہین وہ لوگ عاجز کرنیوالے خدا تعالیٰ کو جو اپنے اوپر عذاب کو نہ آنے
دیوین اور خدا تعالیٰ اُنپر عذاب نکر سکے یا اس بات سے بے ڈر ہوے کہ پکڑے خدا تعالیٰ کا عذاب
اُنکو ڈرنے پر اگلے لوگون کے احوال کے یعنے جسوقت یہ لوگ اگلی قوم کا احوال سُنکر ڈرین اس بات سے
کہ عذاب آوے اُن پر پہر بیشک پروردگار تیرا اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرح مہربان ہے
بخشش کرنے والا جو ان پر عذاب لانے مین جلدی نہین کرتا اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ
مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ۔ کیا نہین دیکہتے کافر
طرف اُس چیز کی جو پیدا کی ہے خدا تعالیٰ نے وہ چیز جسکا بدن ہے جو پہرتا ہے پرچہاوا
اُس چیز کا داہنے اور بائین طرف سر ٹیکتا ہے سجدہ کرتا ہوا خدا تعالیٰ کو اور وہ سب خوار ہونیوالے
اور عاجزی کرنیوالے ہین خدا تعالیٰ کے آگے وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۔ اور خدا تعالیٰ ہی کو سجدہ کرتا ہے جو کچہ
کہ ہے آسمانون مین اور جو کچہ کہ ہے زمین مین چلنے پہرنے والون سے سب سر رکہتے ہین

خدا تعالی کے آگے اور فرشتے بھی سجدہ کرتے ہین اور فرشتے تکبری اور نافرمانی نہین کرتے
اس قدرت پر جو خدا تعالی نے انہین دی ہے یہ سجدہ تیسرا ہے قرآن شریف کے سجدون سے
يَخَافُونَ رَبَّهُم مِّن فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝ ڈرتے ہین فرشتے اپنے پروردگار سے
ع ۱۲ سجدہ ۳
کہ ایسا نہو جو عذاب آوے انپر اور کرتے ہین جو حکم ان کو ہوتا ہے وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ
اثْنَيْنِ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ۝ اور فرماتا ہے خدا تعالی کہ
مت پکڑو دو خداؤن کو سواے اسکے نہین کہ وہ پروردگار ایک ہے اکیلا پھر مجھسے ڈرو
اور میرے ساتھ کسی کو شریک نکرو وَلَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَهُ الدِّينُ وَاصِبًا
أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَتَّقُونَ ۝ خدا تعالی ہی کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانون مین اور
زمین مین سب کا مالک خدا تعالی ہے اور اسی کی بندگی کرنی لازم اور ضرور ہے کیا سواے
خدا تعالی کے اور کسی سے ڈرتے ہو وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ
الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْأَرُونَ اور جو کچھ تمہارے پاس ہے نعمت تندرستی اور جمعیت دولت سے
سب خدا تعالی کی دی ہوئی ہے پھر جب پہنچی ہے تمکو مصیبت بیماری کی یا مفلسی کی پھر
خدا تعالی کے آگے زاری اور عاجزی کرتے ہو ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنكُم
بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ۝ پھر جب اٹھاتا ہے خدا تعالی دکھ اور مصیبت کو تم سے
اسی وقت ایک قوم تم مین سے یعنے کافر اپنے پروردگار کے ساتھ شریک کرتے ہین یعنے
کہتے ہین کہ اس چیز کے سبب سے یہ بیماری یا مصیبت ہماری دور ہوئی خدا تعالی کو
نرا کارساز نہین سمجھتے اور یہ شریک کرتے ہین لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ
تَعْلَمُونَ ۝ اسواسطے کہ ناشکری کرین اس چیز سے جو دی ہے ہمنے انکو جمعیت اور تندرستی
پھر جب کہ تم شریک کرتے ہو خدا تعالی کے ساتھ تو مزے اور فائدے اٹھالو چند روز دنیا مین
پھر جلد جانوگے اپنے کئے ہوئے کامون کو جو تمنے کیا کیا اور پچھتاوگے اور کچھ فائدہ نہوگا
اسوقت کا جاننا اور پچھتانا وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ
تَاللَّهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَفْتَرُونَ ۝ اور حصہ مقرر کرتے ہین انکے واسطے جنکو نہین جانتے
اس چیز سے جو ہمنے انہین دی ہے روزی اور کھانے کی چیزون سے کافرون کا دستور تھا
جو کھیتی اناج کی کرتے یا اونٹ اور دنبے بچے دیتے تو اسمین سے حصہ بتون کے نام کا
جدا نکال رکھتے تھے سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ کھیتی اور حیوان ہمارے فضل سے اپجتے ہین

اور یہ ہیں انکا حصہ نکالتے ہیں اور نہیں جانتے بتوں کو کہ وہ دراصل کیا ہیں قسم ہے
خدا تعالی کی جو تمسے پوچھنا ہوگا اس کا جو تم اپنے جیسے بناتے ہو دنیا میں ویجعلون
للہ البنات سبحنہ ولہم ما یشتہون ٥ اور بناتے ہیں یعنی مقرر کرتے ہیں خدا تعالی
کے واسطے بیٹیاں پاک ہے خدا تعالی ان باتوں سے جو یہ کہتے ہیں اور انکے واسطے
ہے وہ جو انکا جی چاہتا ہے یعنی بیٹے انکے واسطے ہیں حاصل یہ کہ مشرک آپ تو
بیٹوں کی آرزو اور محبت رکھتے ہیں اور بیٹیوں سے غیرت آتی ہے ان کو سو خدا تعالی کے
واسطے مقرر کرتے ہیں واذا بشر احدہم بالانثی ظل وجہہ مسودا وہو
کظیم ٥ اور جسوقت کوئی خبر دیوے انہیں سے کسی کو بیٹی ہونے کی یعنی جب
کوئی کہی ان مشرکوں میں سے کسی کو کہ تیری جورو بیٹی جنی تو سنتے ہی ہووے منہ اس کا
کالا شرمندگی سے قوم میں اور ہووے وہ غصہ جورو پر کہ بیٹی کیوں جنی اور یتواری
من القوم من سوء ما بشر بہ ایمسکہ علی ہون ام یدسہ فی التراب الا
ساء ما یحکمون ٥ چھپ رہوے قوم سے اور اپنا منہ نہ دکھاوے اس بری خبر سے جو
بیٹی پیدا ہونے کی آئی تھی اور فکر میں ہووے کہ رکھے بیٹی کو رسوائی اور خواری کو
اپنے اوپر قبول کرکے یا ڈھانک دیوے اس بیٹی کو مٹی میں یعنی گاڑ دیوے زمین میں
خدا تعالی فرماتا ہے کہ جانو اے لوگو کہ یہ بہت برا ہے جو تم کہتے ہو کہ خدا کی بیٹیاں
ہیں تم آپ ایسے بیزار ہو اور غیرت آتی ہے بیٹی سے اور عیب جانتے ہو بیٹی کا ہونا
سو خدا تعالی کو جو سب عیب سے پاک ہے اسکے واسطے بیٹیاں مقرر کرتے ہو اپنے
جی سے یہ بات بہت بری ہے للذین لا یؤمنون بالاخرۃ مثل السوء وللہ
المثل الاعلی وہو العزیز الحکیم ٥ واسطے ان لوگوں کے جو ایمان نہیں لاتے آخرت پر
ان کی مثلیں بری ہیں جیسے خدا تعالی پر جھوٹھ باندھنا اور شریک اور اولاد اسے مقرر کرنا
اور بیٹیوں سے عیب کرنا اور مار ڈالنا انہیں اور خدا تعالی کے واسطے مثلیں بڑی بلند
ہیں جیسے بے پرواہ اور پاک جورو لڑکوں سے اور وہ خدا تعالی زبردست حکم
کرنیوالا ہے ولو یؤاخذ اللہ الناس بظلمہم ما ترک علیہا من دابۃ ولکن یؤخرہم
الی اجل مسمی فاذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون ٥ اور اگر پکڑے
لوگوں کو خدا تعالی سبب انکے گناہوں کے نچھوڑے زمین پر کسی ہلنے چلنے والے کو لیکن

ع ۱۰ ۱۴

خدا تعالی ڈہیل دیتا ہے انکو ایک وقت مقرر کیے ہوئے تلک جو وہ موت پہنچنے
پہر جب آوے وقت ان کی موت کا تو نہ پیچھے رہین گے ایک گہڑی بہی اور نہ آگے
بڑہین گے ایک گہڑی اسوقت سے وَيَجْعَلُونَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ
الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى لَاجَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُفْرَطُونَ اور بناتے ہین یعنی مقرر کرتے ہین
خدا تعالی کے واسطے وہ چیز جو اس چیز سے آپ بیزار ہین اور برا جانتے ہین یعنی بیٹیان
اور کہتے ہین اپنی زبان سے جہوٹہ وہ کہ انکی واسطے بہلائی ہے یعنے کافر کہتے تہے کہ
ہمین بہشت ملیگا یہ جہوٹہ ہے سچ یہ ہے کہ بیشک اِنکے واسطے آگ ہے اور مقرر آگ
مین خراب ہونگے اور نہایت عذاب ہوگا اللہ تعالی اپنی قسم کہکر فرماتا ہے یون کہ
تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَا اِلٰى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ قسم ہے اللہ کی کہ بیشک ہمنے بہیجے پیغمبرون کی طرف تجہسے پہلے
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر اچہے بنائے اُن لوگون کے واسطے شیطان نے کام انکے
یعنی پیغمبرون کو نمانا اور خدا تعالی کے ساتھ شریک مقرر کرنا انکو اچہا لگا شیطان کے
بہکانے سے پہر وہی شیطان دوست ہے آج اِن اگلے لوگون کا یعنی جس طرح
اگلی قوم کو شیطان نے بہکا کر انکے کام اُن کی آنکہون مین اچہے کو کہلائے تہے اسی طرح
اب ان اگلے کے لوگون کو بہی بہکاتا ہے اور انکے کام اِن کی آنکہون مین اچہے بنا کر دکہلاتا
ہے جو یہ قوم تیرا کہا نہین مانتی شیطان کے بہکانے سے اِس سبب اِن پر بڑا عذاب
دُکہ دینے والا ہوگا قیامت کے دن وَمَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى
اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ اور نہ بہیجا تجہہ پر قرآن ہمنے مگر اسواسطے یعنی تحقیق
اسی واسطے قرآن تجہہ پر بہیجا ہے ہمنے جو تو بیان کرے لوگون کے آگے اُس چیز کو
جسمین جہگڑتے تہے یعنی کہو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خدا تعالی ایک ہے اور
کوئی اسکا شریک نہین اور مرکر اٹہنا مقرر ہے اِن باتون کے سمجہانے کو اور سیدہی راہ بتانے کو
اور واسطے بخشش کرنے ایمان لانے والون کے قرآن بہیجا ہے وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ اور خدا تعالی نے اتارا
آسمان سے پانی پہر جلایا اُس پانی سے زمین کو پیچہے اس کے مرنے کے یعنی زمین پہلی جو
سوکہی ہے بغیر گہانس کے اور سبزی کے گویا مردہ تہی سبز بنا کر اُسے جلایا جو ہمین سے

سبزا ہو دن طرح کی گھانس اور سبزی اگائی بیشک اس بات مین ہر طرح نشانی ہے خدا تعالیٰ کی قدرت
کی اس قوم کے واسطے جو سنتے ہین قرآن کو دل لگا کر وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۚ نُسْقِيكُم
مِّمَّا فِي بُطُونِهِ مِن بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِينَ ۝ اور بیشک تمہارے واسطے بیچ
چوپایون مین جیسے گائے بکری دنبے ہین سوچ کرنے کی جگہہ جو پلاتے ہین ہم تمکو اس چیز سے جو انکے
پیٹ مین ہے گوبر اور لہو کے بیچ مین سے دودہ ستھرا پاکیزہ مزیدار پینے والون کے واسطے وَمِن ثَمَرٰتِ
النَّخِيلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ۗ اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ
يَّعْقِلُوْنَ ۝ اور میوون سے کہجورون کے اور انگورون کے جو لیتے ہو تم اس میوے سے نشہ
جیسے سرکہ یا شراب انگور کی اور روزی پاکیزہ وہی ہے میوے بیشک ان نعمتون کے دینے مین
ہر طرح خدا تعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہے واسطے اس قوم کے جو سمجھتے ہین اور غور کرتے ہین
وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ۝
اور حکم کیا تیرے پروردگار نے شہد کی مکھیون کو وہ کہ گھر بناوین پہاڑون کی کھوہ مین اور درختون مین
اور انگورون کے چھتون مین اور حکم کیا ثُمَّ كُلِي مِن كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ
ذُلُلًا ۚ يَخْرُجُ مِن بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ۗ اِنَّ
فِي ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ پہر کھاؤ سب طرح کے میوون کو پہر میوے کھا کر جاؤ
اپنے پروردگار کی راہ مین عاجزی اور تابعداری سے جس طرح حکم ہوا ہے یعنی میوے کھاؤ اور
گھر بناؤ پہر نکلتا ہے ان کے پیٹ سے شہد پینے کے واسطے طرح طرح کے رنگ کا سفید اور
زرد اور سرخ شہد مین تندرست ہونیکا تاثیر ہے بیمار لوگون کے واسطے وہ اسے بیشک ان
باتون مین ہر طرح خدا تعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہے واسطے اس قوم کے جو دہیان کرتے ہین ان
نشانیون مین قدرت خدا کی وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۚ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ اِلٰى
اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ۝ اور خدا تعالیٰ نے پیدا کیا تمکو پہر
مار ڈالتا ہے موت بھیج کر تمکو اور تم مین سے کوئی ہے جو اسے پہنچتا ہے طرف خوار زندگانی بہت
بڑہاپے سے جو کان آنکہ دانت ہاتھ پانو سب سست اور نکمے ہو جاتے ہین اور وہ بوڑہا کسی
کام کا نہین رہتا ایسا نہین سمجہتا بات کو اور نہین سنتا بڑہاپے سے بعد سمجھنے اور جاننے کے
یعنی پہلی تو بچپن مین کچھہ نجانتا تہا پہر بڑا ہو کر سب کچھہ سمجہا اور معلوم کیا پہر جب بہت بوڑہا ہوا سمجہہ سب
جاتی رہی بیشک خدا تعالیٰ جانتا ہے اور واقف ہے اس بوڑہے کے حال سے بہی سب کچھہ

ع ۹ ۱۵

کر سکتا ہے اور سب چیز پر قدرت رکہتا ہے کسی کام مین اور کسی چیز مین عاجز اور حیران نہین
وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى
مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝ اور خدا تعالی زیادہ دیتا ہے
اور افزود کرتا ہے تم مین کسو سے کسی پر روزی یعنی ایک سے ایک کو جمعیت زیادہ دیتا ہے پہر نہین
ہین وہ لوگ جنہون نے مال زیادہ پایا ہے پہیر دینے والے اپنے مال کو انہین جن پر اُن کا ہاتھ
مالک ہوا ہے یعنی دولتمند اپنے غلام لونڈی کو اپنا مال نہین دے ڈالتے اسواسطے کہ اگر دیوین
تو پہر ہو جاوین وہ اُس دولت مین برابر ای پہر تم خدا تعالی کی نعمت کا انکار کرتے ہو اور نہین مانتے
وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ
مِّنَ الطَّيِّبٰتِ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ۝
اور خدا تعالی نے پیدا کیا تمہارے واسطے تمہاری جنس اور تمہاری ذات سے جوڑوین تمہاری تو
عیش آرام کرو اور پیدا کیا تمہارے واسطے جوڑون سے فرزند اور فرزندون کی اولاد جیسے نواسے
اور پوتے اور روزی دی تمکو ستہری پاکیزہ چیزون سے اے پہر جہوٹی باتون پر یقین لاتے ہین
کافر اور خدا تعالی کی نعمتون سے انکار کرتے ہین اور نہین مانتے کہ یہ سب نعمتین خدا تعالی نے دی ہین
وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا
وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اور پوجتے ہین سواے خدا تعالی کے اُس چیز کو جو مالک نہین اُنکی روزی
دینے مین آسمان سے اور نہ زمین سے کچہہ بہی اور نہین کچہہ کر سکتے یعنی کافر بتون کو پوجتے ہین سو نہین
مینہہ برسانیکی قدرت ہے اور نہ زمین سے اناج اُگانیکی قدرت ہے اور کسی طرح کچہہ روزی نہین دیسکتے اپنے پوجنے والون کو
فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ پہر مت مارو کہاوتین خدا تعالی
کے واسطے یعنی نہ کہو کہ اُسکا شریک ہے کوئی اور نہ کہو کہ اُسکی اولاد ہے بیشک خدا تعالی سب
احوال اور باتین تمہاری جانتا ہے اور تم نہین جانتے کہ خدا تعالی کیسا ہے اور یہ جو ہم
کہتے ہین اُسکے لائق نہین ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ
مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا هَلْ يَسْتَوٗنَ ۝ مثل مارتا ہے خدا تعالی کہ ایک
غلام ہے مول لیا ہوا جو نہین قدرت رکہتا ہے کسی چیز پر جو کچہہ خریدے یا کچہہ بخشے کسی کو اور ایک
وہ ہے جسکو روزی دی ہمنے اپنے پاس سے روزی نیک یعنی بہت اور اچہی پہر یہ بانٹتا ہے اوس
روزی دی ہوئی سے جسے چاہتا ہے چہپ کر اور سب کے روبرو دیتا ہے اسے کیا برابر ہین وہ غلام

ہمقدور اور یہ شخص صاحب قدرت یعنی کافر اور مومن برابر نہیں ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ
اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ تمامی تعریفین اور خوبیان خدا تعالیٰ ہی کو لائق ہین پر بہت لوگ نہین جانتے
کہ خدا تعالیٰ کا شریک کوئی نہین وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا
يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ هَلْ يَسْتَوِيْ
هُوَ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ اور دوسری مثل مارتا ہے خدا تعالیٰ
مثل دو مردون کے جو ایک ان دونون سے گونگا ہے جو ہرگز کچھہ بات کرنے کی قدرت نہین رکھتا
اور وہ گونگا ہے بہاری اپنے رکھنے والے پر یعنی جو اُس گونگے کو رکھتا ہے اُس پر یہ گونگا بوجھہ ہے
جسجگہہ بھیجتا ہے گونگے کو وہ رہنے والا تو نہین پھرتا بھلائی سے یعنے کوئی اچھا کام نہین بنالاتا
آیا کیا برابر ہے وہ گونگا اور وہ کوئی جو حکم کرتا ہے انصاف سے سمجھکر اچھی طرح اور وہ سیدہی
راہ چلا جاتا ہے اپنے مقصد کو یہ مثل گونگے کی بت سے ہے جو بولتا ہی نہین اور مثل صاحب انصاف
حکم کرنیوالا پروردگار ہے یہ کیونکر برابر ہو سکتے ہین اور شریک چاہیے کہ برابر ہووے وَلِلّٰهِ غَيْبُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اور خدا تعالیٰ ہی کے پاس ہے یعنی اُسی کو معلوم ہے احوال چھپا ہوا آسمانون اور
زمین کا سوائے اُسکے کوئی نہین جانتا اور نہین ہے کام قیامت کا جو اُٹھانا ہے مُردونکا گورون سے
مگر مانند پلک مارنے کے ہے یا اُس سے بہی جلدی ہے بیشک خدا تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے
یعنی مُردون کو گورون سے زندہ اُٹھا سکتا ہے پلک مارنے مین وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ
اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ۝ اور خدا تعالیٰ نے باہر نکالا تمکو تمہاری ماؤن کے پیٹون سے جو نجانتے تھے تم
کسی چیز کو یعنی کچھہ خبر نہ تہی اور کسی چیز کو نہ پہچانتے تھے تم بچپن مین پھر بنائی تمہارے واسطے کان جو
سب کچھہ سنتے ہو اور آنکھین دین جو سب کچھہ دیکھتے ہو اور دل دیا جس سے سمجھتے ہو یہ سب اسواسطے
دیا تمکو جو شاید تم شکر کرو خدا تعالیٰ کی نعمتون کا اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ
السَّمَآءِ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ کیا نہین دیکھتے اڑتے
جانورون کی طرف جو کیسا فرمانبردار کیا ہے آسمان اور زمین کے بیچ مین کوئی نہین تھامتا انکو سوائے
خدا تعالیٰ کے بیشک اسمین ہر طرح نشانی ہے خدا تعالیٰ کے قدرت کی واسطے اُس قوم کے جو یقین لاتے
ہین قرآن پر اور سچ جانتے ہین رسول اللہ کو وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ

ع ۱۰ / ۱۴

لَكُم مِّن جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ وَمِنْ
أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَاثًا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ○ اور خدا تعالی نے بنایا مِن
تمہارے واسطے جو بلیان یعنی تہین عقل دی کہ جو اینٹ پتھر گچ چونے اور لکڑی تختے سے گھر بناکر
رہو آرام سے جو مینھ اور دھوپ کے دکھ سے امن میں رہو اور سوائے جو بلیان کے بنایا تمہارے
واسطے حیوانوں کے چمڑے سے ڈیرے اور خیمہ تمہارے جو تم ہلکا پاتے ہو ان کو اٹھاکر ساتھ لیجانے کو
مسافری کے دن اور منزل مین اتر رہنے کے دن اور دیا تمکو دنبوں کی پشم سے جیسے شال کی قسم ہے
اور اونٹوں کی پشم سے جیسے لوئی نمدا ہے اور بال بکریوں اور بھیڑوں کے سے جیسے کمل کی قسم ہے
جو یہ سب اسباب پہننے اور بچھانے کا ہے اور فائدہ ان سب کے خریدنے بیچنے مین زندگانی تلک یعنی
جب تلک جیتے رہو حیوانوں سے بہت طرح کے فائدے لیتے رہو وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّمَّا خَلَقَ ظِلَالًا
وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْجِبَالِ أَكْنَانًا وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُم
بَأْسَكُمْ كَذَٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ ○ اور خدا تعالی نے
بنایا تمہارے واسطے سایہ ہر چیز سے جو سایہ دار پیدا کی ہے جیسے درخت اور عمارت جو دھوپ کی
گرمی سے امن مین رہو اور بنایا خدا تعالی نے تمہارے واسطے پہاڑوں مین غار رہنے کی جگہہ اور بنائی
تمہارے واسطے پوشاک ہر طرح کی پہننے کو دیا تمکو زرہ جو پہ سفر مین رکھے دشمن کے ہتھیاروں سے لڑائی مین تمکو
اسی طرح نعمتین دیتا ہے اپنی خدا تعالی تمہپر شاید کہ تم حکم مانو اور مسلمان ہو احسان خدا تعالی کے سمجھ کر
فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ○ پھر اگر پھر جاوین مسلمان ہونے سے اور حکم
نمانین تو سوائے اسکے نہین کہ تجھپر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پہنچانا ہے پیغام کا کھلا ہوا جتانا جو مانینگے
تو انکا بھلا ہے اور جو نمانین تو ان پر عذاب ہوگا يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللَّهِ ثُمَّ يُنكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ
الْكَافِرُونَ ○ پہچانتے ہین یہ کافر خدا تعالی کی نعمتوں کو اور کہتے ہین آپ کہ سب نعمتین حق تعالی
ہی نے دی ہین اس پر بھی نہین مانتے جو بتوں کو پوجتے ہین اور سمجھتے ہین کہ یہ بت ہمین نعمتین دلواتے ہین
اور گنہ بخشوا دینگے اور بہت ہین ان مین جو نہین یقین لاتے او خدا تعالی کو وحدہ لا شریک نہین جانتے
وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ
جس دن اٹھاوینگے ہم ہر قوم مین سے گواہی دینے والا اس قوم کے کفر اور ایمان پر یعنی ہر قوم مین جو
پیغمبر آیا ہے قیامت کے دن اسی قوم مین اٹھ کر کہیگا کہ یہ لوگ ایمان لائے تھے اور وہ لوگ ایمان
نہین لائے پھر رخصت نہ دینگے قیامت کے دن گنہ بخشوانے کے کافروں کے واسطے اور نہ انکو

ع ۱۱ ۷ ۴

کہین گے کہ خوشی خدا تعالی کی کرو جو بندگی کرنیکا وقت نہو گا بلکہ بدلہ ملنے کا وقت ہے قیامت کا دن
وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝
اور جسوقت دیکھین عذاب کو وہ لوگ جنہون نے ظلم کیا ہے کفر اور شرک کرکے عذاب دیکھکر توبہ
اور فریاد کرینگے جو شاید عذاب کم ہو تو پھر عذاب کم اور ہلکا نہوگا اُنسے اور نہ اُنکو ڈھیل دیجاویگی
عذاب دینے مین وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا
الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ اور جسوقت دیکھینگے وہ لوگ
جو خدا تعالی کے ساتھ شریک مقرر کرتے تھے دنیا مین اُنہین اپنے شریکونکو یعنی بتون کو جو خدا تعالی کا
شریک کرتے تھے دنیا مین قیامت کے دن اُن بتون کو دیکھکر کہین گے بت پوجنے والے کہ اے
پروردگار ہمارے یہ ہین وہ شریک ہمارے جنکو ہم دنیا مین پوجتے تھے تیرے سواے
خدا تعالی اُس دن بتون کو زبان دیویگا جو باتین کرین گے یہ کہ پھر وہ بت ڈالین گے اُنہین کی
بات کہ بیشک تم جھوٹے ہو یعنی جنکو شریک خدا کا سمجھ کر پوجتے تھے دنیا مین وہی جھوٹا کرین گے
کہ یہ لوگ ہمین نپوجتے تھے بلکہ اپنے جی کی خوشی کرتے تھے تب شرمندہ ہو کر وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ
يَوْمَئِذِ ِۨالسَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ اور ڈالین گے
خدا تعالی کے آگے اُس دن اسلام کو یعنی عاجزی کرینگے خدا تعالی کے آگے اور اپنے گناہون کا
اقرار کرینگے اور بخشوا وین گے اپنے گناہ پر کچھہ فائدہ نہوگا اور جاتا رہیگا اُن سے وہ جو اپنے
دل سے جھوٹھ بناتے تھے یعنی وہ جو کہتے تھے کہ بت ہمین بخشوا دین گے اُسکے بدلے وہی بت اُن کو
جھوٹا کہین گے اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ
الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ۝ وہ لوگ جنہون نے نمانا حکم خدا تعالی کا اور پھیر رکھا اور لوگون کو
خدا تعالی کی راہ سے یعنی جنہون نے لوگون کو مسلمان ہونے ندیا بھکا کر اُن پر زیادہ کرینگے ہم
عذاب پر عذاب سبب اُسکے جو تھے وہ لوگ کہ خرابی کرنیوالے تھے جو لوگون کو مسلمان ہونے سے
منع کرتے تھے ایک عذاب تو اسواسطے جو وہ آپ کافر تھے اور دوسرا عذاب اُس سبب
جو اور لوگون کو مسلمان ہونے سے منع کرتے تھے وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ
مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ
وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝ ۱ اور جس دن اُٹھاوینگے ہم
ہر قوم مین گواہی دینے والا اُنسی قوم پر اُن باتون کی جو وہ قوم کرتی تھین دنیا مین سو وہ گواہی دینے والا نبی ہوگا

ع ۱۲ ۱۶

اسی قوم سے اور لاوینگے ہم تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہی دینے کو ان سبکے لوگون پہ جو تو گواہی دیوے جو انہون نے کیا سلوک کیا ہے خدا تعالی کے حکم سے اور نیچے پہنچا ہے تجھ پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن بیان کرنیوالا کہلا ہوا ہر چیز کو اور سمجھانیوالا اور راہ دکھاتا ہے خدا تعالے کی اور بخشش اور انعام ہے اور خوشخبری ہے ثواب پانے کی اور بہشت مین جانیکی حکم ماننے والون کو یعنی جو لوگ کہ خدا تعالی کا اور اسکے رسول کا حکم مانتے ہین انکے واسطے خوشخبری اور بخشش ہی قرآن إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ بیشک خدا تعالی فرماتا ہے ساتھ انصاف کرنیکے یعنی فرماتا ہے کہ انصاف کرو اور لوگون پر بھلائی کرو یعنی آرام پہنچاؤ اور خوش کرو اور بندگی خدا تعالے کی کرو اور فرماتا ہے خدا تعالی کہ دو اپنے نزدیک ناتے دارون کو اور منع کرتا ہے خدا تعالی برے کامون سے جیسے بغیر نکاحی عورتون سے یا لڑکے سے برا کام کرنا اور منع فرماتا ہے کہ برے کام نکرو جیسے کسی کو مار ڈالنا یا کسی کا مال زور سے یا دغا سے لینا اور منع کرتا ہے خدا تعالی کہ تکبری اور نافرمانی نکرو یہ باتین نصیحت کرتا ہے تمکو اسواسطے کہ جو شاید تم سمجھو اور یاد کرو خدا تعالے کے حکم کو ۞ **بیان** کہتے ہین کہ کتنے ایک لوگ مسلمان ہوئے تھے اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قول اور قسمین کین تھین کہ ہم تمہاری رفاقت مین رہین گے پھر جب کافرون کو دیکھا کہ زور آور اور دولتمند ہین اور کافرون نے انکو لالچ دیا کہ اگر تم پھر آؤ ہم مین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ چھوڑ دو تو ہم بہت مال اور زر تمہین دیوین گے اس بہکانے کی سبب قول اور قسم توڑ کر چاہا انہون نے کہ پھر جاوین دین اسلام سے ان لوگون کے حق مین یہ آیت آئی کہ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدتُّمْ وَلَا تَنقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۚ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ اور پورا کرو قول خدا تعالے سے جو کیا تھا جب کہ قول باندھا تمنے پھر مت توڑو تم قسمون کو مضبوط کرکے اور مقرر کیا ہے تمنے خدا تعالی کو اپنے قول قسم پر شاہد بیشک خدا تعالی جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو قول قسم کرنے مین ۞ **نقل** ہے کہ ایک عورت تھی عرب کے ملک مین احمق مشہور تھی جو اسکی لونڈیان بھی تھین وہ آپ بھی کاتتی تھی چرخہ اور لونڈیون سے بھی کتواتی تھی دوپہر دن تلک پھر دوپہر سے لونڈیون سے کہتی کہ اس کاتے ہوئے سوت کو الٹا بل دو لونڈیان اس کا کہنا کرتین وہ سب سوت خراب اور نکما ہوتا نہ وہ روئی رہتی اور نہ وہ سوت رہتا سو خدا تعالے

اُنہیں عورت کی مثل بیان فرماتا ہے وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ
أَنْكَاثًا اور مت ہو تم مانند اُس عورت کی جس نے توڑا اور کھولا اپنا کاتا ہوا سوت بعد
اُسکے جو اُسے کات کر مضبوط اور درست کر چکی تھی یعنی کام بنا بنا کر بگاڑتی تھی اُس طرح تم
قول قسم کر کے مت توڑو تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ
أَرْبَى مِنْ أُمَّةٍ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ پکڑتے ہو تم قول اور قسم اپنی کو بہانہ اور مکر فریب آپسمیں اس
واسطے جو ہووے ایک قوم سے زیادہ زور آور دوسری قوم سے دولت اور زور میں یعنی کافرونکو
زیادہ مالدار دیکھکر چاہا تھے کہ فند فریب سے گذران کیجے سوائے اسکے نہیں جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے
کہ قول قسم اپنا پورا کرو اور مضبوط رکھو اور ہر طرح ظاہر کریگا تمہارے واسطے قیامت کے دن
وہ چیز جو ہو تم اس چیز میں جھگڑنے والی وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِنْ
يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ اور اگر چاہتا
خدا تعالیٰ تو ہر طرح کرتا تمکو ایک فرقہ دین اسلام پر یعنی سبھی مسلمان ہوتے کوئی کافر اور
مشرک نہوتا پر راہ بھلا دیتا ہے سیدھی سے جسے چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے سیدھی اسلام کی
جسے چاہتا ہے خدا تعالیٰ اور مقرر پوچھے جاؤ گے تم قیامت کے دن اس چیز سے جو کرتے تھے تم
دنیا میں وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَ
تَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ اور مت پکڑو اپنی قسمون کو مکر
اور فریب آپسمیں جو نہ کانپے پاؤں دین اسلام میں تمہارا بعد مضبوط کیے ہوئے کے اور جو اپنے
قول اور قسم کی ہوئی پر نہ رہوگے تو چکھوگے تم برا عذاب تم کا دنیا میں سبب اسکے جو تم پھر رہے
خدا تعالیٰ کی راہ سے جو قول اور قسم سے پھرنے کا ارادہ کیا اس کا بدلہ اور تمہارے واسطے ہے
عذاب دکھ دینے والا آخرت میں **ف** یہ آیت سست مسلمانوں کے حق میں ہے جو کافروں کے بہکانے
سے چاہتے تھے کہ قول اور قسم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تھا پھر جاویں اور کافروں سے
جا ملیں سو خدا تعالیٰ انہیں فرماتا ہے وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا إِنَّمَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ
إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ اور مت مول لو یعنی بدل مت کرو خدا تعالیٰ سے جو قول کیا ہے
تھوڑے سے مول کو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو جو تمنے قول قسم کیا ہے اُسے تھوڑے سے
مول کو جو مال دنیا کا ہی کافروں کے بہکانے سے بدل مت کرو سوائے اسکے نہیں جو چیز کہ خدا تعالیٰ کے پاس ہے

وہی ہے اچھی تمہارے واسطے اگر ہو تم اس بات کو جاننے والے سو وہ رحمت اور بخشش اور بہشت ہے لغو
مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۗ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ○ وہ چیزیں جو تمہارے پاس ہیں دنیا کی مال دولت سے یہ سب تمام ہو جاویگا اور
وہ چیز جو خدا تعالی کے پاس ہے وہ ہمیشہ ہی رہیگی کبھی تمام نہیں ہونیکی سو وہ رحمت اور نعمت آخرت کی ہے
اور البتہ بدلہ دینگے ان لوگونکو جو صبر کرتے ہیں دکھ اور مصیبت میں عوض انکی صبر کرنیکا اچھا جو ہے
سبب اسکے جو وہ کام کرتی تھی دنیا میں دل کی محبت سے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ
مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ جو کوئی کریگا کام اچھے
مرد یا عورت اور وہ ایمان بھی لایا ہوا ہووے پھر ہم جلا دینگے اس اچھے کام کرنیوالیکو اچھی زندگانی پاکیزہ
یعنی اسے اچھی طرح جیتا رکھینگے جو روزی حلال اور توفیق بھلائی کرنیکی اسے دیوینگے اور وہ کبھی محتاج
نہوگا اور البتہ بدلہ دیوینگے ہم ان لوگون کو بدلہ ان کا اچھا جو بہشت ہے سبب اسکے جو وہ لوگ کام کرتے تھے
دنیا میں سب طرف کا خیال چھوڑ کر دھیان دل لگاکر فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اور پھر جسوقت کہ پڑھا چاہے تو قرآن کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو
پناہ مانگ خدا تعالی کی نکال دیئے ہوئے شیطان سے یعنی اول پڑھ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم
پھر قرآن کا پڑھنا شروع کر اسواسطے کہ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى
رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ بیشک شیطان جو نہیں ہے اسکا غلبہ اوپر ان لوگونکے جو ایمان لائے ہیں
اور اپنے خدا تعالی پر بھروسا کرتے ہیں اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ
بِهٖ مُشْرِكُوْنَ سوائے اسکے نہیں جو شیطان کا غلبہ ہوتا ہے اوپر ان لوگون کے جو دوستی
اس سے رکھتے ہیں اور اسکا کہا مانتے ہیں اور وہ جو شیطان کے بہکانے سے شریک کرتے ہیں خدا تعالی
کے ساتھ ہونکو انہیں لوگون پر شیطان کا غلبہ ہے اور انہیں کو بہکاتا ہے ❊ **ف** کہتے ہیں کہ
جب حق سبحانہ وتعالی کسی آیت کا حکم موقوف کرتا اور عوض اسکی اور آیت بھیجتا تو کافر کہتے کہ محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دل سے یہ باتیں جوڑتا ہے کسواسطے کہ یہ خدا تعالی کا کام نہیں جو ایک
حکم کرے اور پھر موقوف کرے یہ آیت انکے جواب میں اتری وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ
اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ اور جب بدلتے ہیں ہم
ایک آیت کو عوض دوسری آیت کے اور خدا تعالی خوب جانتا ہے اس چیز کو جو بھیجتا ہے ایک حکم اور
پھر موقوف کرتا ہے اس حکم کو اسبات میں جو حکمت ہے سو خدا تعالی ہی کو معلوم ہے کہتے ہیں کافر

بھیجتے اب سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کر تو اپنے دل سے بناتا ہے اور کہتا ہے یہ قرآن خدا تعالیٰ حکم
بھیجتا ہے یہ بات یون نہین ہے جو کافر کہتے ہین بلکہ بہت لوگ یعنی یہ کافر نہین جانتے کہ حکم
بدلنے مین کیا خوبی اور کیا حکمت ہے قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ
لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مکے کے
لوگون کو کہ قرآن کو سچ اتار لایا ہے روح پاک یعنی جبرئیل علیہ السلام لاتا ہے قرآن کو تیرے رب کے
پاس سے سچ بے شبہ تو ثابت اور مضبوط کرے ان لوگون کو جو ایمان لائے ہین اور یہ قرآن جسے
حضرت جبرئیل علیہ السلام اوپر سے اتار لاتے ہین وہ راہ سجھاتا ہے اور خوشخبری ہے مسلمانون کے
واسطے بہشت کے ۰ نقل ہے ایک غلام تھا کسی شہر کا رہنے والا سوائے عرب کے اسکا
نام جبر یا ابو فکیہہ تھا وہ ہمیشہ توریت اور انجیل پڑھا کرتا تھا جو کبھی اس راہ سے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم گذرتے تو اس غلام کا پڑھنا سنتے تھے جب خدا تعالیٰ نے اس غلام کو توفیق دی اور وہ
ایمان لایا تو راتون کو وہ غلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنکر قرآن سیکھا کرتا تھا تو مکے
کے لوگ کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس غلام سے باتین سیکھ کر ہمین کہتا ہے کہ یہ کلام
خدا تعالیٰ کا ہے تب یہ آیت انکے الزام دینے کو خدا تعالیٰ نے بھیجی کہ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ
إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَهَٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُبِينٌ
اور بیشک جانتے ہین ہم وہ کہ جو کہتے ہین یہ لوگ کہ سکھاتا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آدمی یعنے
جبر یا ابو فکیہہ قرآن سکھاتا ہے سو زبان اسکی عربی نہین ہے اور قرآن عربی زبان ہے صاف صریح
جو بڑے بڑے عالم عرب کے قرآن کے برابر بنانے مین عاجز ہین اور نہین بنا سکتے پھر تمہارا یہ دعویٰ
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک عجمی جسکی زبان ٹھیک نہین سکھاتا ہے ایسا کلام بلاغت
اور فصاحت کے ساتھ بالکل جھوٹا ہے إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ لَا يَهْدِيهِمُ
اللَّهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۰ بیشک جو لوگ ایمان نہین لائے اللہ کی کتاب
کی آیتون پر اور نہین سچ جانتے کہ اللہ کی طرف سے ہے انکو خدا ہدایت نہین کرتا نجات یا جنت کا
رستہ نہین دکھاتا اور انکو بڑا عذاب دکھ دینے والا ہوگا قیامت کو انکے کفر کے سبب اور قرآن پر ایمان
نہ لانے کے سبب اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ کی نسبت کرنیکے سبب حالانکہ یہ آپ
جھوٹ باندھنے والے ہین إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ
وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ بیشک جھوٹ باندھتے ہین جو ایمان نہین لائے قرآن شریف پر اور کہتے ہین

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بنایا ہوا ہے یہ بہتان لگانیوالے یہی جہوٹے ہین جو کہتے ہین انما یعلمہ بشر
یعنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آدمی سکہاتا ہے فی الحقیقت جہوٹ کہنا انہین کی صفت ہے +

ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کے بتون تعرض کیا
انکی پرستش سے منع کیا تو قریش نے غریب غریب صحابیون کو رضی اللہ عنہم جنکا حمایتی کوئی نہین تہا ستانا
اور تکلیف دینی شروع کی جیسے حضرت بلال اور خباب اور عمار اور انکے والد یاسر اور انکی مان سمیہ کو رضی اللہ عنہم
اور زبردستی سے کفر کی طرف رجوع کرتے تہے اور کہتے تہے دین اسلام سے پہر جاؤ یہ قبول نکرو لیکن وہ لوگ اپنے
ایمان پر ثابت قدم اور مضبوط رہے اور انکے ظلم اور زیادتی پر صبر کرتے تہے یہانتک کہ حضرت یاسر کی مان
باپ کو شہید کر ڈالا او حضرت عمار بہت بیطاقت اور کمزور اور بدن کے ناتوان تہے انہون نے اپنی جان
بچانے کو ایسا ایک کلمہ کہا کہ وہ لوگ راضی ہو گئے یہ کہا بل انت بالجبت والطاغوت یعنے بلکہ مین
جبت اور طاغوت پر ایمان لایا یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی کہ عمار نے کفر اختیار کر لیا اپنے
دین سے بیزار ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایسا نہین ہے عمار کا تو سر سے پاؤن تک
ایمان سے بہرا ہوا ہے اور اسکے گوشت اور پوست مین ایمان لا ہوا ہے یعنے اسکا ایمان ایسا نہین کہ
کسی بیہودہ کہنے والے کے بہکانے سے فرق آجائے اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ روتے ہوئے
جناب نبوت مآب مین آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھ مبارک سے انکے آنسو پونچہتے تہے
اور فرماتے تہے کہ تمہین کیا ان عادو لک فعد لہم یعنی اگر وہ پہر تجہپر زبردستی کرین تو پہر وہ کلمہ کہدے او
حق سبحانہ نے یہ آیت شریف نازل کی کہ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ
وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ
وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ جو کوئی کافر ہو جائے ایمان لانیکے پیچہے اور مرتد ہو جائے جیسے ابن حنظل اور طعمہ اور
مقیس اور اوران جیسے ان پر اللہ کا غضب ہوگا مگر جس شخص پر زبردستی کیجائے اور اسکے دل مین ایمان ہو
اور اعتقاد انکا نہ پہرے جیسے حضرت عمار رضی اللہ عنہ تہے اسپر اللہ کا غضب نہین ہے لیکن جو شخص
سینہ کہول دے کفر کے واسطے یعنی کافر ہو جائے اور عقیدہ اسکا پہر جائے اسلام سے ان پر ہے اللہ کا
غضب اور ان کے واسطے ہے عذاب بہت بڑا کہ انکا گناہ بہی بڑا ہے اسلام لاکے پہر کافر ہو جانا
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ
وہ اسواسطے ہے بڑا عذاب کہ انہون نے اچہا سمجہا دنیا کی زندگانی کو عقبی کی نعمتون سے اور دوسرے
یہ سبب ہے کہ خدا نہین چاہتا کہ ہدایت کرے اور رستہ دکہلائے کافرون کی قوم کو ایمان پر اپنے ثابت نہ رکہے

کروہ بیان اگر پہر مرتد نہوجائین اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ وہ کافرون کے گروہ وہ ہیں کہ مہر کردی ہے اللہ نے اُن کے دلون پر کہ حق بات کو نہ معلوم کیا و ہاں اُن کے کانون پر کہ حق بات نہ سُنتے اور اُن کی آنکھون پر کہ اللہ کے آثار قدرت نہ دیکھے اور یہی لوگ غافل اور بیخبر ہین حق سے لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ضرور ہے اسمین کچہہ شبہہ نہین کہ عقبی مین یہی لوگ ٹُرا ٹوٹا اُٹھانیوالے ہین کہ عمر کی پونجی دنیا کے بازار مین گنوائی اور کچہہ نفع نہ اُٹھایا قیامت کے بازار مین خالی ہاتھ اور مفلس ہونگے سوائے پشیمانی کے اور کچہہ نہو گا

قیامت کہ بازار مینو نہند	منازل باعمال نیکو دہند	بضاعت بچندانکہ آری بری	وا گر مفلسی شرمساری بری
کہ بازار چندانکہ آگندہ تر	تہیدست را دل پراگندہ تر	ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا	

فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ بیشک تیرا پروردگار بخشنے والا ہے اُن کو جنہون نے ہجرت کی طرف مدینہ کے جیسے خباب اور صہیب اور سالم اور بلال رضی اللہ عنہم بعد اسکے کہ تکلیفین اُٹھائین تہین اور ایذا کفار کی پہر جہاد کیا اور صبر کیا اور جہاد پر ثابت رہے بے شبہہ تیرا پیدا کرنے والا ہجرت اور جہاد اور صبر کے پیچہے ضرور بخشنے والا ہے اور اِن کے پہلے گناہ معاف کرنے والا ہے اور ان پر مہربان ہے کہ عبادت کی توفیق دیوے آیندہ کو يَوْمَ تَاْتِىْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ یاد کر وہ دن کہ آئے ہر آدمی اپنے نفس سے جھگڑتا یعنے ملامت کرتا ہوا مثلاً گنہگار کہے گا کیون مین نے گناہ کیے اور عبادت کرنے والا کہے گا کیون مین نے اور زیادہ عبادت نکی یا یہ معنی کہ ہر آدمی کو سفارش کرنے اپنے نفس کی خلاصی مین نفسی نفسی کہے اور پوری دیجائے جزا اُس کے عمل کئے ہوئے کی اور ان پر ظلم نکیا جائے گا ان کے بدلہ دینے مین وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝ اور بیان کی اللہ نے ایک مثل گاؤن کی کہ وہ گاؤن نڈر تھا اور امن مین تھا کہ وہان نہ کوئی قیصر آیا اور نہ جبار اور وہان کے لوگ آرام مین تہے اور آسودہ تہے اور وہان کے لوگون کو کھانے کو بہتیر اچلا آتا تھا اچھے سے اچھا فراخی کے ساتھ ہر مکان سے یعنی ہر طرف سے پہر وہ لوگ کافر ہوگئے اور بکفران نعمت کیا اللہ کی نعمتون کا شکر نکیا تو چکھایا اللہ نے اُن لوگون کو لباس بھوک اور ڈر کا بسبب اُن کے عمل بُرے کرنے کے یعنے اللہ نے ایسا کیا کہ معلوم ہو گیا اُن کو نقصان بھوک کا

اور ڈر کا + ف ابن عباس فرماتے ہین کہ یہ مثل اہل مکہ کی ہے کہ یہ لوگ بیخوف تھے قتل ہونے اور لٹ جانے سے اور چین سے رہتے تھے آسودگی کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی نعمت کا کفران کیا اور کافر ہو گئے خدا نے بدل ڈالا ان کی فراخی کو قحط سے کہ سات برس قحط رہا بھوک کے مارے مُردار کھاتے تھے اور لہو پیتے تھے اور یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کا باعث تھا جو آپنے فرمایا تھا اللہم اشدد وطأتک علی مضر وابعث علیہم سنین کسنی یوسف اور اللہ نے ان کے نڈر رہنے کو بدل دیا خوف سے یعنے مسلمانوں کا ڈر ان کے دل مین پڑ گیا یہان تک کہ مسلمانوں کے ڈر کے مارے شام کے ملک کا سفر کرنا چھوڑ دیا اور اپنی جان و مال سے نڈر نہ تھے وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ اور بیشک آیا ان کے پاس پیغمبر انہین مین سے یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو جھٹلایا اُس کو پھر پکڑ لیا اُن کو عذاب نے یعنے قحط اور خوف نے اور حال آنکہ وہی ظالم ہین اپنی جان پر ظلم کرتے ہین کہ شرک کرتے ہین اور جھٹلاتے ہین + ف لکھا ہے کہ قریش کی عورتوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین آدمی بھیجا کہ اگر ہمارے مردون نے تمسے دشمنی کی تو مکہ کی عورتون اور بچون نے کیا گناہ کیا ہے کہ قحط کے سبب مرنے کے قریب ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دی کہ مکہ کو کچھ طعام لیجائین یہ آیت شریف نازل ہوئی کہ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ پھر کھاؤ اے عورتون اور بچون مکہ کے جو خدا نے تمکو روزی دی پیغمبر کی آدمیون کے ہاتھ سے بے شبہ اور پاک اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ مومنون کو حکم ہے کہ حلال کھاؤ اور شکر کرو اللہ کی نعمت کا اگر ہو تم خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے یا فرمان برداری کرتے اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ بیشک خدا نے حرام کیا ہے تم پر مُردار کو اور خون جو جاری ہو اور گوشت سور کا اور جو اُس کا کہا سکین اور وہ جانور جس پر آواز نکالی جاوے سوائے خدا کے اُسکے ذبح کرنیکے وقت یعنے بتون کے نام جو ذبح کرین پھر جو کوئی لاچار ہو اور محتاج ہو کھانے کو ان حرام چیزون مین سے کسی کا کہ لذت کے لئے نکھاوے اور حد سے نہ بڑھے تو وہ کھا لے

بھوکھ سے تو بیشک اللہ تعالی بخشنے والا ہے گناہ اُس لاچار محتاج کا مہربان ہے اُسکے
روا ہونے پر وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ
لِتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا
يُفْلِحُونَ مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور نکہو تم واسطے اُس چیز کے کہ تمہاری
زبانین وصف کرین یعنے فقط زبان کے وصف سے نکہو جہوٹ یعنے جو تمہاری زبانپر آجاوے
جہوٹ وہ نکہو اور وہ جہوٹ یہ ہے کہ کہتے تھے کہ جو پیٹ مین ہے بحیرہ اور سائبہ کے
یعنی وہ اونٹنیان ہوتی تہین نذر کے مردون کو حلال ہے اور عورتون کو حرام ہے سو یہ نکہو
کہ اللہ پر باندہو جہوٹ کو اللہ نے ہمکو یون فرمایا ہے بیشک جو لوگ اللہ پر جہوٹ باندہتے
ہین نہین نجات پاوینگے قیامت کے دن اللہ کے عذاب سے جسکے لئے یہ جہوٹ بناتے
ہین وہ دنیا کا فائدہ تہوڑا سا ہے کہ جاتا رہیگا اور اُن کے واسطے ہے عذاب دُکھ
دینے والا یعنے ہمیشہ ہوگا عقبے مین وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ
مِن قَبْلُ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ اور جو لوگ دین مین آئے یہودیت کے
اُن پر حرام کیا ہمنے وہ جو پہلے بتا چکے ہین ہم تجکو اس سورہ کے نازل ہونے سے یعنے سورہ انعام مین
اور وہ آیت شریف وعلی الذین ہادوا حرمنا کل ذی ظفر کی آیت ہے اور ہمنے اُن پر ظلم نہین کیا
کہ حرام کر دیا لیکن اُنہون نے اپنے گناہون کی کثرت کے سبب اپنے جانون پر ظلم کیا کہ لائق
سزا کے ہوئے ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ
وَأَصْلَحُوا إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ پہر بیشک تیرا پروردگار
واسطے اُن لوگون کے جنہون نے گناہ کئے غفلت اور نادانی سے اور انجام نہ سوچنے سے پہر
توبہ کی بعد اسکے اور اپنے کام کو سنوارا بیشک تیرا پیدا کرنیوالا بعد توبہ کے البتہ بخشنے والا ہے
اُن گناہون کا بسبب توبہ کے مہربان ہے بندون کی توبہ قبول کرلیتا ہے إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ
أُمَّةً قَانِتًا لِّلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ شَاكِرًا لِّأَنْعُمِهِ اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ
إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ تحقیق ابراہیم خلیل اللہ اُمت تہے یعنے سب کمال اور فضیلتین اُن مین
جمع تہین کہ اور کسی مین سب اکٹھی نہین پائی جاتی تہین مگر متفرق کہ کوئی کمال و فضیلت کسی مین اور کوئی کسی مین
کہتے ہین کہ جب انہی اُنہین آگ مین ڈالا تہا تو تمام دنیا مین کوئی مومن نہ تہا وہ اکیلے ہی امت تہے اور
فرمانبردار خدا کے اور اُسکے حکم پر قائم سب دینون باطل سے حق دین کی طرف رجوع ہونیوالے اور وہ

ع ۱۵ ۹ ۲۱

مشرک نہ تھے کہ شرک کرتے جیسا قریش گمان کرتے تھے اور تھے شکر کرنیوالے اللہ کی نعمتون کا
اللہ نے اُن کو نبوت کے واسطے پسند کیا اور رستہ بتایا دعوت کا طرف سیدہی راہ کے یعنے
توحید کی وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اور
ہم نے اُس کو دنیا مین دی بہلائی یعنے اُس کا اچھا ذکر ہونا یا اولاد نیک یا اُس کی محبت
خلقت کے دلون مین کہ سب مذہب والے اُس کو دوست رکھتے ہین اور اُس کی
تعریف کرین یا یہ معنی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُن کی نسل مین کیا یا یہ کہ جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑہین تو اُن پر بہی پڑہین اللّٰھم صل علی
محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اور بیشک ابراہیم
عقبیٰ مین بڑی لیاقت والے ہین بلند بلند رتبہ پانے والے - امام ماتریدی فرماتے ہین
کہ دنیا مین اُن کی خوبیان کم نکرین گے اُن کے عقبےٰ کی خوبیون سے ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ
مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ پہر ہمنے وحی کی تجہپر
کہ تو پیروی کر ملت ابراہیمؑ کی توحید مین کہ وہ سب جہوٹے مذہبون کو چہوڑ کے دین حق کی طرف رجوع ہوا
یا یہ معنی کہ اُسکا متابع ہو لوگونکو اللہ کی طرف بُلانے مین جسطرح وہ نرمی اور ملائمی سے اللہ کی طرف بُلاتا تھا کہ ایک
دلیل کے بعد دوسری دلیل بیان کرتا تھا اور ہر ایک سے اُسکے سمجہہ کے موافق بحث کرتا تہا تو بہی یوہین کر
ف صاحب تیسیر نے لکہا ہے پیروی سے مراد یہ ہے کہ اُسی رستہ پر چل کیونکہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد پیغمبر ہوئے نہ یہ معنے اُنسے رتبہ مین کم تہے کیونکہ آیا ہے
حدیث شریف مین انا اکرم الاولین والآخرین علی اللہ تو بموجب اِسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سب نبیون سے افضل اور اکمل ہین تو اصلی و باقی طفیل تو اند + تو شاہی و مجموع خیل تو اند + اور نہ تھا
ابراہیم شرک کرنیوالون مین سے یہ کفار قریش پر تعریض ہے کہ وہ کہتے تہے ہم اپنے باپ ابراہیم کے مذہب مین ہین
لکہا ہے کہ اللہ تعالی نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا کہ بنی اسرائیل سے کہو کہ جمعہ کے دن اور کام اپنے سب چہوڑ کر
اللہ کی عبادت کیا کرو جب اُنکو حکم پہنچا تہوڑون نے قبول کیا اور بہتون نے قبول نکیا اور آپس ہی مین اختلاف
پڑا کہ بعضون نے کہا کہ ہم ہفتہ کا دن اختیار کرتے ہین اسواسطے کہ اس دن اللہ سب مخلوق کو پیدا کر کے
فراغت کیا اور بعضون نے کہا اتوار کا دن اچہا ہے کہ اللہ نے اس دن سے خلقت کی پیدایش شروع کی ہے اللہ نے انکی مخالفت اور
نافرمانی کی شامت سے اُنپر ہفتہ کا دن مقرر اور فرض کر دیا اور اس امر مین اُنپر سختی کی فرمایا اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى
الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝

بیشک انپر ہفتہ کے دن کی تعظیم فرض کیگئی جنہوں نے اختلاف کیا آپس میں اور وہ تعظیم یہ تہی کہ اُس دن کچہہ کام نکرین اور اُسکو عید مقرر کرین اور خدا کی عبادت کے سوا اور کچہہ کام نکرین سو یہ بات اُنپر بہت سخت تہی + زاد المسیر مین لکہا ہی کہ اُس دن حضرت موسیٰ نے دیکہا ایک کو کہ کچہہ اسباب کہین لئے جاتا ہی فرمایا اُسکو گردن مارو اور اُسکی لاش ایسی جا ڈالدی کہ چالیس دن تک جانور مردار کہانیوالے اُسکو کہایا کئے اور بیشک تیرا پروردگار حکم کریگا اُنکے درمیان قیامت کے دن جس چیز مین یہ سرکشی اور جہالت سے اختلاف کرتے تہے یعنے عبادت کے دن مقرر کرنے مین لکہا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے جمعہ مقرر کیا اُن پر جو ہم سے پہلے تہے اُنہون نے آپس مین اختلاف کیا خدا نے ہمکو ہدایت کے ہمارے واسطے جمعہ ہے اور یہود کیلئے ہفتہ اور نصاریٰ کے واسطے اتوار اُدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ بلا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلق کو اپنے پروردگار کے رستے مین مضبوط بات سے یعنے ایسی دلیل سی جس سے حق ثابت ہوجاے اور شک شبہ نرہے اور اچہی نصیحت سے اور اُنسے بحث کر ایسے طور سے جو اچہا ہے یعنے خوش خوئی اور نرمی کے ساتہ اچہے مقدمے ظاہر ترتیب دیکر لکہا ہے کہ اللہ نے حکمت فرمائی اور نصیحت فرمائی اور بحث کو کہا تو حکمت تو خاص خاص لوگون کے واسطے ہے اور نصیحت عام خلقت کے لئے اور بحث دشمنون کے دفع اور رد کرنیکو ہی اور بعضون نے لکہا ہی کہ تین طور سے جو خلقت کی ہدایت ہی اُس سے اشارہ ہی کہ اللہ سے واصل ہونیکے تین رستے ہین حقیقت طریقت شریعت اسواسطے کہ بعضے محققون نے کہا ہی کہ حقیقت وہ ہی جو بیواسطے بندہ کو حق سے ملے اور شریعت وہ ہی کہ جو بندہ کو رسولون کے واسطے سے ملے اور طریقت ادب کا نگہہ رکہنا ہی اللہ کے رستے چلنے مین اور اللہ کی راہ چلنے کی تین رستے مین ایک حکمت ہے کہ وہ اللہ کی بخشش ہے بیواسطے کے جبرئیل علیہ السلام کی اور حقیقت اللہ کی وہ بخشش ہے کہ خلقت اسمین شریک نہو تو حکمت کو حقیقت کہنا مناسب ہے دوسرا رستہ اچہی نصیحت ہے اسکو علم طریقت کہنا اولی ہی کہ اسمین ادب کی رعایت رکہنی اور بہلائی کی اور نگہہ رکہنا نرمی اور خوشخوئی کا ہی تیسرا رستہ مجادلہ یعنے بحث کہ الّتی ہی احسن ہی وہ شریعت ہے کہ اُسکی بنا احکام آلہی پر ہے اور بیان حلال و حرام پر صاف صاف بیان اور صریح صریح دلیلون پر اس کلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کمال معلوم ہوتا ہی کہ سب خاص و عام کو اللہ کے رستے مین بلاتا ہی شیخ عطار فرماتے ہین + نور او چون اصلی موجودات بود + ذات او چون مطلع ہر ذات بود + واجب آمد دعوتِ ہر دو جہانش + دعوت ذرات پیدا و نہانش + بیشک تیرا پروردگار خوب جانتا ہی اُنکو جو راہ بہول گئے اللہ کی یعنی اسلام اور وہی خوب جانتا ہی اُن لوگون کو جنہون نے راہ حق کی پائی یعنے اسلام لائے آپ کیم اور تجہپر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احکام کا پہنچا دینا ہے لکہا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُحد کی لڑائی مین سید الشہدا حضرت حمزہ رضی اللہ کو مثلہ ہوا دیکہا نہایت غمگین ہوئے اور فرمایا خدا کی قسم کہ خدا تعالیٰ مجہے اِن دین کے دشمنون پر

فتح دیوے تو اے چچا تیرے بدلے ستر آدمیون کا ایسا ہی حال کرونا سو خدا تعالی نے
یہ آیت بہیجی کہ اپنے دوست کو اُس بات سے منع فرمایا کہ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ
مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ اگر عذاب کے بدلے
عذاب کیا چاہو تم کسی پر تو عذاب کرو اُس پر جتنا اُس نے عذاب کیا ہے تم پر یعنے
اُنہون نے جو ایک شخص کا بند بند جدا کیا ہے تو اُس کے بدلے تم بہی ایک ہی کا بند بند
جدا کرو جو برابر ہو کہ ایک کے عوض ستر کا اور اگر صبر کرو بدلہ لینے سے تو یہ معاف
کرنا اچہا ہے صبر کرنے والون کے واسطے بدلہ لینے سے جب یہ آیت آئی تب حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاف کیا بدلہ لینا اور قسم جو کہائی تہی اُس کا کفارہ دیا
وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُونَ
اور صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا کی سختیون پر اور نہین ہے صبر کرنا
تیرا مگر ساتھ توفیق اللہ کے اور غمگین مت ہو کافرون کی فتح پانے سے مسلمانون پر اور
تنگدل مت رہ اُس بات سے جو یہ کافر تدبیرین اور مکر کرتے ہین إِنَّ اللَّهَ
مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ ۝ بیشک خدا تعالے ساتھ
اُن لوگون کے ہے جو بچے رہتے ہین کفر اور شرک سے اور گناہ نہین کرتے
اور ڈرتے ہین خدا تعالے سے اور وہی لوگ نیک کام کرنے والے ہین انکے
ساتھ ہے خدا تعالے اگر فتح پائی کافرون نے تو کیا ہوا آخر مسلمانون کو فتح
دلوا دیوے گا کافرون پر خاطر جمع رکہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ۰ + +

غرہ ذوالحجہ تاریخ	تمام شد منزل سوم	۲۴ - یوم جمعہ

مطبع خادم الاسلام دہلی مین المنشی محمود میرزا خان کے اہتمام سے چھپی

اشتہار

قطعہ تاریخ اردو تفسیر موضح القرآن

واہ وا کیا موضح القرآن یہ تفسیر ہے
چھاپہ اچھا کاغذ اچھا خط ہے واضح اور جلی
عام فہم اور خاص سکو دل سے کرتے ہیں پسند
ہیں مصحح اسکے حافظ مولوی ثابت علی
اعظم گڈہی بخش پوری
خادم الاسلام مطبع میں چھپی کوشش سے ہے
کیون نہ اس تفسیر کے سو جان سے ہون مشتری
شاہ عبد القادر اس کے ہیں مصنف مستند
کیون نہون مشتاق اس تفسیر کے سب دیندار
آ گئی ہے تفسیر اور تاریخ بھی عمدہ ہوئی

معتبر اور مختصر خوش طرز و خوش اسلوب ہے
اور تحشی بھی نہایت دلکش و مرغوب ہے
اور یہ خوبی سب سے بڑھ کر ہے کہ صحت خوب ہے
جنکے نزدیک ایک نقطہ بھی غلط معیوب ہے
کل مطالع میں جو اب مطبع اور محبوب ہے
کیسے عالم ایسے فاضل کی طرف منسوب ہے
ترجمہ قرآن کا جنکا بہت مطلوب ہے
یہ وہ یوسف ہے کہ جسکا ایک جہان یعقوب ہے
دیکھکر اسکو مکرر جب کہا کیا خوب ہے
۱۳۰۸ھ

بعد الحمد بر آن جلوہ کہ میخواست درون
آخر آمد ز پس پردہ تقدیر برون

حضرات اہل ایمان و عاشقان تفسیر کلام رحمان و عرفان جویان احسان اہل مطالع سوداگران کو یہ مژدہ راحت جان ہو کہ یہ تفسیر بے نظیر لاثانی زید قال تشنید مفید ہر برنا و پیر کہ عالموں کو علامہ بناتی ہے اور جاہلوں کو علم سکھاتی ہے ہر ایک شخص حسب استعداد اس سے فیض بیت استفادہ کرتا ہے شعر درین میخانہ گر آری جمی پر ساز و از فیضش ۔ وگر پیمانہ آری تو بہ پیمانہ بیمانہ بستم سے وارثان مصنف رحمہ اللہ سے اجازت لیکے بعد ازان بکمال سعی و اہتمام سنہ میں چند نسخہ بہم پہنچا کے مقابلہ و تصحیح درست کر کے جا بجا حواشیہ و فوائد جدید اور قصص کثیر مطبع خادم اسلام میں چھپوائی ہے اور رجسٹری ہمارے نام ہو گئی ہے کوئی صاحب بلا اجازت ہمارے طبع نکرائیں جتنے نسخہ مطلوب ہون بنام عاجزان اطلاع بھیج کے شہر دہلی پھاٹک حبش خان مدرسہ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب سلمہ اللہ تعالے سے طلب فرمائیں خواہ ویلیو پی ایبل خواہ بذریعہ نقد منگائیں ۔

المشتہران

ابو محمد ثابت علی اعظم گڈہی و محمد ابراہیم دہلوی

سلام کرتے ہین ہم اوپر تیرے سلام کہنا قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ
کہا ابراہیم نے کہ جواب میرا سلام ہے اوپر تمہارے ابراہیم علیہ السلام نے نجانا کہ فرشتے
ہین اونکو پیچ مہمانخانے کے بٹھلایا پس دیر نکی تو وہ کہ لادے گوسالہ بھنا ہوا اوپر پتھر
گرم کے پس دسترخان بچھایا اور آواز دی اونھون نے طرف طعام کی ہاتھ دراز نکیا
فَلَمَّا رَاٰۤ اَیْدِیَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَیْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ
اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ پس اوسوقت کہ دیکھا ابراہیم علیہ السلام نے ہاتھ اونکی کو کہ مطلق نہین پہنچتا ساتھ گوسالہ
کے یعنی ہاتھ طرف طعام کی نہین کرتے انکار کیا اسکی تئین انسے یعنی سنکچا جانا اوپچ دلکے لایا انسے ایک ڈر
ہوا اسپچ اس زمانہ کی جو کوئی قصد بیکار کہتا نہ کہاتا طعام اوسکا نکہایا تا تہا اور جب اونھون نے طعام
اوسکا نکہایا ڈرا کہ چور نہو وین اور قصد میرا مکو نہ آسئے ہو وین جب ملایکون نے ڈرنا
اوسکا دریافت کیا کہا مت ڈر تو تحقیق ہم بھیجے ہوئے ہین طرف قوم لوط علیہ السلام
کے تا انکو عذاب کرین ہم وَامْرَاَتُهٗ قَآىِٕمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ
اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ ۝ اور جورو ابراہیم کی کہ سارا نام ہے بیٹھی ہارون کی کھڑے
سے پیچھے پردہ کے اور کسی سے منہ نہین چھپاتی تھی جو ہین بات فرشتونکی سنی پس
ہنسی از روے خوشی کے اور خوشی واسطے دور ہونے خوف ابراہیم کے تھی یا واسطے
ہلاک ہونے فساد والونکی کہ مراد قوم لوط کی ہے ہنسی اوسکی تعجب سے اور تعجب کرتی
تھی غفلت قوم لوط کی سے باوجودیکہ نزدیک پہنچا تہا عذاب اونکا یا تعجب مین تھے
بدل جانے فرشتون کے سے اوپر صورت آدمی کے یا تعجب تہا ڈرنے ابراہیم کے
سے باوجود کثرت حشمت اور آدمیون کے تین آدمیون سے جب سارہ ہنسی ہم نے بشارت
دی ہمنے اوسکو ساتھ زبان فرشتون کے ساتھ پیدا ہونے بیٹے کے اسحاق نام اور
سوائے اسحاق کے ساتھ یعقوب کے تحقیق بشارت کی سارہ کو اسواسطے تھی کہ
عورتونکو ساتھ ہونے بیٹے کی بہت ہوتی ہے اور دوسرے یہ کہ ابراہیم ہاجرہ
سے بیٹا رکھتا تہا اسماعیل نام پس جب خوشخبری بیٹے کی سنی قَالَتْ یٰوَیْلَتٰۤى ءَاَلِدُ وَاَنَا
عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ ۝ کہا جاے تعجب ہے کہ آیا بیٹا
جنونگی مین اور حالانکہ مین بڑھیا ہون اور اوسوقت ایک کم سو برس عمر اوسکی گذری
تھی اور یہ خاوند میرا جس حال مین کہ بوڑھا ہے ایک سو بیس برس کا یا ایک سو بارہ

ہر ایک کا بتحقیق یہ چیز کہ کہتے ہین البتہ بہت تعجب کی ہے تعجب کرنا اوسکا از راہ عادت تہا کیے تہا نہ از روے قدرت کے قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ کہا فرشتون نے خاص سارہ کو آیا تعجب رکہتی ہے تو کام اللہ کیسے کچہ اچنبا نہین ہے کہ کاریگری اور فضل اپنے سے درمیان دو بوڑہون کے بیٹا دیوے بخشایش اپنی سے اور برکتون سے یعنی زیادتی اوس کے نسے اوپر تمہارے اے گہر والو تحقیق کہ اللہ تعریف کیا گیا ہے ساتہ بخشش اور نعمتون کے بزرگوار ہے ساتہ ظاہر کرنے کرم کے فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ؕ پس اس وقت کہ گیا ابراہیم سے وہ ڈر کہ رکہتا تہا اور آئے ساتہ اوس کے خوشخبری اولاد کی جہگڑا کیا ساتہ فرشتون ہمارے کے بیچ شان قوم لوط کی لائے ہین کہ فرشتون کو کہا کہ تم ہلاک کرتے ہو اہل شہر کو کہ اوسمین سو مومن ہونگے کہا اونہون نے نہین ابراہیم نے کہا نوے ہو وینگے کہا نہین اسیطرح ہر بار دس کم کرتا تہا دس تلک پہنچا پہر پانچ تلک آخر الامر ایک تلک فرشتون نے کہا کہ جس گانو مین ایک مومن ہووے ہلاک کرنے اوس کے کا ہمکو حکم نہین ہے ابراہیم نے فرمایا کہ لوط اور بیٹے اوس کے مومن ہین ہین جواب دیا کہ ہم لوط کو اور اہل اوسکے کو باہر لا وینگے اونمین سے اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ۝ تحقیق ابراہیم البتہ بردبار تہا کہ شتابی نکرتا تہا بیچ بدلہ لینے کے بدکارون سے آہ مارنے والا اور افسوس کہانے والا اوپر آدمیون کے رجوع کرنے والا بیچ درگاہ خدا کے کہ ذکر ان صفتون کا دلالت رکہتا ہے اوپر اس کے کہ جہگڑنا ابراہیم کا ساتہ فرشتون کے رقت دلکی سے اور زیادتی رحم کی سے تہا اور امید رکہتا تہا کہ عذاب اوس قوم کا توقف مین پڑے شاید کہ وہ توبہ کرین فرشتون نے کہا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ۝ اے ابراہیم اعراض کر یعنی درگذر اس جدائی سے تحقیق کہ آیا ہے حکم پروردگار تیرے کا ساتہ عذاب اون کے اور تحقیق کہ آنے والا ہے ساتہ اونکے عذاب نہ پہیرا جانیوالا ساتہ جہگڑنے کے اور دعا کی پس فرشتون نے ابراہیم کو رخصت کیا اور انہہ طرف موتفکات کے رکہا اور وہ چار شہر تہے بیچ ہر ایک کے لاکہہ لاکہہ شمشیر زن مرد تہے جس وقت نزدیک روم کے پہنچے کہ لوط بیچ اوس کے ہوتا تہا

جب دیکھا کہ وہ بیچ زمین کے کام کرتا تھا آگے اوسکے گئے اور سلام کیا سو کیا وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا
لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هَٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ۝ اور اوسوقت کہ آئے
بھیجے ہوئے ہماری طرف لوط کے غمگین ہوا ساتھ اون کے اور تنگدل ہوا واسطے
اون کیسے نہ کراہیت مہمانداری کی سے بلکہ بسبب اس کے کہ اونکو دیکھا خوبصورت
بدی قوم کی سے اندیشہ کیا اور کہا یہ دن سخت ہے اوپر میرے لائے ہین کہ اللہ
تعالے نے فرشتونکو کہا کہ جب تلک لوط چار بار بدی قوم اپنی کے سے شاہد ی
ندیوے اونکو ہلاک نکرو لوط نے کہ مہمانونکو دیکھا کہا تمکو سوا ہے اس شہر کے جگہہ نتی
اسرافیل نے کہا کہ کیا ہے کام انکا لوط شرمایا اور کہا شاہدی دیتا ہون مین کہ بدترین
سارے عالم کے یہ گروہ ہین جبرئیل نے ساتھ میکائیل کے اشارہ کیا کہ یہ دیکھو ایک
گواہی پس لوط نے ساتھ اونکے منھہ طرف شہر کے رکھا جسوقت دروازہ مین پہنچے
پھر وہی بات دوبارہ کہی جسوقت شہر مین آئے پھر کہا اور جب گھر مین گئے پھر تکرار
اوسی بات کی کی اور شاہدی چار بار کی ظاہر ہوئی بعضے لوگون نے مہمانون لوط کے
کو دیکھا اور خبر اور ونکو پہنچائی یا لوط کی جورو نے لوگونکو خبر کی اور وہ لوگ خبر سنکر طرف
گھر لوط کے آئے جیسے کہ کہتا ہے اللہ تعالی وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِن قَبْلُ
كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ قَالَ يَا قَوْمِ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ
فِي ضَيْفِي أَلَيْسَ مِنكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ ۝ اور آئے پاس لوط کے قوم اوسکی ساتھ
شتابی کی دوڑتے ہوئے طرف اوسکی اور آگے اوسوقت سے بھی تھے کہ کام برے
کرتے تھے یعنے اغلام اور کبوتر بازی اور سیٹی بجانا اور ٹھٹھا کرنا بر سر راہ بیٹھ کر جسوقت
قوم لوط کی دروازے پر آئی اور مہمانونکو طلب کیا کہا لوط نے اے گروہ میرے یہ
بیٹیان میری ہین انکو چاہو پاکیزہ ترین خاص تمکو واسطے جورو کرنیکے بشرط ایمان
لانے کے یا اوسکے شریعت مین مومنہ عورت ساتھ تزویج کفار کے سکے کرنا حضرت
لوط نے زیادتی رحمت کی سے بیٹیونکو فدائے مہمانونکا کیا اور کہا ہے مراد بیٹیون سے
عورتین اونکی تہین اسواسطے کہ ہر نبی باپ امت اپنی کا ہے واسطے تربیت کے کہا
یعنی عورتونکو چاہو تمکو حلال ہین پس ڈرو تم اللہ سے ساتھ ترک کرنے تبرسے کا مولا(؟)
کے اور رسوا نکرو تم مجکو بیچ مہمانون میرے کے آیا نہین ہے تم مین سے کوئی مرد راہ

یا نیوالا کہ تم کو نصیحت دیوے اور برے کاموں سے منع کرے قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ کہا قوم نے اے لوط تحقیق کہ تو جانتا ہے کہ نہین ہمکو بیچ بیٹیون تیری کے کچھ حاجت اور تحقیق تو جانتا ہے جو چیز کہ چاہتے ہین ہم یعنے بیٹون فاحشہ سے قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ کہا لوط نے جواب ہین اون کے کاش کے میرے تئین ہووے ساتھ دور کرنے تمہارے کی قوت یا اگر مجکو قوت ہووے بیچ ذات میری کے البتہ دور کردونہین یا پناہ پکڑون ہین طرف ایک ستون سخت کے یعنے ناتا اور قبیلہ کہ ساتھ مدد انکی کے منع تمکو سکون تئین کرنا حدیث صحیح مین وارد ہے کہ آنحضرت نے فرمایا یعنے لوط نے ساتھ خدا کے پناہ پکڑی تو اللہ تعالے نے مدد اوسکی کی اسواسطے کہ جائے پناہ عاجزونکی سوائے درگاہ اوسکی کے نہین ہے ع

آستانش کہ قبلہ گاہ ہمہ است ۞ از ہمہ آفتے پناہ ہمہ است

ہر کہ دل در حبیش بستہ است ۞ از غم ہر دو کون وارستہ است

لائے ہین کہ لوط علیہ السلام نہایت مضطرب اور غمگین تھے فرشتون نے کہ اوسکو ساتھ اوس اضطراب کے دیکھا قَالُوا يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوا إِلَيْكَ کہا فرشتون نے کہ اے لوط تحقیق ہم بھیجے ہوئے پروردگار تیرے کے ہین اور واسطے عذاب اونکے کے اوترین ہین ہم دل قوی رکھ کہ وہ نہین پہنچتے ہین ساتھ ایذا اور ضرر تیرے کے یعنی نزدیک تیرے نہین پہنچتے ہین تو قدم انہین سے باہر رکھ اور ہمکو ساتھ ان کے چھوڑ پس جبرئیل علیہ السلام اوٹھا اور پر اپنا اوپر منہہ اونکے کے ملا سب اندہے ہوئے اور لوط کے گھر سے باہر نکل کر دوڑتے تھے اور کہتے تھے ڈرو تم اے آدمیو کہ مہمان لوط علیہ السلام کے جادوگر ہین پس جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا امْرَأَتَكَ إِنَّهُ مُصِيبُهَا مَا أَصَابَهُمْ پس لیجا تو لوگون اپنے کو تھوڑی ایک رات گذرنے سے اور چاہیئے کہ التفات نکرے اور پیچھے نہ دیکھے تم مین سے ایک پس سب ناتے دارون اپنے کو لیجا مگر جورو اپنی کو نکہ وہ کافرہ ہے تحقیق کہ پہنچنے والی ہے اوسکو وہ چیز کہ پہنچنے ساتھ اون کے یعنے وہ بھی مانند کافرون کے ہلاک ہووےگی لوط نے نہایت تنگدلی سے فرمایا کہ کب

ہوویگا ہلاک ہونا انکا جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ تحقیق کہ وقت عذاب انکے کا صبح ہے لوط نے فرمایا کہ ابھی صبح مین بڑا دیر ہے جبرئیل نے فرمایا اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ۔ آیا نہین ہے صبح نزدیک یعنے نزدیک ہے

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ۔ پس جسوقت کہ آیا حکم ہمارا واسطے عذاب اونکی کی جبرئیل کو فرمایا ہمنے تو پرون اپنے کو نیچے شہرون اون کے کے لایا اور اوٹھایا یہان تلک کہ اہل آسمان نے بانگ مرغ کی اور آواز کتے اونکی کے سنی پس حکم کیا ہمنے تو گرایا اور ہمنے ساتھ قدرت کاملہ کی گردانا اوپر اون شہرون کے کو نیچا اونکا یعنے اولٹا ہمنے اور برسائی ہمنے اوپر اون شہرون کے بعد اولٹنا اونکے کے پتھر گل سجیل سے سجیل پتھر مٹی کے کو کہا ہے اور وہ مٹی ساتھ آگ کے پکی ہوئی ہوتی ہے یا سجیل کوئی پہاڑ ہے بیچ آسمان کے یا نام آسمان دنیا کا ہے یا سجین ہے کہ نام دوزخ کا ہووے یعنی وہ پتھر برسانے اونکے آسمان سے تھے یا دوزخ سے اور وہ پتھر تھے اوپر نیچے رکھے ہوئے یا پیاپے نشان کئے ہوئے ساتھ خطون سیاہ اور سفید کے **زاد المسیر** مین کہا ہے کہ مہر کئی ہوئی تھی بعضے اونسے مانند برق سفید کے اوپر اوس کے نقطہ سیاہ اور تھوڑے سیاہ اوپر اونکے نقطہ سفید یا نام اوس آدمی کا کہ اوپر اوس کے برستا تہا لکہا ہوا تہا یا طیار ہوا تہا نیچے خزانہ پروردگار تیرے کی واسطے عذاب اونکی کے **تفسیر زاہدی** مین لایا ہے کہ پتھر بڑا اوسمین کا برابر خم کے تہا اور چھوٹا اوسکا برابر گہڑی کے ایک قول یہ ہے کہ پتھر برسے اوس جماعت پر کہ شہر سے باہر تھے پس جس جگہ کہ اون مین سے کوئی تہا پتھر اوس کے نام کا اوپر سر اوس کے کے آیا اور ہلاک ہوا لائے ہین کہ اوس قوم مین سے خانہ مکہ مین آیا اور چالیس دن تلک وہ پتھر کہ نام مرد اوسکا تہا الگ اوپر آسمان کے کہڑا رہا جس وقت وہ آدمی مکہ سے باہر گیا وہ پتھر اوپر اوس کے آیا اور وہ ہلاک ہوا اور نہین ہے وہ پتھر عذاب کا ظالمون سے دور

چو عالم از ستمگر ننگ دارد ✤ عجب نبود کہ بر وے سنگ بارد ✤
سگانرا سنگ در خورد است بسیار ✤ چو ظالم را ببینی سنگ بر دار ✤

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ وَلَا تَنْقُصُوا

الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّي أَرَاكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ ٥
اور بھیجا ہمنے طرف اولاد مدین یا رہنے والے شہر مدین کے بھائی اون کے شعیب
کو کہا شعیب ہنے اے قوم میری پوجو تم اللہ کو ساتھ یگانگی کے نہین ہے واسطے
تمہارے کوئی خدا سوا اوس کے اور کم نکرو تم پیمانہ کو بیچ اپنے کے اور کم نکرو تم ترازو
کو بیچ تولنے کے تحقیق مین دیکھتا ہون تمکو ساتھ دولت کے اور نعمت کے یعنی عاجز اور
محتاج نہین ہو تم کہ خیانت کرو بلکہ دولتمند ہو سو تم حق گذاری وہ ہے کہ لوگونکو مال
اپنے سے فائدہ بخشو تم نہ کہ حق اون کے سے کمتی کرو اور تحقیق کہ مین ڈرتا ہون اوپر
تمہارے بسبب اس خیانت کے عذاب دن گھیرنے والے کے سے وصف دن کا
ساتھ گھیرنے کہ صفت عذاب کی ہے واسطے واقع ہونے اوسکی کے ہے یعنے
اوسدن عذاب تمکو گھیرے کہ کوئی راہ نپاوے مراد عذاب قیامت ہے اور جب
منع کیا کم کرنے پیمانے کیسے اور وزن کیسے حکم کرتا ہے ساتھ وفا کرنے اوسکی کے
اور یہ نہایت مبالغہ ہے وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ
أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ اور اے گروہ میرے پورا ماپو تم پیمانے سے اور تمام تولو تم وزن
کو ساتھ ترازو کے ساتھ عدل اور راستی کے اور وہ قوم باوجود خیانت پیمانہ اور ترازو
کے جو کچھ کہ خریدتے تھے قیمت اوسکی سے چراتے تھے اور کنارے درم اور دینار کے
بھی کاٹتے تھے اسواسطے کہا کہ اور کم نکرو تم لوگونکو چیزین اونکی یعنے جو چیز کہ خریدتے
ہو قیمت اوسکی مین سے نہ چراؤ اور کنارے روپے پیسونکی نکاٹو اور نہایت تباہی
نڈھونڈھو بیچ زمین شہر اپنے کے جس حال مین کہ تباہ کار ہو تم بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ
إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ ٥ اور جو کچھ خدا باقی چھوڑے واسطے تمہارے
حلال سے بعد ترک کرنے حرام کے بہتر ہے تمکو اوس چیز سے کہ ساتھ خیانت کے جمع
کرو تم اگر ہو تم باور رکھنے والے خاص قول اوس کے کو اور نہین ہون مین اوپر تمہارے
نگہبان کہ تمکو برائیوں سے نگہبانی کرون یا عذاب سے نگاہ رکھون نہین بلکہ مین ایک
رسول ہون پیغام پہنچانیوالا اور نصیحت کرنیوالا اوپر میرے پہنچانا ہے
من آنچہ شرط بلاغ است با تو میگویم ٭ تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال ٭
لانے ہین کہ انبیا علیہم السلام اوپر دو قسم کے تھے بعضے وہ کہ اونکو حکم حرب کا تھا

جیسے موسے اور داؤد اور سلیمان اور بعضے وہ کہ اونکو حکم حرب کا نہ تھا اور شعیب
اونہین سے تھے کہ رخصت حرب کی نہ کہتے تھے قوم کو تمام دن نصیحت کرتے تھے
اور آپ تمام رات نماز ادا کرتے تھے قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ
مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَنْ نَفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ کہا قوم نے کہ اے
شعیب آیا نمازین تیری فرماتے ہین تیرے تئین یہ کہ چھوڑین ہم وہ چیز کہ پوجی
ہے باپ دادون ہمارے نے بتون سے یا موقوف کرین جو کچھ کہ کرتے ہین ہم بیچ
مالون اپنے کے جو کچھ چاہتے ہین ہم کم کرنے پیمانے کیسے اور تولنے سے یا چرانے
مول کیسے یا کاٹنے کنارے درم دینار کے سے تحقیق تو البتہ بردبار ہے راہ پانیوالا
ساتھ گمان اپنے کے یا بات ازروے حکم کے کہتے تھے اور مراد اونکی برعکس ان
صفتون کے تھی یا بطریق استبعاد کے کہتے تھے کہ تو باوجود بردباری کے اور دانائی
کے کہ وصف کیا گیا ہے تو کیون یہ باتین کہتا ہے قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ
رَبِّي وَرَزَقَنِي مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ إِنْ
أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ
کہا شعیب نے اے گروہ میرے جو دیکھتے ہو تم کیا کہتے ہو اگر ہون میں اوپر حجت کے
نزدیک پروردگار اپنے کے سے اور روزی دی ہو دے مجکو نزدیک اپنے سے
روزی نیک یعنی نبوت اور رسالت یا مال حلال بغیر خیانت کا یا دولت کمال
ازلی کی ہووے اور سعادت روحانی اور جسمانی عطا فرمائی ہووے کب روا ہے
کہ مین وحی اوسکی مین خیانت کرون اور نہین چاہتا مین کہ مخالفت کرون تمکو واسطے نہین
طرف اوس چیز کے کہ تمکو منع کرتا ہون یعنی تمکو اوس چیز سے منع نہین کرتا مین کہ آپ کرتا ہون
بلکہ جس چیز سے تمکو منع کرتا ہون اوس سے آپ بھی باز رہتا ہون مین نہین چاہتا
مین مگر اصلاح کرنا کامون تمہاری کا جب تلک کہ سکون مین اور نہین ہے توفیق میری
بیچ صلاح کرنے کامون کے مگر ساتھ ہدایت اور مدد اللہ کی اوپر اوسکے توکل
کرتا ہون مین کہ قادر ہے اوپر سب چیز کے اور سواے اوسکے عاجز ہین اور طرف
اوس کے پھرتا ہون مین جس چیز سے کہ نیت کرتا ہون وَيَا قَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَنْ
يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِنْكُمْ بِبَعِيدٍ

اور اے گروہ میرے تم کو اوپر اوسبات کے نہ کہے دشمنی میرے اور لڑائی کرنی
ساتھ میرے کہ پہنچے تم کو مانند اوسکے کہ پہنچا گروہ نوح کی کو غم طوفان سے یا
قوم ہود کو غم باد صرصر سے یا قوم صالح کو غم زلزلہ سے اور نہین قوم لوط کی تمسے دور
یعنی مکان اور زمان مین تمسے نزدیک ہین اگر قوم گذری ہوئی سے عبرت نہین
پکڑتی اون سے عبرت پکڑو وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي
رَحِيمٌ وَدُودٌ اور بخشش مانگو پروردگار اپنے سے ساتھ ایمان کے پس رجوع
کرو تم ساتھ عبادت اوسکی کے پرستش غیر اوسکی سے تحقیق کہ پروردگار میرا بخشنے
والا ہے اوپر بخشش مانگنے والون کے دوستدار توبہ کرنیوالونکا ہے وَدُودٌ بمعنی
فاعل کے ہے یعنے بندونکو دوست رکھے اور بمعنی مفعول کے بھی ہے کہ بندے
اوس کے دوست رکھین قطب الابرار مولانا یعقوب چرخی قدس اللہ سرہ شرح
اسماء اللہ مین معنے وَدُود کے اوپر اس طرح کے لایا ہے کہ دوست رکھنے
والا نیکی کا ساتھ تمام خلق کے اور دوست اون دلونکا کہ طرف حق کے ہین یعنے
وہ نیکی کو دوست رکھتا ہے اور نیک اسکو دوست رکھتے ہین اور اصل مین دوستی نیکونکی شایستی
اوسکی کے ہے اسواسطے کہ جو نظر حقیقت سے دیکھین اصل نیکی اور احسان کا کہ سبب
محبت کا ہوتا ہے غیر اوس کے کو نہین ہے پس آپ اپنے تئین دوست رکھتا ہے
اور اس مقدمہ مین نکتہ کتنے بیچ آیت يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ کے ظاہر اور عیان ہوئے ہین
قَالُوا يَا شُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفًا وَلَوْلَا
رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ وَمَا أَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ کہا قوم نے اے شعیب سمجھتے ہین ہم بہت
اوس چیز سے کہ کہتا ہے تو واجب ہونے توحید کیسے اور یہ بسبب قصور عقل اور
فکر اون کے سے تہا یا یہ بات از روے عناد کے تھے وگرنہ کیون بات اوسکی نہ
سمجھتے اور وہ خطیب الانبیا تہا اور کہا اونھون نے اور تحقیق ہم البتہ دیکھتے ہین
تجکو بیچ اپنے بے قوت بیچ دور کرنے ہماری کے اور اگر نہ قوم تیری ہوتی کہ اوپر
دین ہمارے کے ہین اور اونکو عزیز رکھتے ہین ہم اور نہین ہے تو اوپر ہمارے عزیز اور
بزرگ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَهْطِي أَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا إِنَّ رَبِّي
بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ کہا شعیب نے کہ اے گروہ میرے آیا ناتے دار اور قوم میری عزیز زیادہ

ہین اوپر تمہارے اور دوست بہت ہین نزدیک تمہارے اللہ سے اور پکڑ رہے ہو
تمنے امر اللہ کے کو پیچھے پیٹھ اپنی کیسے مانند ترک کئے ہوئے اور بھولے ہوئے کے
یعنی حق کہنے میرے کا نگاہ رکھتے ہو اور حکم پروردگار میرے کا پیچھے پیٹھ کے ڈالتے ہو تم
تحقیق کہ پروردگار میرا ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہی اوپر اوسطرح
کے کہ کوئی خبر اوسکی اوپر پوشیدہ نہین ہے اوپر اوس کے تمکو جزا دیویگا وَیٰقَوۡمِ
اعۡمَلُوۡا عَلٰی مَکَانَتِکُمۡ اِنِّیۡ عَامِلٌ سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۝ اور اے گروہ میرے
عمل کرو تم اوپر حال اپنے کے کہ رکھتے ہو تم شرک سے تحقیق کہ مین بھی عمل کرنے والا ہون
قریب ہے کہ جانو تم مَنۡ یَّاۡتِیۡهِ عَذَابٌ یُّخۡزِیۡهِ وَمَنۡ هُوَ کَاذِبٌ ؕ وَارۡتَقِبُوۡۤا اِنِّیۡ
مَعَکُمۡ رَقِیۡبٌ ۝ اوس کسیکو کہ آوے ساتھ اوس کے وہ عذاب کہ اوسکو رسوا کرے
یا ساتھ تمام فضیحت کے ہلاک کرے اور اوس کسیکو کہ وہ جھوٹھ بولنے والا ہے ساتھ
گمان تمہارے کے یعنے شتابی جانو تم کہ مین سچا ہون یا تم اور انتظار کرو تم اوس
بات کے کہ مین کہتا ہون تحقیق کہ مین بھی ساتھ تمہارے انتظار کرنے والا ہون
وَلَمَّا جَآءَ اَمۡرُنَا نَجَّیۡنَا شُعَیۡبًا وَّالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ بِرَحۡمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوا الصَّیۡحَةُ
فَاَصۡبَحُوۡا فِیۡ دِیَارِهِمۡ جٰثِمِیۡنَ ۙ کَاَنۡ لَّمۡ یَغۡنَوۡا فِیۡهَا ؕ اَلَا بُعۡدًا لِّمَدۡیَنَ کَمَا
بَعِدَتۡ ثَمُوۡدُ ۝ اور اوس وقت کہ آیا عذاب ہمارا نجات دی ہمنے شعیب
کو اور اون لوگون کو کہ ایمان لائے تھے ساتھ اوسکے فضل ہمارے سے اور پکڑا ان
لوگونکو کہ کافر تھے ساتھ اللہ کے آواز تند نے کہ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ موتو تم
جمیعاً یعنی مرو تم سب پس ہو گئے بیچ گھرون اپنے کے مردے اوپر زمین کے
پڑے ہوئے گویا کہ ہرگز رہے نہ تھے بیچ اوس شہر کے یا اون گھرون کے جانو
تم کہ ہلاکی ہے قوم مدین کو اور دوری رحمت میری سے جیسے کہ ہلاک اور ملعون ہوئے
ثمود تشبیہ کی ہے مدین کو ساتھ ثمود کی اس واسطے کہ عذاب دونون قومون کا آواز
جبرئیل کی تھے اور تفسیر مین لایا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ کوئی
دو قوم ساتھ ایک عذاب کے ہلاک نہین ہوئین مگر قوم شعیب اور صالح علیہما السلام کے
لئے پر قوم ثمود کو آواز نیچے اون کے سے تھی اور قوم شعیب کو کہ اہل مدین تھے اوپر
اون کے سے آواز عذاب کی آئی وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰی بِاٰیٰتِنَا وَسُلۡطٰنٍ مُّبِیۡنٍ ۙ اِلٰی

فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ئِهٖ فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ۝ اور البتہ تحقیق بہیجا ہم نے
موسیٰ کو ساتھ معجزونکی کہ نشانیان صحت نبوت اوسکی کے تہی اور ساتھ دلیلون قاہرہ
اور واضح کے کہ وہ عصا تہا طرف فرعون کے اور گروہ اشراف قوم اوسکی سے پس
پیروی کی اوس گروہ نے حکم فرعون کے کی بیچ کافر ہونے کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام
کے اور نہ تہا کام فرعون کا اوپر طریقہ ہدایت اور ثواب کے اور جب آج کے دن
یعنے متابعت اوسکی کے کل کے دن بہی یعنے قیامت کو تابعدارون اوس کے سے
ہووین يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۭ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ۝ پیش رو ہوے
یعنی سرداری کرے فرعون قوم اپنی کے دن قیامت کے پس لاوے اونکو بیچ دوزخ
کے اور برا مکان ہے کہ لائینگے بیچ اوسکے یعنے آگ دوزخ کی وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ۝ اور پیچہے سے لائے جاوین فرعون اور قوم اوسکے
بیچ سرائے لعنت کے اور دن قیامت کے بہی لعنت پیچہے اونکی بڑی بخشش ہے کہ
دی گئی ہے ساتہہ اونکے یعنے لعنت دونون جہان کی ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ
عَلَيْكَ مِنْهَا قَاۗىِٕمٌ وَّحَصِيْدٌ ۝ یہ خبر خبرون شہرون ہلاک کئے گیون سے
ہے کہ اوسکو اوپر تیرے پڑہتے ہین ہم اور بعضے اونسے باقی ہین یا آباد مانند کہیتی قایم
کے اور تہوڑے اون سے گمنام ہین یا ویران مانند کہیتی کٹی ہوئی کے اور کہا ہے قایم
وہ ہے کہ نشان اوسکا دیکہا جاوے مانند شہر اور گہر عاد اور ثمود کے اور حصید وہ
ہے کہ آثار اوسکا باقی نہین ہے جیسے شہر قوم نوح علیہ السلام کا وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ
وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ
لَّمَّا جَاۗءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ۝ اور ستم نہین کیا ہمنے رہنے والون اوس شہر کے
کو ساتھ ہلاک کرنے اونکی کے ولیکن ستم کیا اونہون نے اوپر ذاتون اپنی کے ساتھ
کرنے اوس چیز کے سبب عذاب کا ہووے پس کچھ فائدہ نکیا یا قدرت دور کرنے
کے نرکہتے تھے اونہین سے وہ خدا کہ از روے جہل کے دعا کرتے تھے اور پوجتے تھے
سوائے اللہ کے یعنی خداؤن اون کے نے باز نرکہا اون سے کسی چیز کو جسوقت کہ آیا
حکم پروردگار تیرے کا واسطے عذاب اونکے کے اور نہ زیادہ کیا اونکو بتون نے سوائے
نقصان کرنے کے اور ہلاک ہونیکے وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ

اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ اور مانند اسکے پکڑنا ہے پروردگار تیرے کا جسوقت پکڑے اہل شہرون کے کو اور جس حال مین کہ رہنے والے اون شہر کے ظالم ہوویں تحقیق کہ پکڑنا اللہ کا دکھ دینا سخت ہے اور اوس پکڑنے سے کسیکو قدرت خلاصی ہونیکی اور راہ چھٹکاری کی نہین ہے اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ذٰلِكَ یَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ وَ ذٰلِكَ یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ تحقیق بیچ اس بات کے کہ یاد کی ہے قصون سے البتہ عبرت ہے خاص اوس کسیکو کہ ڈرے عذاب آخرۃ کے سے وہ دن قیامت کا ایکدن ہے کہ جمع کئے جاوین واسطے اوسدن کے لوگ یعنے سب خلق کو بیچ اوسدن کے جمع کرین اور وہ دن قیامت کا ایک دن ہے کہ حاضر ہووے بیچ اوسکے رہنے والے آسمان کے اور زمین کے وَ مَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ اور دیر نہین کرتے ہم اوسکو مگر واسطے گذرنے مدت گنی ہوئی کے یعنے جب تک وقت اوسکا نہ پہنچے قایم نہووے یَوْمَ یَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَّ سَعِیْدٌ جسدن کہ آوے وہ دن حاضر ہونیکا بات نکہے کوئی آدمی وہ بات کہ اوسکو فائدہ نہ پہنچاوے مگر ساتھ حکم اللہ کے پس بعضے اونمین سے بدبخت ہووین کہ ساتھ خواہش وعدہ کے جگہہ اونکی دوزخ ہووے اور بعضے نیکبخت ہووے کہ موافق وعدہ کے بہشت جگہہ رہنے اوسکی کی ہووے حقایق سلمی مین شیخ بلخی قدس سرہ سے نقل کرتے ہین کہ نشانیان نیکبختی کی پانچ ہین نرمی دل کی اور بہت ہونا گریہ کا اور نفرت دنیا سے اور کوتاہ رکہنا امید کا اور حیا اور بدبختی کی نشانیان پانچ برعکس ان کے ہین سختی دل کی اور خشکی آنکھون کی اور رغبت ساتھ دنیا کی اور درازی امید کی اور بیحیائی شیخ ابوسعید خراز قدس اللہ سرہ نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے اس سورہ مین دو کام بڑے بیان فرمائے ہین ایک سیاست زبردستی کی کہ داغ زمانہ کفار کے سے نکالے اور دوسرے حکم ازلی نے کہ ساتھ نیکبختی اور بدبختی خلق کی بزرگی جاری ہونے کی پائی اور حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہیبت اوس خبر کی سے اور دبدبہ حکم کے سے فرمایا کہ مضمون اوسکا اس نظم مین ہی آن یکے را از ازل لوح سعادت برکنار ٭ دین یکے را تا ابد داغ شقاوت بر جبین ٭
عدل او میراند آنرا سوے اصحاب الشمال ٭ فضل او میخواند این را سوے اصحاب الیمین ٭

فاما الذین شقوا ففی النار لھم فیھا زفیر و شھیق خلدین فیھا مادامت
السموت والارض الا ما شاء ربک ان ربک فعال لما یرید
پس اسے پر وہ لوگ کہ بدبخت ہوئے پس بیچ آگ دوزخ کے
ہین خاص اونکو ہے بیچ اوس آگ کے . آواز مانند آواز ہول کے یعنے فریاد سخت
اور نالہ زار زفیر آواز سخت کو کہتے ہین جیسے آواز گدہی کی اور شہیق آواز سست
ہووے اور تشبیہ کرتا ہے فریاد بدبختون کے کو ساتھ بدترین آوازون کے اور یہ بدبخت
ساتھ نالے اور فریاد کے ہمیشہ رہین بیچ آگ کے ہمیشہ جب تلک کہ آسمان اور زمین ہر جاہی
یہ کلمہ بیچ عرف کے عبارت تابید او تخلید کہ معنی ہمیشگی کے ہین پس ہمیشگی دوزخیون کے
ساتھ ہمیشگی آسمان اور زمین کی ہے اس واسطے کہ آیتین دلالت کرنے والین اوپر
ہمیشگی اہل نار کے اور قطع ہونے ہمیشگی زمین آسمان کے وارد ہین پس اعتقاد چاہئے
کیا کہ کافر کہ بدبخت عبارت اونسے ہے ہمیشہ دوزخ مین رہینگے مگر جو کچھ کہ چاہئے پروردگار
تیرا کہ اونکو عذاب آگ دوزخ کی سے بیچ عذاب زمہریر کے معذب کرے یا عذاب اور سوا عذاب
آگ کے اسواسطے کہ دوزخ مین عذاب طرح طرح کا ہے ایک ادنی مین سے یہ ہے کہ
آگ سے عذاب کرے پس مراد خلود ہووے عذاب سے نہ مراد خلود دوزخ سے
تحقیق کہ پروردگار تیرا کرنیوالا ہے جس چیز کو کہ چاہئے انواع عذاب کرلینے سے واما
الذین سعدوا ففی الجنۃ خلدین فیھا مادامت السموت والارض الا
ما شاء ربک عطاء غیر مجذوذ ۰ اور لیکن وہ لوگ کہ نیکبخت ہوئے پس وہ بیچ بہشت کے ہین
ہمیشہ بیچ اوس کے جب تلک کہ ہووے آسمان آخرۃ کا اور زمین اوسکی اسواسطے کہ
موافق اس آیت کے کہ یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات یعنے زمین اور آسمان
بدل اس زمین آسمان کا ہوویگا حضرت شیخ قدس سرہ نے فتوحات مین فرمایا ہی
کہ ہمیشگی آسمان اور زمین کی حیثیت جوہر اونکی ہے مراد ہے نہ صورت سے اور کہا ہی
مراد اوپر اور نیچے سے ہے کہ عرب جو چیز کہ اوپر ہوتی ہے اوسکو آسمان کہتے ہین
اور جو چیز کہ نیچے ہوتی ہے اوسکو زمین جانتے ہین پس جب تلک کہ فوق او تحت
ہووے بہشت مین رہین مگر جو کچھ کہ چاہے پروردگار تیرا کہ اون کو نعمت جنتونکی سے
ساتھ دولت کے پہنچاوے زیادہ اس سے کہ مرتبہ رویت اور رضوان کا ہے اور

فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّآ اُخۡفِیَ لَهُمۡ مِّنۡ قُرَّةِ اَعۡیُنٍ کا مددگار اس قول کا ہے اور تھوڑا اس احوال
سے بیچ سورہ توبہ کے بیچ تفسیر آیت ورضوان من اللہ اکبر کے مذکور ہوا ہے بخشش
دی اونکو حق بخشش دینے کا دور ہو نے والی یعنے دراز بے نہایت فَلَا تَكُ فِیۡ مِرۡیَةٍ
مِّمَّا یَعۡبُدُ هٰۤؤُلَآءِ مَا یَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا كَمَا یَعۡبُدُ اٰبَآؤُهُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ وَاِنَّا لَمُوَفُّوۡهُمۡ
نَصِیۡبَهُمۡ غَیۡرَ مَنۡقُوۡصٍ ۝ پس نہ ہو تو بیچ شک کے مخاطب حضر رسالت
پناہ ہین اور مراد امت ہین فرماتا ہے کہ بیچ شک کے نہ ہو تم اوس چیز سے کہ پوجتے
ہین یہ گروہ کافرون کے نہین پوجتے کافر تونکو مگر اوپر اوس طرح کے کہ پوجتے تھے
باپ دادے اون کے آگے اوس سے یعنی ساتھ باطل کے اور تحقیق کہ ہم تمام پہنچانے
والے ہین ساتھ اون کے حصہ اونکا عذاب سے جس حال ہین کہ وہ حصہ ناقص نہووے
وَلَقَدۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡكِتٰبَ فَاخۡتُلِفَ فِیۡهِ وَلَوۡلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّكَ لَقُضِیَ بَیۡنَهُمۡ وَاِنَّهُمۡ
لَفِیۡ شَكٍّ مِّنۡهُ مُرِیۡبٍ اور البتہ تحقیق کہ دی ہمنے موسے کو کتاب توریت کی پس اختلاف
کیا گیا اوس کتاب مین یعنے قوم اوسکی نے اختلاف کیا بعضے کافر ہوئے اور
بعضے ایمان لائے ساتھ اوس کتاب کی مانند اختلاف قوم تیری کے بیچ قرآن
کے اور اگر نہ ایک بات ہے سبقت پکڑی ہوئی پروردگار تیرے سے ساتھ تاخیر
عذاب اونکی کے البتہ حکم کیا جاتا درمیان قوم موسے علیہ السلام کے کہ جھوٹھہ جاننے
والے عذاب کے گرفتار ہوتے اور حق جاننے والے نجات پاتے اور تحقیق کہ کافر
قوم تیری کے البتہ بیچ شک کے ہین قرآن سے شک کرنیوالے وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَیُوَفِّیَنَّهُمۡ
رَبُّكَ اَعۡمَالَهُمۡ اِنَّهٗ بِمَا یَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ ۝ اور تحقیق کہ ہر ایک خلاف
کرنے والونسے اونمین سے ہین کہ البتہ تمام دیویگا پروردگار تیرا جزا عمل اونکی کے
بعضے اِن کو نافیہ رکھتے ہین اور لما کو بمعنے اِلّا کے یعنی کوئی آدمی نہین ہے مگر کہ
خدائے تعالے جزا عمل اوسکی کے اوپر جس طرح کے کہ چاہے پہنچاوے لما کی بحث
بہت ہے اگر چاہے تفسیر سے معلوم کرے تحقیق کہ اللہ ساتھ اوس چیز کے کہ
کرتے ہو تم دانا ہے ۝ بہمہ کار بندہ دانا اوست ✽ بمکافات ہم توانا اوست
فَاسۡتَقِمۡ كَمَاۤ اُمِرۡتَ وَمَنۡ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطۡغَوۡا اِنَّهٗ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ع پس تو مستقیم
یعنے ثابت رہ جیسے کہ حکم کیا گیا ہے تو اور جو کوئی کہ مستقیم رہے یا فرماتو کہ مستقیم

نہیں وہ لوگ کہ پھرے ہیں کفر سے اور ایمان لائے ہیں ساتھ تیری استقامت
وہ ہے کہ مستقیم اوپر امر و نہی کے ہووے اور امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا ہے کہ مستقیم وہ کوئی ہے کہ راہ حق سے نہ پھرے تا اوپر مقام وصال کے
پہنچے حقائق سلمی مین جوزجانی سے نقل کی ہے کہ اے طالب بزرگیون
کے طالب استقامت کا رہ محمد بن فضل نے فرمایا ہے کہ وہ چیز کہ ساتھ ہونے اوسکے
کے سب نیکیان نیک ہووین اور ساتھ نہ ہونے اوسکے کے سب برائیان بری ہووین
استقامت ہے اور شیخ الاسلام قدس سرہ نے یہ بات سنی اور کہا کہ اوس نے
بہت اچھا کہا ہے دلیل اوسکی فاستقم کما امرت ہے ایک بزرگ کو پوچھا کونسا
عمل فاضلتر ہے کہا استقامت شیخ ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ استقامت
وہ ہے کہ اسرار اپنا ماسواے اللہ سے نگاہ رکھے تو خواجہ عصمت بخاری رحمۃ اللہ
علیہ نے بیچ صفت اہل استقامت کے فرمایا ہے ع

کسے را دانم اہل استقامت + کہ باشد بر سر کوی ملامت
ز اوصاف طبیعت پاک مردہ + باخلاق ہویت جان سپردہ
تمام از گرد تن دامن فشاند + برفتہ سایہ و خورشید ماند

اور حد سے نگذرو تم تحقیق اللہ ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے
وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ
اور خواہش نکرو تم طرف اون لوگون کے کہ ستم کیا اونہون نے یعنے سستی
نکرو ساتھ اون کے یا حکم برداری نکرو اونکی یا مدد نکرو تم اونکو اوپر ستم اونکے کے
سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ایک قلم واسطے ظالم کے
تراشے یا سیاہی دوات اوسکی مین ڈالے یا کاغذ اوس کے ہاتھ مین دیوے
تو لکھے بیچ ظلم اوسکے شریک ہووے اور اونسے پوچھا کہ اگر ظالم بیچ جنگل
کے بیٹھا ہو اور بن پانی قریب ہلاکت کے ہووے اوسکو پانی دیجیے فرمایا کہ نہین
کہا اگر پانی اوسکو ندیوین مر جاوے فرمایا مصرع آنچنان بہ زندگانی مردہ +
پس حق تعالے نے زیادتی رحمت کیسے فرمایا کہ اسیل ظلم سے نکرو پس پہنچے تمکو
آگ یعنے ساتھ تمہارے آگ دوزخ کی پہنچے اور نہین ہے واسطے تمہارے

سوائے اللہ کے کوئی دوستوں سے کہ عذاب تم سے باز رکھے پس تم یاری نہ دیئے
جاؤگے وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ
ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ اور قایم رکھہ نماز کو بیچ دو طرف دن کے اور بیچ ساعتوں رات
کے نماز طرف چڑھتے دن کے فجر کی ہے اور نماز طرف اوترتے دن کے ظہر
اور عصر ہے اور نماز ساعات رات کیسے مغرب اور عشا ہے نقل ہے کہ عمرو بن
غزیہ رضی اللہ عنہ چھوارے بیچتا تھا ایک عورت خوبصورت چھوارے خریدنے آئی
تھی کہا چھوارے اچھے گھر میں ہیں جب عورت اوس کے گھر میں آئی اوسکا بوسہ
لیا اور اوسی وقت پشیمان ہوا اور مجلس حضرت رسالت پناہ کی میں آیا روتا ہوا
اور احوال گزرا ہوا عرض کیا آیت آئی کہ مضمون اوسکا یہ ہے تحقیق کہ نیکیاں یعنے
نمازیں پانچوں لیجاتے ہیں اور محو کرتے ہیں بدیونکو کہ سوائے کبیرہ کے ہوویں حضرت
رسالت پناہ نے فرمایا کہ نماز دیگر ساتھ ہمارے ادا کرے تو نے کہا کہ کی تھی آنحضرت
نے فرمایا کہ وہ نماز کفارہ اس گناہ کی ہے کہا لوگوں نے یا رسول اللہ خاص اسکو
ہے فرمایا کہ سب عام کو ہے اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ ایک نماز سے دوسری
نماز تلک جو گناہ کہ واقع ہووے وہ نماز اوسکو محو کرتی ہے جو گناہوں کبیرہ سے
پرہیز کریں اور بعضے اوپر اس بات کے ہیں کہ حسنات سے مراد کہنا کلمہ تمجید کا ہے
یعنے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
یہ حکم اور یہ وعدہ نصیحت ہے خاص یاد کرنیوالونکو وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ
اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور صبر کر تو اوپر فرمانبرداری احکام کے اور پرہیز کرنے کے پس تحقیق
کہ اللہ ضایع نہیں کرتا ثواب نیکی کرنے والوں کو اشارہ ساتھ اس کے ہے کہ صبر بھی
احسان سے ہے فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ
فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا
مُجْرِمِيْنَ ۝ پس کیوں نہ تھا اہل قرن سے کہ آگے تم سے تھے صاحب عقل اور فکر کے
کہ از روئے حزم کے باز رکھتے تھے مفسدوں کو فساد سے بیچ زمین کے تو عذاب نہ اوترتا
مگر تھوڑے تھے اون میں سے کہ نجات دی ہمنے اونکو اوس عذاب سے اور پیروی
کی اون لوگوں نے کہ کافر تھے اوس چیز کے کہ دولتمند ہوئے تھے بیچ اس کے

یعنے متابعت از روے نفس کے کر کر اہتمام بیچ حاصل کرنے شہوتون نفسانی کے مصروف کر کر ما سواے اوسکے سے مونھہ پھیرا اور تھے کافر وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ ۝ اور نہ تھا پروردگار تیرا سے لئے کہ ہلاک کرے رہنے والون شہر کے کو ساتھ شرک کے اور جس حال مین کہ رہنے والے اوس گانو کی صلاح کرنیوالے ہوین آپسمین یعنے فقط شرک سے ہلاک نکرے جب تلک فساد اور ظلم نساتھہ اوس کے نہ ملی اور اسی واسطے کہا ہے الملک یبقی بالکفر ولا یبقی مع الظلم وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً ۖ وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَن رَّحِمَ رَبُّكَ ۚ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۗ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۝ اور اگر چاہتا پروردگار تیرا البتہ کرتا لوگون کو ایک گروہ یعنی اوپر ایک دین کے اور اوپر ایک آئین کے اور ہمیشہ ہوین اختلاف کرنے والے بیچ حق باطل کے مانند یہود اور نصارے اور مجوس کے مگر وہ کہ رحمت کرے پروردگار تیرا اور اوسکو ساتھ ایمان کے راہ دکھلاوی جیسے حنیفیہ یعنے حضرت ابراہیم کے دین پر مذہب والے کہ مسلمان ہین یا یہ کہ مختلف ہین روزی مین کہ ایک دولتمند ہے اور ایک فقیر مگر وہ کہ خدا اوسکو قناعت دیوے اور واسطے اس اختلاف کے پیدا کیا ہے اللہ نے لوگونکو یا واسطے رحمت کے پیدا کیا ہے اللہ نے لوگون کو یا واسطے راہ پائے ہوؤنکو اور تمام ہوئے بات پروردگار تیری کے کہ ساتھ فرشتون کے یہ بات کہی ہے کہ البتہ مین بھرونگا دوزخ کو گنہگار دیوون اور آدمیون سب اونکی سے وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ ۚ وَجَاءَكَ فِي هَٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ اور ہر چیز کہ پڑہتا ہون مین اوپر تیرے خبرون پیغمبرونکی سے اور وہ خبر کیا ہے جو کچھ ثابت کرتا ہون مین اور قایم رکھتا ہون مین ساتھ اوس کے دل تیرا یعنے فائدہ خبرون پیغمبرونکی سے وہ ہے کہ دل تیرا آرام پاوے اور یقین تیرا زیادہ ہووے اور ادا کرنے رسالت کے ثبات کرے تو اور اوپر ایذا کافرون کے صبر کرنیوالا ہووے تو اور آیا ہے ساتھ تیرے اس سورۃ مین جو کچھ راست اور درست ہے معالم مین فرمایا ہے کہ خاص اس سورۃ کا واسطے بزرگی کے ہے ولیکن حق بیچ سب سورتون قرآن کی کے ہے اور کہا ہے ھذہ اشارہ

ساتھ خبرون مذکور کئے ہیں بیچ اس سورۃ کے یعنی یہ چیزین راست ہین اور ایک نصیحت اور یاد کرنا ہے خاص مومنونکو وَقُلْ لِّلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰی مَكَانَتِكُمْ اِنَّا عٰمِلُوْنَ وَانْتَظِرُوْا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝ اور کہہ تو اے محمد واسطے اون لوگون کے کہ ایمان نہین لاتے ہین کہ عمل کرو تم اوپر حالت اپنی کے کہ اوپر اوس کے قرار پانے والے ہو تم تحقیق کہ ہم بھی عمل کرتے ہین اوپر اوسی حال کے کہ رکھتے ہین ہم اور انتظار کرو تم ساتھ ہمارے زمانہ پھرنے کے تحقیق کہ ہم بھی انتظار کرنے والے ہین ساتھ تمہارے عذاب اوترنے کو وَلِلّٰهِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَیْهِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَیْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور خاص اللہ کو علم اوس چیز کا کہ غائب ہے آسمانون سے اور زمینون سے اور طرف اوس کے پھرے اور حفص یرجع مجہول پڑھتا ہے یعنی پھیرے جاوین سب کام پس بندگی کر خاص اوسکو کہ جگہہ رجوع سب کامون کے وہی ہے اور توکل کر اوپر اوس کے اور نہین ہے پروردگار تیرا بیخبر اوس چیز سے کہ بندگی کرتے ہین اور ثعلبی بیچ تفسیر مین کعب الاحبار سے نقل کرتا ہے کہ فاتحہ توریت کی آیت پہلے سورہ انعام کی ہے اور خاتمہ اوسکا آیت اول سورہ ہود علیہ السلام کی ہے

سورۃ یوسف مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	مائۃ وواحدی عشرۃ آیۃ

روایت کرتے ہین کہ یہودیون نے مکے کے اشرافون سے کہا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھو کہ یعقوب پیغمبر علیہ السلام کی اولاد شام سے مصر مین کیونکر آئی خدا تعالی نے اون کے جواب مین یہ سورۃ بھیجا الٓرٰ تفسیر یہ حرف جدا جدا اسرار اور بھید قرآن شریف کا ہین اون کے معنے اور بھید خدا اور خدا کا رسول جانتا ہے لیکن عالم کہتے ہین کہ یہ اشارہ خدا تعالی کے نامون سے ہے جیسے کہ الف سے اللہ اور لام سے لطیف اور رے سے رؤف گویا کہ قسم کہاتا ہے خدا تعالی اس طرح کہ مجھے قسم ہے اپنے ان نامونکی کہ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۝ یہ آیتین قرآن کی روشن ہین یعنے اس سورۃ کی آیتین کہلی ہوئی بیان کرتی ہین سمجھنے والون کو اور یہ قصہ جواب صاف ہے پوچھنے والونکو اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا بیشک ہمنے بھیجا ہے اس قرآن کو عربی زبان مین لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ شاید کہ تم اسے بوجھ سکے او لوگو جلد سمجھو کیونکہ یہ تمہاری ہی زبان ہے نَحْنُ

نقص علیک احسن القصص ہم کہتے ہین تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تو
بیان کرے کہ بہت اچہا قصہ ہے بما اوحینا الیک ہذا القرآن وان کنت
من قبلہ لمن الغافلین سبب اوس کے جو ہمنے بہیجا تیری طرف یہ قرآن مین
قصہ اور تہا تو پہلے اس کے بہیجنے سے انجان یعنے جب تک ہمنے یہ قصہ قرآن مین نہ
بہیجا تہا تجہے اس قصہ سے خبر نہ تہی حضرت یعقوب علیہ السلام کے دو قبیلہ تہے اور
دو حرمین تہین اور وہ دو بی بیان آپسمین سگی بہنین تہین اور اوسوقت اس طرح
نکاح درست تہا ایک بی بی سے دو بیٹے تہے ایک حضرت یوسف اور دوسرا ابن یامین
ہین اور دوسری بی بی کے چہ فرزند تہے ایک کا نام یہودا دوسرا روبیل تیسرا شمعون
چوتہا لاوی پانچوان ریالون چہٹا یشجر اور دو حرمون کے چار بیٹے تہے ایک حرم
کے بیٹونکا نام دان اور ثعبان اور دوسرے حرم کے بیٹونکا نام جاد اور اشر تہا یہ
بارہ بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کے تہے اذ قال یوسف لابیہ یاد کر یعنی معلوم
کر یا ظاہر کر پوچہنے والے کے آگے کہ جسوقت کہا یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ سے
یابت انی رایت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رایتہم لی ساجدین اے بابا بیشک
مین نے خواب دیکہا جو گیارہ تارے اور سورج اور چاند دیکہتا تہا مین کہ یہ سب مجکو سجدہ
کرتے ہین یعقوب علیہ السلام نے جب یہ خواب بیٹے کا سنا اور تعبیر اوسکی سمجہی کہ گیارہ
تارون سے اشارہ اوس کے گیارہ بہائیونکیطرف ہے اور چاند سورج سے جانا اشارہ اپنی
تئین اور اپنی قبیلہ کو کہ وہ حضرت یوسف کی خالا تہین اور اوکی ماں کا واقع ہوچکا
تہا یعنے ایک وقت اوسکو ایسا درج ہوگا جو اوس کے بہائیون سمیت ماں باپ کی تعظیم
کرینگے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اسکو معلوم کر کے قال یبنی لا تقصص رؤیاک
علی اخوتک کہا پیارے کہ اے بچے میرے مت کہیو اس اپنے خواب کو اپنے
بہائیون کے آگے مت کہیو اور اگر کہیگا تو فیکیدوا لک کیدا ان الشیطن للانسان
عدو مبین پہر وہ بہانہ کرینگے تیرے واسطے بہانہ بہت بڑا شیطان کے بہکانے
سے ہو بیشک شیطان آدمیون کے واسطے ظاہر دشمن ہے یعنی اوس کی دشمنی کہلی
ہوئی ہے جو آدم کے واسطے لعین ہوا اور اتارا گیا وکذلک یجتبیک ربک اور اسی
طرح جو خواب دیکہا یا تجہے اختیار کریگا اور بڑائی دیویگا تجکو رب تیرا اور دیویگا بادشاہی

کو پہنچا ویگا وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ اور سکھاویگا تجھے
علم خواب کی تعبیر کا اور تمام کریگا اپنی نعمتوں کو تجھپر اور تیرے بہائیوں پر یعنی سب نعمتیں ہونگا
ظاہر کی نعمت بادشاہت اور دولت ہیں اور باطن کی دولت نبوت اور پیغمبری ہے سو وہ
دونوں خدا تعالیٰ نے دین حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو كَمَا أَتَمَّهَا عَلَىٰ أَبَوَيْكَ مِنْ
قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ ط جیسے کہ تمام کی نعمت اوپر باپ دادا تیرے کے
پہلے اس سے جو وہ ابراہیم پردادا تیرا اور اسحاق دادا تیرا دونوں پر سلام خدا کا اور
صلوٰۃ اونکو خدا تعالیٰ نے نعمت اپنی تمام دی إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ بیشک
رب تیرا سب چیز کا جاننے والا ہے اور سب اچھے مضبوط کام کرنے والا ہے لَقَدْ كَانَ
فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِّلسَّائِلِينَ ۝ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیشک
ہین بیچ قصہ یوسف کے اور اوس کے بہائیون کے قصہ مین نشانیان قدرت اور حکمت
کی ہین واسطے پوچھنے والون کے جبوقت حضرت یوسف اپنا خواب باپ سے کہتے
تھے اور حضرت یعقوب علیہ السلام بیٹے کو تعبیر بتاتے تھے اور تقید کرتے تھے کہ خواب اپنا
بہائیون سے نہ کہیو یہ باتین کوئی بہاوج حضرت یوسف علیہ السلام کی سنتی تھی جب
شام کو اونکا خاوند گہر مین آیا اون نے اپنی خاوند سے کہا اوس نے بہائیون سے کہا
بہائی یہ بات سنکر بہت آزردہ ہوئے اور نہایت برا مانا یہانتک کہ اوس کے جانی
دشمن ہوئے جیسے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ إِذْ قَالُوا جب کہا بہائیون نے یوسف کے
آپسمین کہ لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰ أَبِينَا مِنَّا مقرر یوسف اور بہائی اوسکا یعنی بنیامین
یہہ دونون بہت پیارے ہین باپ ہمار یکو ہمسے یعنی ہمکو باپ کچھ پیار نہین کرتا اور دونو
بہائیوں سے بہت محبت رکہتا ہے وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اور ہم زور آور ہین اور سب کام کرنیوالے
ہین اور وہ دونو چھوٹے ہین کچھ کام اون سے ہو نہین سکتا چاہئے کہ ہمکو بہت پیار کرے
جو ہمسے اوسے آرام ہے اس بات سے معلوم ہوا کہ إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ بیشک باپ
ہمارا صریح ہی راہ سے بھولا ہے ظاہر یعنے اس بات مین سمجھ اوسکی اولٹی ہوئی ہے پھر
اب کیا کیجئے سب مل کر اس کام کی مصلحت کرنے لگے ہر ایک موافق اپنی حسد کے اور
دشمنی کی اور دلیل عقلی کے کہتا تھا ایک نے کہا اقْتُلُوا يُوسُفَ مار ڈالو یوسف کو کہتے
ہین اسبات کا کہنے والا اون تھا أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضًا یا پھینک دو اوسی کسی جنگل مین

جو کوئی بہیڑیا اوسکو کہا جاوے تو پہر یَخۡلُ لَكُمۡ وَجۡهُ أَبِيكُمۡ خالی رہے تمہارے واسطے منہہ تمہارے باپ کا یعنے جب اوسے ندیکہے گا تمہین کو پیار کرے گا وَتَكُونُوا۟ مِنۢ بَعۡدِهِۦ قَوۡمࣰا صَـٰلِحِينَ اور ہو جیو اور رہیو تم پیچہے اس کام کو کرکے یعنی اس کام سے فراغت کرکے جماعت نیکبختون کی یہ بات شیطان نے ان کے جی مین سکہائی یعنی یہ کام تو بڑا گناہ ہے لیکن کرنا ضرور ہے اسے کرکے پیچہے اس سے نیکبخت رہیو یعنے توبہ کیجیو اور پہر ایسا کام نکیجیو شیطان کی بہکانے سے نہ سمجہے کہ کل کیا جانے کہ کیا ہے کل کی توبہ کی امید پر آج گناہ نکیجیے قَالَ قَاۤىِٕلࣱ مِّنۡهُمۡ لَا تَقۡتُلُوا۟ یُوسُفَ وَأَلۡقُوهُ فِی غَیَـٰبَتِ ٱلۡجُبِّ یَلۡتَقِطۡهُ بَعۡضُ ٱلسَّیَّارَةِ إِن كُنتُمۡ فَـٰعِلِینَ کہا ایک نے اون کہنے والے بہائیون سے کہ مارمت ڈالو یوسف کو کہتے ہین اسبات کا کہنے والا یہو دا تہا اوسنے کہا کہ جان سے مت مارو اور کسی کوے مین ڈال دو جو کوئی مسافر اوسکو لیجاوے اگر ایسا کام کرنیوالے ہو تم تو یہ اچہا سبہون نے یہ بات پسند کی اور اوسی کو مقرر کرکے باپ کے پاس آئے اور کہا کہ ان دنون مین موسم بہار کا ہے (ور جنگل مین سبزہ ہے اور وقت سیر کا ہے ہر طرف پہول خود روئے کہلے ہوئے ہین ہمارا جی چاہتا ہے کہ یوسف کو لیجاوین اور سیر کرو الاوین کہ یہ بچہ ہے وہ اوس تماشے سے بہت خوش ہو گا حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا میرا جی ایکدم اسکو اپنے سے جدا کرنیکو نہین چاہتا اور اسکو تمہارے ساتہہ نہین بہیجنے کا جب یہ یہان سے ناامید ہوئے تب حضرت یوسف علیہ السلام کو پہسلانے لگے اور مکر کی باتین کرنے لگے اور کہا کہ جنگل مین ایسا تماشا اور سیر ہے تو باپ سے رخصت لیکر چل ہم تجہے ایسے سیر اور تماشا دکہاوین گے کہ تو نے کبہی نہین دیکہا اور اوس تماشے کو دیکہہ کر بہت خوش ہو گا حضرت یوسف علیہ السلام یہ باتین سنکر بے اختیار ہوئے اور جاکر باپ سے کہا اور بجد ہوئے کہ مجہے رخصت دو جو مین بہائیون کے ساتہہ سیر کو جاؤن جو مین نے کبہی سیر جنگل کی نہین کی حضرت یعقوب علیہ السلام فکر مین گئے قَالُوا۟ یَـٰۤأَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأۡمَ۬نَّا عَلَىٰ یُوسُفَ وَإِنَّا لَهُۥ لَنَـٰصِحُونَ کہا تب بہائیون نے حضرت یوسف علیہ السلام کی اپنے باپ سے کہ اے باپ کیا ہوا تجکو جو ہمارا اعتماد اور بہروسا نہین کرتے اوپر یوسف کے یعنی اتنا ہمنے کہا اور اب اسقدر یوسف رخصت مانگتا ہے اور تم اوسکو ہمارے ساتہہ نہین بہیجتے ہو اور ہم سے

تمھاری خاطر جمع نہین ہے اور ہم تو اس کے بھلا چاہنے والے ہین اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ٥ بہیج اسکو ہمارے ساتھ کل سیر کو جو وہان کہیلین گے اور اونٹ دوڑائین گے اور تیر چلاوین گے اور پہرین گے اور سبزہ اور پہول دیکہین گے اور بیشک ہم اوسکی رکھوالی کرینگے قَالَ اِنِّیْ لَيَحْزُنُنِیْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ کہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیشک مین غم کہاتا ہون کہ جو اسے لیجاؤ تم اسکی جدائی مجہپر سخت ہے اور مین ڈرتا ہون اس بات سے کہ ایسا ہو جو اسے بہیڑیا کہا جاوے اور تم اوس سے بیخبر رہو قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ کہا بھائیون نے حضرت یوسف علیہ السلام کے کہ اے بابا قسم خدا کی اگر اوسے بھیڑیا کہا وے باوجودیکہ ہم زور آور ہین کہ ہم مین سے ہر ایک دس شیر کو مارے بیشک تب ہم ہونگے گنہگار یعنے ہم مین اتنا زور ہے اس زور پر اگر اوسی بھیڑیا کہاوے تو ہم بیقدر گنہگار ہین پہر جب دیکہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہ یوسف بہی جانے کو ان کے ساتھ تیار ہے اگر اسے نجانے دون تو اسکا دل کڑہیگا اور میرا کہنا وہ اور اوس کے بھائی نہین مانتے لاچار ہوکر راضی ہوئے یوسف کی خاطر سے پہر حضرت یوسف علیہ السلام کو نہلایا اور کپڑے اچھے پہنائے اور اور زلفون مین اور سر کے بالون مین کہنگہی کی اور وہ جبہ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گلے مین تہا اوسوقت کہ جب نمرود نے اونکو آگ مین ڈالا تھا وہ حضرت یعقوب پاس تھا اوسے تعویذ کرکے یوسف علیہ السلام کے بازو مین باندہ دیا اور رخصت کیا اور آپ بہی ساتھ ان کے درخت تلک جو کنعان شہر کے باہر تہا وہان تلک رخصت کرنے روتے گئے جب حضرت یوسف علیہ السلام نے باپ کو روتے دیکہا آپ بہی رونے لگے اور کہا اے بابا تم کیون روتے ہو حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا اے بیٹا تیرے اسوقت کے جانیسے بے اختیار میرا دل غم کہاتا ہے اور نہین جانتا مین اسکا آخر کام کیا ہوگا لیکن تو مجہے نہ بہولیو مین تجہے ہرگز نہین بہولنے کا یہ کہکر بیٹون سے تقید کی کہ یوسف سے خبردار رہیو اور اس کا دل آزردہ نکیجو اور حضرت یعقوب علیہ السلام اوس درخت پاس کہڑے رہے جب تک کہ بیٹے ان کے نظر سے جاتے جاتے غائب ہوئے حضرت

یعقوب اپنے گھر کو پھرے اور آنکر غمگین بیٹھے فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهٖ پھر جب گئے بھائی حضرت یوسف کو لیکر باپ کے حضور سے تو کاندھے پر چڑھا لیا تھا جب تک باپ نظر آتا تہا کاندھے پر سے گئے جب دور پہنچے اور باپ کی نگاہ سے غائب ہوئے کاندھے سے اوتار دیا اور بابا کی نصیحت بہلائی اور بدسلوکی شروع کی اور طعنے دیکر کہنے لگے اے جھوٹے خواب بنا کر کہنے والے کہان ہین وہ تارے اور چاند سورج جو تجھے سجدہ کرتے تھے اونکو بلا جواب ہمارے ہاتھ سے تجھے چھڑا دین ایک بھائی ادہر سے طپانچہ مارتا اور دوسرا ادہر سے لات سے دہکیلتا تھا اور ایک طرف کوئی گردنی مارتا تھا اور دوسری طرف سے ایک جھڑکی دیتا تھا اسی طرح سے گھسٹتے اور دہکے دیتے لئے جاتے تھے ہزار خرابی سے اور حضرت یوسف کہتے تھے اور روتے تھے اور منت عاجزی کرتے تھے کہ اے بھائیو مین نے تمہاری ایسی کیا تقصیر کی ہے جو تم اسقدر ظلم اور بیرحمی مجھپر کرتے ہو اگر شاید کچھ تقصیر ہوئی ہو اوس بوڑہے باپ کی اور خدائے تعالیٰ کے واسطے مجھپر رحم کرو ایسی باتین رو رو کے عاجزی اور منت سے کہتے تھے اور کوئی نہ سنتا تہا اور سختی اور عذاب زیادہ کرتے تھے جب حضرت یوسف علیہ السلام نے دیکہا کہ بھائی تو کسیطرح مجھپر رحم نہین کرتے تب خدائتعالیٰ کو یاد کیا کہ اے پروردگار اب تیرے سوا کوئی مجھے پناہ نہین خدائے تعالے نے یہودا کے جیمین مہر ڈالی اوس نے اپنے دامن کے نیچے لیکر کہا کہ بس کرو تم گھر سے قول کرکے آئے تھے کہ ہم اوسے جان سے نہین مارینگے اب یہ حال کیون کرتے ہو بارے یہودا کی اتنی حمایت سے وہ ظلم تو موقوف کیا پرلے چلے اوسی جنگل مین تو پہنچے ایک کنوئے پر جو نو کوس کنعان شہر سے تھا وہان جاکر وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ اور اکٹھے ہوکر مصلحت کی کہ اوسی کنوئین مین ڈالے کہتے ہین وہ کنوان اندر سے کشادہ تہا اور منہہ اوس کا تنگ تہا اور ستر گز کا گہرا تھا بلکہ زیادہ تھا اوس سے حضرت یوسف کو اوس کنوئے کے کنارے پر لائے اور دونو ہاتھ باندہے اور ایک رسی کمر مین اونکی باندہکر کنوئین مین لٹکایا حضرت یوسف کے گلے مین جو کرتا تھا وہ کنوئے کے بیچ سے اٹکا بھائیون نے وہ کرتا بھی اوتار لیا جب کہ آدہے کنوئے مین پہنچے رسی کاٹ دی خدائتعالے نے حضرت جبرئیل کو حکم کیا کہ خبردار میرے

بندے کو ایسی چوٹ نہ لگے حضرت جبرئیل سدرۃ المنتہی سے جوانکی جگہ رہنے کی ہے وہان سے دوڑے یا اوڑے پلک مارنے مین حضرت یوسف کو راہی مین لیا اور ایک پتھر پر جو اوس کنوے مین پانی سے اونچا نکل رہا تھا اوس پر بیچ مین آرام سے بیٹھا دیا اور وہ پیراہن حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جو بازو مین تعویذ کی طرح بندھا ہوا تھا اوسے کھول کے پہنایا اور بہشت سے کہانا اور پانی لاکر کہلایا پلایا وَاَوْحَیْنَآ اِلَیْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اور کہلا بھیجا ہمنے جبرئیل علیہ السلام کے ہاتھ یا جمین یوسف علیہ السلام کے خبر دی تو غم نکہا کہ تجھے ہم اس کنوئے سے نکال کر بڑے درجے کو پہنچادین گے جو مقرر تو خبر دیویگا بھائیون کو اس کام کی جو انھون نے تجھسے کیا ہے اور تجھے یہ دکھ دیا ہے اور تجکو نہ پہچانینگے اوسوقت سبب تیری حکومت اور دولت اور مرتبہ کے اس پیغام اور تسلی خدائے تعالی کیسے حضرت یوسف علیہ السلام کی خاطر جمع ہوئی اور آرام سے بیٹھے اور یہان جب بہائی حضرت یوسف کو کنوئے مین ڈال چکے پھر اپنے گہر جانیکا ارادہ کیا ایک دُنبے کو حلال کرکے وہ کرتا جو حضرت یوسف کو کنوئے مین ڈالتے وقت اوتار لیا تھا اوسکو اوس لہو سے خوب تر کیا وَجَآءُوْ اَبَاهُمْ عِشَآءً یَّبْكُوْنَ اور آئے گہر مین باپ کے پاس شام کو روتے ہوئے اور بکرے چیخین مارتے ہوئے جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹونکی آواز رونیکی سُنی گھبرا کے گہر سے باہر آن کے پوچھا کیا ہوا تمکو اور یوسف کہان ہے قَالُوْا یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا یُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَاۤ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِیْنَ کہا بیٹون نے اے بابا بیشک ہم گئے تھے جنگل مین دوڑتے تھے تو کون آگے نکل جاوے اور پہلے تیر کون لاوے اور یوسف کو چھوڑا اور بیٹھایا تھا جنس اور کپڑون کے پاس پہر اوسے بہیڑئیے نے کہایا اور تو اے بابا سچ نہین جانتے کا اگرچہ ہم سچے ہین سب بات مین لیکن تو جو بدگمان ہمسے ہے اور ہم اپنے سچ پر شاہد رکھتے ہین یہ کرتا اوسکا لہو بہرا وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِیْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ اور آئے کرتا لیکر یوسف کا مکر سے لہو مین بہرا ہوا یعنے وہ جو دُنبے کے لہو سے حضرت یوسف کا کرتا بھر لائے تھے وہ اپنے سچ پر شاہد لائے جب

حضرت یعقوب علیہ السلام نے وہ کرتا دیکھا جانا کہ شاید سچ ہوگا اسے پر جب کرتی
کو اچھے طرح دیکھا تو کہین ذرا پھٹا نہ تھا کہا کہ وہ عجب بھیڑیا تھا جس نے یوسف کو
کھایا اور اوس نے کرتے کو کہین سے پھٹنے نہ دیا یہ صریحاً جھوٹھ ہے قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ
لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ کہا یعقوب علیہ السلام نے بیٹون سے اُسے
بھیڑیے نے نہین کھایا بلکہ بنایا تمھارے واسطے تمھارے جی نے یہ کام یعنے تمنے اس بات
کو اپنے جی سے بنایا ہے یوسف کے مارنے کے واسطے پھر میرا کام صبر ہے اور صبر اچھا ہے
اور صبر کے معنے یہ ہین کہ جب کوئی مصیبت پہنچے چپ رہے اور کسی سے اوس بات
کا گلہ اور شکوہ نکرے مگر دل مین خدا تعالیٰ سے عاجزی کرے خدا تعالیٰ اوس صبر
کا بدلہ دیتا ہے وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ اور خدا تعالیٰ ہے جو اوس سے
مدد چاہتا ہون مین اوپر اوس بات کے جو تم بیان کرتے ہو کہ یوسف کو بھیڑیے نے
کھایا یہ بات تو نرا جھوٹھ ہے پر مین نے صبر کیا خدا تعالیٰ مجکو اس کا یعنے صبر کا بدلہ
دیگا کہتے ہین کہ حضرت یوسف علیہ السلام تین دن اوس کنوئین مین رہے چوتھے
دن فجر کو وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ آیا قافلہ یعنی اوترا
ایک قافلہ اوس کنوئین کے نزدیک جو وہ قافلہ مدین شہر سے مصر کی شہر کو
جاتا تہا وہان آن کر مقام کیا قافلہ کے لوگون نے بھیجا ایک آدمی کو پانی لانیکے واسطے
جو اوس کا نام مالک تھا یہ مالک اوس کنوئین پر پانی بھرنیکو آیا اور ڈول اوس کنوئی
مین ڈالا حضرت یوسف علیہ السلام خدا تعالیٰ کے حکم سے اوس ڈول مین آ بیٹھے
جب مالک ڈول لگا کھینچنے ڈول بھاری تھا اوس سے کھینچا نہ گیا مالک حیران ہوا
کہ آج کیا ہے جو یہ ڈول ہمیشہ کا میرا ہے مجھسے اب کھینچا نہین جاتا جھک کر دیکھے
تو ایک لڑکا خوبصورت اوس ڈول مین بیٹھا ہے مالک نے یہ دیکھکر اپنے رفیق کو پکارا
قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ کہا اے بشرے یہ لڑکا بیٹھا ہے ڈول مین کہتے ہین کہ بشری
اوس کے رفیق کا نام تھا اور بعضے کہتے ہین کہ اون نے خوشی سے کہا کہ اے خوشی
یعنے خبر خوش ہے اور تعجب ہے کہ ایک لڑکا خوبصورت ڈول مین بیٹھا ہے اس
سبب ڈول مجھسے کھینچا نہین آؤ مل کر نکالین وہ رفیق آیا اور اون دونون نے
وہ ڈول حضرت یوسف سمیت نکالا وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً اور چھپایا حضرت

یوسف کو سارے قافلہ کے لوگون سے یعنے قافلہ کے لوگون سے یون نہ کہا کہ یہ کنوئین مین سے نکلا ہے بلکہ یون کہا کہ یہان کے لوگون نے یہ غلام دیا کہ اسے لیجاکر مصر مین بیچو اور مول اسکا ہمین لادو اور بعضے کہتے ہین کہ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً یعنے یہ ہین کہ چھپایا بھائیون نے حضرت یوسف علیہ السلام کے احوال کو اور کہا یہ غلام ہمارا ہے اور یہ بات اس طرح ہے کہ جب یوسف علیہ السلام کے بھائیون نے سنا کہ ایک قافلہ اوس کنوئین کے نزدیک اوترا اور یوسف کو کنوئین مین سے نکالا اوس قافلہ مین آئے اور کہا کہ یہ ہمارا غلام بھاگ کر یہان آیا تھا اب ہم اسے بیچتے ہین تم مول لو وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ اور خدا تعالیٰ جانتا ہے اور واقف ہے اوس چیز سے جو یہ کرتے ہین یعنے اولاد حضرت یعقوب علیہ السلام کی یہ باتین جھوٹی جو بناتے ہین اپنے دل سے سب خدا تعالیٰ جانتا ہے کہتے ہین کہ جب بھائیون نے یہ سنا اور آنکر یوسف علیہ السلام کو مالک کے پاس دیکھا اپنی عبرانی زبان مین کہا یوسف علیہ السلام کو کہ جو کچھ ہم کہین اگر تو اوس کا برخلاف کہیگا تو ہم تجھے مار ڈالین گے حضرت یوسف علیہ السلام سنکر چپ رہے پھر بھائی اون کے مالک سے لگے کہنے کہ یہ غلام ہمارا ہمیشہ بھاگ بھاگ جاتا ہے اور کسی کام کا نہین اور بدخو ہے ہم اسکو بیچتے ہین تم مول لو اور کسی اور شہر مین دور جاکر اسے بیچو جو ہم اسکا احوال نہ سنین مالک نے کہا ہمارے پاس جتنے روپے تھے سب کی چیز خرید چکے اب میرے پاس کئے درم کھوٹے ہین اونھون نے کہا کہ تو جانتا ہے کہ اس غلام کا مول تو بہت ہے پر ہم تجھسے معاملہ کرتے ہین جو تیرے پاس ہے سو دے مالک نے کئے درم دئے اور اونھون نے لئے اور ہاتھ حضرت یوسف علیہ السلام کا مالک کے ہاتھ مین دیا وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ اور بیچا حضرت یوسف علیہ السلام کو تھوڑے مول کو جو وہ کئے درم گنتی کے تھے کہتے ہین کہ سترہ یا بیس درم تھے جو حصہ مین ہر بھائی کے دو دو درم آئے اور یہودا نے کچھ نہ لیا قصہ کوتاہ حضرت یوسف علیہ السلام کو مالک نے مول لیا وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزَّاهِدِيْنَ اور تھے بھائی یوسف علیہ السلام کے اوسکو نچاہنے والے یعنی نچاہتے تھے کہ یوسف علیہ السلام ہمارے پاس رہے یا مالک اور رفیق اوس کا نچاہتے تھے

ع ۲ ۱۴ ۱۲

اوس شعالہ کو یعنے جب اونھون نے سناتہا کہ اوس غلام کو بہاگنے کی عادت ہی اور کام کا نہین ہے اس سبب نچاہتے تھے جو اوسے مول لیوین غرض کہ مالک حضرت یوسف علیہ السلام کو مصر مین لایا او سوقت مصر کا بادشاہ ریّان بیٹا ولید کا تھا اور اوس کے گہر کا مختار قطفیر یا اطفیر تہا اوسکو عزیز کہتے تھے جب وہ قافلہ مصر مین پہنچا ہر کارے عزیز کے قافلہ مین آئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکہا اور اون کے حسن کو دیکہکر حیران ہوئے اور یہ خبر عزیز کو آگر کہی عزیز کے گہر مین ایک بی بی تھی اوس کا نام راعیل تھا جو اوسے زلیخا کہتے تھے جب عزیز نے خبر اور تعریف حضرت یوسف کی سنی مالک کو کہلا بہیجا کہ اوس غلام کو غلامونکی بیچنے کی جگہ لاؤ اور سارے شہر مین شہرت ہوئی کہ اس قافلہ مین ایک غلام ایسا خوبصورت آیا ہے جو ویسا کبہینے نہین دیکہا دوسرے دن مالک حضرت یوسف علیہ السلام کو نہلا کر کپڑے اچہے پہنا کر مصر کے بازار مین لاکر کہڑا کیا غریب اور تونگر سبہی اوس کے دیکہنے کو آئے اور عزیز بہی اوسکی خریداری کو آیا مالک نے کہا جو کوئی زیادہ مول دیویگا اوسی کو دونگا مصر کے لوگون نے جب حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکہا حیران ہوئے اور سبہی خریدار ہوئے اور ہر ایک مول اوسکا بڑہانے لگا ہوتے ہوتے یہان تک پہنچا کہ برابر اوسکی تول کے روپا اور سونا لگے دینے پہر آگے اوس سے قیمت بڑہی جو مشک اور کافور اوسکی تول کی برابر دینے لگے جب عزیز نے یہ دیکہا کہ اوسکا مول بڑہتا ہے جاتا ہے اون سب سے دگنا مول دیکر لے لیا اور اپنے گہر مین لے آیا وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ اور کہا مول لینے والے نے حضرت یوسف علیہ السلام کے جو وہ مصر کا رہنے والا تہا یعنے عزیز نے جو مصر کا رہنے والا تہا اپنی بی بی کو جو وہ زلیخا تھی کہا کہ اس غلام کو اچہی طرح اور اچہی جگہ رکہہ یعنے عزت سے اور آرام سے رکھ اوسکو عَسَىٰ أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا شاید کہ فائدہ پہنچاوے یہ غلام ہمکو کام خدمت سے یا اوسکو بناوین ہم فرزندی مین کہتے ہین کہ عزیز کے گہر مین اولاد نہوتی تھی یوسف علیہ السلام کو دیکہا کہ نشانی اشراف کی اوس کے منہہ سے ظاہر تھی اور بہت زر خرچ کر اوسکو لیا تھا اس واسطے کہا کہ اوسکو اچہی طرح رکھیا اوسے

بیٹا کرکے پالین گے اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَكَذَٰلِكَ اور اسی طرح جو محبت یوسف
علیہ السلام کی عزیز کے دلین ڈالی ہمنے مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ عزت اور
حرمت دی ہمنے یوسف کو زمین مین یعنے ہمنے مصر مین اوسے حاکم کیا وَلِنُعَلِّمَهُ
مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ اور سکہایا ہمنے یوسف کو تعبیر خواب کی یا سمجھ دی کتاب کے
معنون کی یعنے جو صحیفہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اوترے تھے اون کے معنون
کی سمجھ دی وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ اور خدا تعالیٰ غالب اور زبردست ہے اوپر اپنے
کامون کے یعنے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے کوئی شخص یا کوئی چیز ایسی نہین جو اوسے وہ کام
کرنے نہ دے وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ اسے پر بہت آدمی اس بات کو
نہین جانتے وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ
اور جب پہنچا یوسف اپنی قوت کو یعنی جوانی کو جو وہ بیس یا تیس برس یا کم زیادہ اس سے
تھے دی ہمنے اوسکو دانائی یا پیغمبری اور اسی طرح بدلہ دیتے ہین ہم اچھا کام کرنیوالونکو
اور بھلائی کرنیوالون کو کہتے ہین کہ جب یوسف علیہ السلام عزیز کے گہرمین آئے
زلیخا دیکہتے ہی ہزار جان سے اون پر عاشق ہوئی اور دمبدم عشق اوسکا زیادہ ہونے
لگا اور حضرت یوسف علیہ السلام کا کچھ اوسکی طرف خیال نہ تھا آخر لاچار ہو کر زلیخا
نے اپنا حال کہا وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَن نَّفْسِهِ اور چاہا یعنے آرزو اپنی
کو چاہا یوسف علیہ السلام سے اوس عورت نے جو حضرت یوسف اوس کے گہرمین
تھے اوس کے بدن سے یعنے چاہا زلیخا نے اپنے مدعا کو جو لیوے یوسف علیہ السلام
سے اور یوسف علیہ السلام نے اوس بات سے پرہیز کیا جب زلیخا نے دیکہا کہ یوسف
یون میرا کہا نہین مانتا ایک اوس کے واسطے محل اچھا بنایا اور اوس کے ساتھ
دیوڑیان رکھین اور آپ سارا بناؤ کرکے حضرت یوسف کو اوس محل مین لے گئی
وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ اور ہر دیوڑہی کے دروازہ کو بند کیا اور مضبوط
قفل دیا جب ساتوین مکان مین پہنچی وہان خاطر جمع سے بیٹھی اور کہا زلیخا نے
حضرت یوسف کو کہ اب یہ جگہ خلوت کی ہے آ تو اب مین تیری ہون یعنے دل
اور جان میرا تجھپر تصدق ہے اب تو بیخطر ہے مقصود دل کا حاصل کر یہ کہا اور
منت عاجزی شروع کی اور یوسف کو اپنی طرف زور سے کہینچا قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنَّهُ

ربی احسن مثوای انہ لا یفلح الظلمون ۝ کہا یوسف علیہ السلام نے کہ پناہ مانگتا ہون مین خدا تعالی سے جو وہ بیشک پالنے والا میرا ہے جو میرے واسطے اچھی جگہ بنائی یعنے خدا تعالی نے عزیز کے جی مین ڈالا جو تجھے اوس نے کہا کہ یوسف کو اچھی طرح آرام سے رکھ یہ خدا تعالی کا احسان ہے مجھپر اور مقرر چھٹکارا اور خلاصی نہین پاتے ستم کرنیوالے یعنے ظالمون پر بیشک عذاب ہوگا یہ زنا بڑا ظلم ہے عزیز نے مجھسے ایسا سلوک کیا اور مین اوس کے گھر مین ایسا کام کرون یہ کام مجھسے ہر گز نہین ہونیکا زلیخا کو محبت اور عشق حضرت یوسف کا غالب تھا سبب غلبہ شہوت کے حضرت یوسف کا کہنا کچھ نسنا ولقد ھمت بہ وھم بھا اور مقرر قصد کیا زلیخا نے ملنے کا حضرت یوسف سے یعنی بیقرار ہو کر چاہا کہ آپہین ملین اور قصد کیا حضرت یوسف علیہ السلام نے زلیخا سے بھاگنے کا یعنے چاہا کہ کسی بہانے سے نکل جائے حضرت یوسف چاہتے تھے کہ کسی طرح اس بلا سے چھوٹے اور زلیخا چاہتی تھی کہ کسی بہانے سے ملے غرض یہ رد و بدل حد سے جب گذری زلیخا نے تکیہ تلے سے خنجر نکالا اور کہا کہ اگر تو میری بات نہین مانتا تو مین اپنا گلا کاٹتے ہون یہ کہا اور خنجر حلق پر رکھ ہی دیا حضرت یوسف نے دیکھا کہ اب بڑی خرابی ہوئی ہاتھ زلیخا کا پکڑ لیا اور کہا جلدی نکر جو تو کہی گی سو کرونگا اور لاچار ہوئے سامنے ہالان ایک پردہ لٹکتا تھا حضرت یوسف نے پوچھا کہ اے زلیخا اس پردے پیچھے کیا ہے اوس نے کہا ایک مورت ہے کہ جسکو مین پوجا کیا کرتی ہون اسوقت شرم سے اس کے آگے پردہ ڈالا ہے جو اس کام مین نظر نہ پڑے حضرت یوسف علیہ السلام نے دل مین خوف کیا خدا تعالے سے کہ اسکو بت سے جو نہ دیکھتا ہے نہ سنتا ہے نہ بولتا ہے شرم آئی اور مجکو اپنے رب سے جو دانا بینا اور جاننے والا سب وقت سب کے حال کا ہے ویسے خدا تعالے سے مین کیونکر نہ شرماؤن جیسے کہ خدا تعالے فرماتا ہے لولا ان را برھان ربہ اگر نہ دیکھتا یوسف علیہ السلام دلیل اور نشانی رب اپنے کی تو ہر طرح یعنے مقرر ارادہ کرتا زلیخا سے ملنے کا اور وہ دلیل بچانا خدا تعالے کا تھا گناہ سے یا وہ روشنی پیغمبری کی تھی جو اوس سبب یوسف علیہ السلام نے اوس وقت اپنے تئین تھام رکھا اوس کام سے اور فرماتا ہے خدا تعالے ::

كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ اسی طرح یوسف کو قوت دی ہمنے جو پہیر یوسف کو بدی سے اور زبونی سے یعنی یوسف کو زنا سے دور رکہا ہمنے اور بیشک یوسف تہا بندون خالص ہمارے سے یعنے پاک کیا ہوا تہا سب برائیون سے کہتے ہین کہ جب یوسف علیہ السلام کے جی مین خوف خدا تعالیٰ کا آیا یکبارگی وہان سے بہاگے اور زلیخا اون کے پکڑنے کو پیچہو اون کے دوڑی اور جس دروازے پر پہنچے قفل اوس کا حکم خدا تعالےٰ کے سے کہل گیا وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ اور دونون اسطرح دوڑتے تہے جو آخر کے دروازے تلک پہنچے کہ یکایک زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کے کرتے کا گریبان پیچہے سے پکڑ کر کہینچا اور پہاڑا حضرت یوسف اوس کے ہاتہ سے چہوٹ کر باہر آئے وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ؕ اور پایا خاوند زلیخا کے کو نزدیک دروازے آخر کے یعنے جب حضرت یوسف زلیخا کے ہاتہ سے چہوٹ کر اون سب دروازون سے باہر آئے تو دیکہا کہ عزیز کہڑا ہے اور پیچہے سے زلیخا بہی آئی عزیز نے جو دیکہا کہ یوسف اور زلیخا دونون گہبرائے ہوئے ہین اور دوڑتے اور ہانپتے آئے ہین جانا کہ کچہہ خلل ہے زلیخا نے جب عزیز کو دیکہا اور معلوم کیا کہ اس نے ہمکو جو اسطرح بیچ اس دیکہلے ہے البتہ پوچہے گا اور یوسف سچ ہے سو کہیگا یہ سمجہکر زلیخا سب سے پہلے آپ ہی بولی قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اور کہا زلیخا نے کہ کیا ہے سزا اوسکی جو چاہے تیری گہر والی سے برائی یعنے عزیز سے پوچہا کہ جو کوئی برا کام مجہسے کیا چاہے اوسکی سزا کیا ہے مگر اوسکو قید کیجے یا بہت بڑا دکہ دیجے اوسے یعنے بہت سے کوڑے مارئے اوسکو حضرت یوسف نے جب سنا کہ قید کرنے اور کوڑے مارنے سے ڈراتی ہے تب ڈر کر قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ کہا حضرت یوسف نے کہ اے عزیز چاہا زلیخا نے آرزو اپنی میرے بدن سے اور مین اوس سے بہاگا عزیز نے کہا زلیخا اور طرح کہتی ہے اور تو یون کہتا ہے کیونکر جانئے کہ سچ کیا ہے اور شاہد اس بات کا کوئی نہین یوسف علیہ السلام نے کہا کہ اس گہر مین ایک لڑکا چار مہینے کا جہولے مین تہا وہ شاہد ہے عزیز ہنسا اور کہا چار مہینے کا لڑکا کیا جانے اور وہ کیونکر بولے

یوسف علیہ السلام نے کہا خدا تعالی کو قدرت ہے جو اوسے زبان دیوے ایسی جو باتین کرے کہتے ہین کہ عزیز نے مزاح سے پوچھا کہ اے لڑکے کہو تو ان دونون مین سچا کون اور جھوٹا کون ہے خدا تعالی کی قدرت سے وہ لڑکا چار مہینے کا بولا وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا إِن كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ اور شاہدی دے وہ شاہدی دینے والا زلیخا کے کنبے سے تہا وہ لڑکا کہتے ہین زلیخا کی خالہ کا یا چچا کا بیٹا تھا اوس نے یہ شاہدی دی کہ اگر گریبان یوسف کا آگے سے پھٹا ہے تو زلیخا سچی ہے اور یوسف جھوٹا ہے یعنے اگر یوسف زلیخا کے پاس آپ سے گیا ہو گا اُسنے ہاتھ سے اُسے دہ رکیا ہو گا آگے سے گریبان ہٹا ہو گا وَإِن كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ اور اگر گریبان اوس کا پیچھے سے پھٹا ہے تو زلیخا جھوٹی ہے اور یوسف سچا ہے کسواسطے کہ وہ بھاگتا ہو گا او زلیخا اوسے پکڑ لی ہو گی جب یہ لڑکے نے بات کہی عزیز حیران ہوا اور بڑا اچنبا کیا اوس بچے کے بولنے سے فَلَمَّا رَأَىٰ قَمِيصَهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُ مِن كَيْدِكُنَّ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ پس جب دیکھا تو گریبان یوسف علیہ السلام کا پیچھے سے پھٹا تھا عزیز کو یقین ہوا کہ یوسف سچا ہے تب زلیخا کی طرف غصہ سے کہا کہ بیشک یہ سب مکر ہے تم عورتون کا اور مقرر مکر تم عورتون کا بڑا ہے جو جلد دل مین وہ مکر اثر کرتا ہے یہ غصہ زلیخا پر کر کے یوسف کو کہا دلاسے سے کہ يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا اے یوسف جانے دے اس بات کو یعنی کسی سے نکہیو پھر زلیخا سے کہا وَاسْتَغْفِرِي لِذَنبِكِ إِنَّكِ كُنتِ مِنَ الْخَاطِئِينَ ع کہ اے زلیخا توبہ کر اس گناہ اپنے سے بیشک تو ہے گنہگار ہے کہ ایک تو آپ ہی اوسکو چاہا اور دوسرے اپنا گناہ اوس پر رکھا کہتے ہین کہ عزیز نے تو اس بات کو چھپایا اور رہٹایا تھا لیکن عشق کی بات کب چھپائے سے چھپتی ہے اس بات کا چرچا ہوا اور لوگون کی زبانون مین وہ بات پڑی کہ زلیخا اپنے غلام پر عاشق ہے اور وہ غلام اوسے قبول نہین کرتا وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَن نَّفْسِهِ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا إِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ اور کہا عورتون نے اپنے گہر مین یعنے زلیخا کی ہمچشم جو برابر کی بیٹھنے والی تہین اونھون نے کہا کہ گہر والی عزیز کی اپنے غلام سے چاہتی ہے

کہ آرزو اپنی حاصل کرے اور اوس غلام نے بیشک زلیخا کا دل ٹکڑے کیا ہے
دوستی سے یعنی غلام کی محبت زلیخا کے دل مین بے نہایت ہے بیشک ہم دیکھتے
ہین زلیخا کو کہ بھولی ہے صریحًا یعنی عزیز جیسے خاوند کے ہوتے غلام مول لیے ہوئے
پر عاشق ہوئی ہے فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ پھر جب سنا زلیخا نے مکر اون کا
یعنے طعنے اون کے سنکر اپنے دل مین بہت جھنجلائی اور تاؤ پیچ کہایا اور اونکو
شرمندہ کرنیکے واسطے مصلحت کر کے اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ بھیجا ایک کو طرف اون کے
یعنے جن عورتون نے اوسکو طعنے دیئے تھے اونکو مہمان بلایا اپنے گھر اور ضیافت
کی اور اچھے کہانے پکوائے وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً اور تیار کیئے واسطے اون
کے فرش اور تکئے خاصے خاصے رکھے اور کہانا پاکیزہ اون کے آگے چنا
وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا اور دی ہر ایک کے ہاتھ مین ایک چھری
تیز یعنے جس طرح فرنگی چمچے سے شوربا اور کہانا کہاتے ہین اور روٹی اور بوٹی کو
چھری سے کاٹ کر کہاتے ہین اسی طرح اونکی بھی رسم تھی اسواسطے چھری ہر ایک
کے ہاتھ مین دی تھی تو گوشت اوس سے تراش کر کہاوین وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ
اور کہا زلیخا نے یوسف علیہ السلام کو کہ باہر آ اپنے مکان سے ان عورتون کے
آگے کہتے ہین کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا کہ مین نہین آتا مجھے معاف کر
زلیخا بہت منت کر کے لائی فَلَمَّا رَاَيْنَهٗ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ پھر جب
دیکہا حضرت یوسف کو اون عورتون نے بڑا پایا اوسکا حسن اور سب یکبارگی
اوس پر عاشق اور بیہوش ہوئین اور اپنی کچھ خبر نرہی اور وہ چھریان جو ہاتھون
مین تھین بیخبری سے سبھون کے ہاتھ کٹے اور کچھ درد معلوم نہوا جب بڑی
دیر کے پیچھے وہ عورتین ہوش مین آئین تو اپنے ہاتھ گہائل دیکھے اور لہو بہتا دیکہا
تو یوسف علیہ السلام کی تعریف کرنے لگین وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ط
اور کہا اون عورتون نے کہ پاک ہے خدا تعالیٰ اس بات سے جو ایسے کو پیدا
نکر سکے یعنی خدا تعالیٰ ایسا قادر ہے کہ ایسے کو بھی پیدا کر سکتا ہے نہین یہ غلام
آدمی اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ نہین ہے یہ مگر فرشتہ بڑا نزدیکی خدا تعالیٰ
کا ہے یعنی ایسا خوبصورت اور ایسا نیکبخت سوائے فرشتہ کے آدمی کہان

ہوتا ہے حدیث مین آیا ہے یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ ایکدن حضرت جبرئیل آئے اور کہا کہ خدا تعالیٰ نے تجھے
سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ اے حبیب میرے مین نے یوسف کو کرسی کی
نور سے بنایا ہے اور تجکو ساری عرش کے نور سے بنایا کہ وَمَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَحْسَنَ
مِنْكَ یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے دوست میرے نہین پیدا کیا مین نے
کوئی چیز خوبصورت تجھسے اور امان سب مومنون اور مسلمانون کے حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تعریف مین حضرت پیغمبر صلی اللہ وآلہ وسلم کے کہتی ہین
شعر۔ لَوَاحِیْ زُلَیْخَا لَوْ رَاَیْنَ جَبِیْنِیْ ۞ لَاٰثَرْنَ فِی الْقَطْعِ الْقُلُوْبَ عَلَی الْیَدَیْنِ ۞
وہ عورتین جو طعنہ دیتی ہین زلیخا کو اگر دیکھین میرے دوست کو مقرر کاٹنا
شروع کرتین دلکو ہاتھون کو چھوڑکر یعنی اسقدر بیہوش محبت مین ہوتین
کہ ہاتھون کے بدلے جگر کے ٹکڑے کرتین قصہ کوتاہ جب زلیخا نے دیکھا اُن
عورتون کو جو ایسی فریفتہ ہوئین یوسف کو دیکھکر تب کہا کہ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ
الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ وہی ہے جو تم طعنہ دیتی تہین مجکو اوسکی دوستی سے
اب حق میری طرف ہے یعنی لایق ہے کہ مین اوسکو چاہون اور تم کوئی پھر
طعنہ ندو وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ اور بیشک مین چاہتی تھی
اوس کے بدن سے آرزو اپنی پھر اوس نے میرا کہنا نہ مانا اور اپنے تئین اوس
کام سے بچا رکہا وَلَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَیُسْجَنَنَّ وَلَیَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ
اور اب اگر نکریگا جو کہونگی مین اوسکو مقرر قید خانے مین بھیجونگی اوسکو اور ہوگا
وہ خراب جانون سے یعنی بندی خانے مین جیسے چورون اور گنہگارون
کا حال ہے ایسا ہی اوس کا حال ہوگا جب یہ ڈرانے کی بات حضرت یوسف
علیہ السلام نے سنی اوس مجلس سے چلے اور وہ عورتین جو مہمان آئین تھین یوسف
کے پیچھے سمجھانے کو چلین اور جاکر خلوت مین اوس کے پاس ہر ایک عورت
سمجھانے لگی اور اپنی طرف کھینچنے اور لبھانے لگی اور کہنا شروع کیا کہ اگر زلیخا
کو تو قبول نہین کرتا تو ہم اوس سے خوبصورت اور اچھی ہین جسکو تیرا جی چاہے
ہم حاضر ہین اور زیادہ کی تم تیری خاطر داری مین اور دلداری مین کر

اور ایسی تیری خدمت کرینگے جو تو بہت خوش رہیگا پر اتنا ہے کہ اول
ایکبار تو زلیخا کا کہنا مان لے اور اوس کے دلکی آرزو نکال دی پھر ہم مین سے
جس کو چاہیگا موجود ہین اور نہین تو زلیخا تجھے قید خانے مین بھیجیگی اور وہان
بڑی سخت طرح طرح کی مصیبت ہے ہمارا جی کڑھتا ہے ہم تیرے بھلے کو
کہتے ہین اور اپنی طرف کھینچتی تھی جب حضرت یوسف علیہ السلام نے
عورتون کی یہ باتین سُنی بہت خفا اور دق ہوئے قَالَ رَبِّ السِّجۡنُ اَحَبُّ
اِلَیَّ مِمَّا یَدۡعُوۡنَنِیۡۤ اِلَیۡهِ ۚ کہا اے پالنے والے میری قید خانہ بہت پیارا ہے مجکو
اوس بات سے جو یہ عورتین بلاتی ہین مجکو طرف اوس کے یعنی یہ عورتین کہتی
ہین کہ تو زلیخا کا کہنا مان اوس کا کہنا ماننے سے مجھے قید خانہ بہت اچھا ہے
وَاِلَّا تَصۡرِفۡ عَنِّیۡ کَیۡدَهُنَّ اَصۡبُ اِلَیۡهِنَّ وَاَكُنۡ مِّنَ الۡجٰهِلِیۡنَ ۝ اور اگر تو اے رب
میرے نہ پھیرے گا مجھسے ان عورتون کے مکر کو مائل ہونگا اور پھر دنگا مین انکی
طرف یعنی اگر تو مجھے نہ بچاویگا ان کے فریب سے تو مین لاچار انکا کہا مانونگا
اور ہونگا مین احمقون اور بیوقوفون سے سبب گناہ کرنیکے یعنے جب انکا کہا
مانا تو گنہگار ہوا اور گناہ عقلمند سے نہین ہوتا عقل جاتی رہے تو گناہ کرتا ہے
فَاسۡتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنۡهُ كَیۡدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ پھر قبول کی
یوسف کی دعا رب اوس کے نے اور پھیرا یوسف سے مکر اون عورتون کا
اور بیشک وہ خدا تعالیٰ سننے والا ہے سب کی دعا کا اور جاننے والا ہے
سب کے احوال کا کہتے ہین حضرت یوسف نے اون عورتون کے روبرو
کہا کہ اے خدا مجھے قید خانہ پیارا ہے انکا کہنا قبول کرنے سے یہ بات سُنکر
حضرت یوسف سے ناامید ہوئین اور زلیخا سے آن کر کہا کہ کسی طرح یوسف کہنا
نہین مانتا صلاح یہ ہے کہ کئی دن اوسکو قید خانے مین بھیجے تو جب وہ محنت
اور مصیبت وہانکی دیکھے گا تابعداری کریگا زلیخا نے اونکی مصلحت قبول کی
اور عزیز پاس آئے اور کہا کہ اس غلام سے مین بدنام ہوئی ہون اور اس سے
میرا جی بیزار ہوا ہے چاہئے کہ اسکو بندی خانے مین بھیجے تو لوگ جانین
کہ یہی گنہگار تھا اور مین لوگون کے طعنون سے چھوٹون عزیز نے اس بات کو

مانی کر حکم کیا کہ یوسف کو بند یجانے مین لیجا ثُمَّ بَدَا لَهُم مِّن بَعْدِ مَا رَأَوُا الْآيَاتِ
لَيَسْجُنُنَّهُ حَتَّىٰ حِينٍ ۝ پھر کہلا انکو یعنی عزیز اور اوس کے دوستدارون
کے دل مین یون آیا پیچھے اوس کے جو دیکھ چکے نشانیان نیکبختی یوسف علیہ السلام
کی جیسے شاہدی چار مہینے کے بچے کی اور ہاتھ کاٹنا اون عورتون کا یہ نشانیان
تھین نیکبختی اوسکی کے ان نشانیون کے دیکھنے پر بھی اون کے جی مین یون آیا کہ
واسطے مصلحت کے ہقر رقید کیجے یوسف علیہ السلام کو اپنی مدت تلک قصہ کوتاہ
کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو قید خانے مین لائے وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ
اور آئے ساتھ حضرت یوسف کے قید خانے مین دو جوان وہ دونون غلام یا نوکر
بادشاہ ریان کے تھے جو ایک آبدار تھا اور دوسرا باورچی تھا بادشاہ کو معلوم ہوا
کہ یہ دونون ملکر زہر دیا چاہتے ہین فرمایا بادشاہ نے کہ ان دونو کو قید کرو ایک
ہی دن یہ سب قید خانے مین آئے حضرت یوسف علیہ السلام جب وہان
پہنچے سب قیدیون سے سلوک اچھا کرتے تھے اور سب کے غور کرتے تھے یعنی جب زلیخا
نے انکو قید خانے مین بھجوایا بغیر دیکھے ان کے بیقراری ہوئی اور یہ کام کرکے
بہت پچتائی پر لاچار تھی لیکن دمبدم اوسے بھی خیال تھا کہ اچھی اچھی کھانے
انکو بھیجا کرتی تھی اور تقید تھا قید خانے کے داروغہ کو کہ خبردار کسیطرح یوسف
بے آرام اور ناخوش نہ رہے جو کچھ حضرت یوسف کے پاس آتا تھا سب کو
دیتے تھے اور اون قیدیون کے خواب کی جو تعبیر دیتے وہی ہوتا تھا سب
قیدی ان سے خوش تھے اور تابعدار تھے ان کے احسان کے سبب ایک
رات ان دونون نے خواب دیکھا کہتے ہین کہ آبدار نے تو خواب دیکھا تھا اور
باورچی نے ہرگز خواب نہ دیکھا تھا اپنے دل سے خواب بناکر آزمانے کے واسطے
کہا غرض کہ دونون نے فجر کو خواب اپنے یوسف کے آگے لگے کہنے قَالَ أَحَدُهُمَا
إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا ۖ کہا ایک نے اون دونون سے یعنی آبدار نے کہا
کہ بیشک مین دیکھتا ہون کہ ایک باغ مین ایک ڈالی انگور کی ہے اوس ڈالی
مین تین گچھے انگور کے لگے ہین اور بادشاہ کے پانی پینے کا پیالہ میرے ہاتھ مین
ہے اور مین نچوڑتا ہون اون گچھون کا شیرا وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي

خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ اور کہا دوسرے نے یعنی باورچی نے کہا کہ نظر دیکھتا ہون مین خواب مین باورچی خانے مین بادشاہ کے کہ اوٹھائے ہون سر پر اپنے خوان روٹیون کا اور کہاتے جانور اوس خوان مین سے روٹیان یعنی میرے سر پر جو خوان ہے اوس مین سے جانور روٹیان لیجاتے ہین جب یہ دونو اپنا خواب کہہ چکے تو پھر پوچھا کہ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ خبر دی ہمکو اے یوسف تعبیر ہمارے خوابون کی یعنے ہمارے خوابونکی تعبیر بتا بیشک ہم تجکو دیکھتے ہین احسان کرنیوالون سے یعنی تو سب قیدیون سے نیکی کرتا ہے اور سب کے خواب کی تعبیر دیتا ہے ہمارے خوابون کی تعبیر بتا جب حضرت یوسف علیہ السلام نے اون کے خواب سُنے نچاہا کہ جلدی اون خوابون کی تعبیر بتا دے اسواسطے کہ اونہین سے ایک خواب کی تعبیر بُری تھی پھر اوس بات کو پھیر کر قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا کہا حضرت یوسف نے نہ آیا تمہارا کھانا جو تم کھاؤ اوسکو مگر بتاؤن تمکو احوال اوس کے مزے اور رنگ کا پہلے اوس کھانیکے آنے سے یعنی تمہارے کھانیکے آنے سے پہلے ہی بتادون اوس کا مزا اور رنگ اور نام یعنی بتادون تمکو کہ تمہارے واسطے کھانا کیسا آویگا اور کیا آویگا یعنے غیب کی بات بتاؤن اونھون نے کہا ایسی بات تو ہم کاہنون اور نجومیون سے سُن چکے ہین حضرت یوسف نے کہا کہ مین کاہن اور نجومی نہین ہون بلکہ یہ معجزہ میرا ہے اور ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ یہ جو مین نے کہا تم دونوکو اوس خبر سے ہے جو سکھایا ہے مجھے میرے رب نے بیشک مین نے چھوڑا ہے دین مذہب اون لوگون کا جو نہین مانتے خدا تعالیٰ کو اور وہی لوگ آخرۃ کو یعنی قیامت سے منکر ہین یعنی سچ نہین جانتے کہ قیامت آوے گی اونہین لوگون مین کاہن اور نجومی ہین مین نے اونکی راہ کو چھوڑا ہے وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اور پیچھے چلا ہون مین یعنے متابعت کی ہے مین نے دین مذہب اپنے باپ دادے پردادے کے کو یعنی حضرت ابراھیم پردادا اور حضرت اسحاق دادا اور یعقوب باپ میرا ہے